۷۸۶
۵۹۲

انّ فی ذالک لآیٰتٍ لاُولِی النّھیٰ (جزء ۱۶ رکوع ٦)

اس میں بہتری نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے

الحمد للہ والمنہ

افضل معجزات المہدی

مؤلفہ

حضرت بندگیمیاں سید قاسم مجتہد گروہ مصدقان امام مہدی موعودؑ

منجانب

دار الاشاعت تفسیر القرآن وکتب سلف صالحین جمعیۃ مہدویہ

زمستان پور مشیر آباد حیدر آباد آندھرا پردیش

قیمت : ایک روپیہ | مطبوعہ اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدرآباد (بقلم نصرت مہدوی) | معاونین کو بلا ہدیہ

بارِ دوم

اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّھٰی (جزء ۱۶ رکوع ۶)
اس میں بہتیری نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے

الحمد للہ والمنۃ

افضل معجزات المہدیؑ

مؤلفہ

حضرت بندگی میاں سید قاسمؒ مجتہد گروہ مصدقان امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

مترجم

باہتمام دارالاشاعت تفسیر القرآن وکتب سلف صالحین
جمعیۃ مہدویہ دائرہ زمستان پور مشیر آباد حیدرآباد آندھرا پردیش
سنہ ۱۳۹۳ھ
مطبوعہ اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار

بار دوم
ہدیہ ایک روپیہ
۵۰۰
معاونین کو بلا ہدیہ

حضرت امامنا میر السید محمد جونپوری مہدی موعود خلیفۃ اللہ خاتم ولایت محمدی مراد اللہ صلی اللہ علیہما وسلم کے

معجزات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی ارسل الانبیاء و المرسلین بالایات البینات محی الاخلاق السنیۃ والاحوال المرضیۃ والمعجزات الواضحات والصلوٰۃ علی محمدین صاحبی افضل المعجزات وعلی الہما واصحابہما صاحبی الکرامات قال اللہ عزوجل قل فللہ الحجۃ البالغۃ فلو شاء لہدیکم اجمعین ۔ (جزء ۸ رکوع ۵)

اما بعد این چند کلمات در بیان چند معجزات حضرت امام محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ نوادر خارقات آں ذات عالی درجات نظیر حضرت رسول کائنات بود آوردہ شدتا منصفاں دریں باب انصاف کنند ومتعصباں درحق امام اولوالالباب از اعتساف خودباز ایستند ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ و سلم الدین کلہ انصاف رحم اللہ علی من انصف ۔ باید دانست کہ بناء ایں نسخہ برافضل المعجزات و نوادر خارقات حضرت امام

تمام تعریف سزاوار ہے اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے بھیجا انبیاء اور مرسلین کو روشن نشانیوں کے ساتھ وہ اخلاق اور احوال پسندیدہ اور معجزات واضحہ ہیں ۔ اور درود نازل ہو صاحب افضل المعجزات محمد اور سید محمد اور اوران دونوں کی صاحب کرامات آل واصحاب پر خدائے بزرگ وبرتر نے فرمایا کہ کہدے (اگر تمہارے پاس اپنی بات پر دلیل نہیں ہے تو) پس اللہ کے پاس ہے دلیل محکم سو اگر اللہ چاہتا رستہ دکھا دیتا تم سب کو ۔ حمد و نعت کے بعد واضح ہو کہ یہ چند کلمے حضرت امام محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند معجزوں کے بیان میں جو اس ذات عالی درجات نظیر حضرت رسول کائنات کے نادر خارقات سے تھے، لائے گئے تاکہ اہل انصاف اس باب میں انصاف کریں اور متعصبین امام اولوالالباب کے حق میں اپنے ظلم کی راہ سے باز رہیں ۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ دین سراپا انصاف ہے ۔ اللہ رحم کرے اس پر جس نے انصاف کیا ۔ جاننا چاہیئے کہ اس کتاب کی بنیاد حضرت امام مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کردہ شد لہذا نام این نسخہ افضل معجزات المہدیؑ و نوادر خارقات الہادی نہادہ شد باللہ التوفیق و علیہ التکلان السعی منی والاتمام علی الرحمان۔

معجزہ اول آنکہ والدۂ آنحضرتؑ سیدہ صالحہ عابدہ شب خیز بودند کہ شبے در ثلث معاملہ دیدند کہ خورشید از آسمان فرود آمدہ در گریبان خویش رفت در جذبۂ حق مست و بیہوش گشتند این خبر تغیر خواہر بہ برادرش مسمی ملک قیام الدین رسید کہ اہل طریقت واہل باطن بودند خود آمدہ دیدند و گفتند کہ ہیچ رنجوری نیست۔ مگر جذبہ حق است پس ہرگاہ کہ بی بی بہ ہوش باز آمدند ملک مذکور پرسیدند احوال چہ بود کہ بداں سبب ازیں جہاں فوت شدہ بودید بعدہ ماجراء خود بہ برادر خود فرمودند ملک گفتند کہ ازیں معاملہ شما معلوم می شود کہ در شکم شما خاتم ولایت محمدی پیدا خواہد شد و پابوس شدہ گفتند کہ مارا و ہفت کرسی مارا بنواختی فاما باکسی اظہار نباید کرد کہ مبادا خویشاں وغیر ایشاں رشک آرند فاعلم ایہا المنصف۔

چنانچہ بی بی مذکور رحمۃ اللہ علیہا معاملہ دیدہ بودند ہمچناں واقع شد فصار ھذہ معجزۃ باھرۃ وحجۃ ظاھرۃ لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شہید (جزء ۲۶ رکوع ۱۷) چراکہ مادر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم بوقت حمل ماندن آنحضرت ہم چنیں معاملہ دیدہ

نادر خارقات و افضل المعجزات پر ڈالی گئی لہذا اس کا نام افضل معجزات المہدیؑ و نوادر خارقات الہادی رکھا گیا۔ توفیق اللہ کی طرف سے ہے اور اسی پر بھروسہ ہے۔ سعی میری ہے پورا کرنا اللہ پر ہے۔

پہلا معجزہ وہ ہے کہ امامؑ کی والدہ ماجدہ سیدہ صالحہ عابدہ شب بیدار تھیں۔ ایک پچھلی رات میں آپ نے معاملہ دیکھا کہ سورج آسمان سے نیچے آکر آپ کے گریبان میں گیا۔ جذبۂ حق میں مست و بیہوش ہوگئیں۔ بی بیؓ کے بھائی مسمی ملک قیام الدینؒ کو بہن کی تغیر حالی کی خبر پہونچی۔ ملکؒ اہل طریقت و اہل باطن تھے۔ خود آکر بہن کی حالت دیکھی اور کہا کہ کوئی بیماری نہیں مگر جذبۂ حق ہے۔ پس جس وقت کہ بی بیؓ ہوش میں آئیں ملک مذکور نے پوچھا کہ کیا احوال تھا کہ جس کے سبب سے اس جہاں سے گم ہوگئی تھیں اس کے بعد بی بیؓ نے اپنے بھائی کو اپنی کیفیت بیان کی۔ ملک نے کہا کہ تمہارے اس معاملے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے شکم میں خاتم ولایت محمدیؑ پیدا ہوگا۔ ملکؒ نے بہن کے قدم بوس ہوکر کہا کہ تو نے ہم کو اور ہماری سات کرسیوں کو سرفراز کیا ولیکن یہ معاملہ کسی پر ظاہر نہیں کرنا چاہیے کہ ایسا نہ ہو اپنے اور پرائے رشک کریں۔ پس جان اے منصف کہ جیسا کہ بی بیؓ نے معاملہ دیکھا تھا ویسا ہی واقع ہوا۔ پس ہوگیا یہ معجزہ روشن اور حجت ظاہر۔ اس شخص کے لئے جو صاحب دل ہے یا کان لگائے دل سے متوجہ ہوکر اس لئے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ نے آنحضرت علیہ السلام کے حمل کے وقت ایسا ہی معاملہ دیکھا تھا۔ اس کے

بودند بعدہ ہمچناں شد۔

معجزہ دوم آں کہ چوں مدت حمل مبارک چہار ماہ شد گاہ گاہ بی بیؓ از غیب آواز شنیدندی کہ مہدی موعودؑ آمد۔

معجزہ سوم آں کہ در شکم مادر خود متکلم بود۔

معجزہ چہارم آں کہ چنانچہ صفت روح اللہؑ اندر شکم مادر خود متکلم بود۔ کما اخبر اللہ تعالیٰ عن قول روح اللہ صلعم فناداھا من تحتھا الا تحزنی۔ (جزو ۱۶ رکوع ۵) کذا فی سراج القلوب۔

معجزہ پنجم آں کہ چوں از بطن مادر بیروں آمد از لوث خون و دیگر کثافت پاک و منزہ بود۔

معجزہ ششم آں کہ وقت تولد ہر دو دست بر شرم گاہ نہادہ بود۔ چونکہ جامہا بر تن مبارک کردندی ہر دو دست از شرم گاہ دور ساختندی و ہر گاہ جامہ از تن او دور می کردند ہر دو دست خود بر شرم گاہ نہادندی۔

معجزہ ہفتم آں کہ آواز گریۂ آنحضرتؑ آں چناں بود کہ بیشتر سامعاں را جاذب ساختی و ہر کہ شنیدی طاقت قدم زدن نداشتی۔

معجزہ ہشتم آں کہ بعد از تولد در حال حق

بعد ایسا ہی ہوا۔

دوسرا معجزہ وہ ہے کہ جب امامؑ کے حمل کی مدت چار مہینے ہوئی تو بی بیؒ غیب سے آواز سنتی تھیں کہ مہدی موعودؑ آیا۔

تیسرا معجزہ وہ ہے کہ امامؑ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم میں کلام فرماتے تھے۔

چوتھا معجزہ وہ ہے کہ جیسا کہ عیسیٰ روح اللہؑ کی صفت تھی کہ اپنی والدۂ ماجدہ کے شکم میں کلام فرماتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ روح اللہؑ کے قول کی خبر دی ہے کہ۔ پھر آواز دی مریمؑ کو اس کے نیچے سے (عیسیٰؑ نے) کہ غم نہ کھا۔ ایسا ہی ہے سراج القلوب میں یہی صفت امامؑ کی بھی تھی۔

پانچواں معجزہ وہ ہے کہ جب امامؑ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم سے باہر آئے تو خون کی آلودگی اور دوسری کثافت سے پاک و صاف تھے۔

چھٹا معجزہ وہ ہے کہ جب امامؑ پیدا ہوئے تو آپ کے دونوں ہاتھ شرمگاہ پر رکھے ہوئے تھے۔ جب آپ کے جسم مبارک پر لباس پہناتے تو آپ اپنے دونو ہاتھ شرمگاہ سے ہٹا لیتے (اسی طرح) جب کبھی آپ کے جسم مبارک سے لباس نکالتے تو آپ اپنے دونو ہاتھ شرمگاہ پر رکھ لیتے۔

ساتواں معجزہ وہ ہے کہ (امامؑ کی شیر خوارگی کے زمانے میں) آپ کے گریہ کی آواز ایسی تھی کہ اکثر سامعین کو جاذب کر دیتی اور جو کوئی (گریہ کی آواز) سنتا قدم اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔

آٹھواں معجزہ وہ ہے کہ امامؑ کے ولادت کے

تعالیٰ طاقت دعوت دادہ بود چنانچہ عیسیٰؑ را دادہ بود لاکن بفرمان حق تعالیٰ ہضم کردند۔

معجزۂ نہم آں کہ دراں ساعت کہ تولد آنحضرتؑ شدہ بود ہاتف آواز دادہ بود کہ قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

معجزۂ دہم آں کہ ہماں ساعت جملہ بتاں شہر جون پور بر روئے زمین افتادند چنانچہ بوقت ولادت حضرت رسالت پناہ صلعم بتاں مکہ مبارک برروئے زمین افتادہ بودند۔

معجزۂ یازدہم آں کہ در ہنگام سخن گفتن اول بار بر زبان مبارک حضرت میراں علیہ السلام ہمیں سخن جاری شد کہ مہدی موعود آمد۔

معجزہ دوازدہم آں کہ چوں حضرت میراں صلی اللہ علیہ وسلم را در مکتب شیخ دانیال رضی اللہ عنہ نشاندند بہنگام ہفت سالگی ہمہ کلام حفظ کردند پس شیخ دانیالؓ متوجہ بتعلیم علم عربی شدند و مشہور است کہ از ہر نسخہ کہ شیخ تعلیم یک جزو دادندی آنحضرتؑ تمام ماہیت و مراد آں کتاب را باسوال وجواب واضح کردہ فرمودندی کہ بسیار اشکالہائے شیخ حل شدی بدیں طریق چند نسخہا از علوم منظور گشتند تا کہ بدوازدہ سالگی رسیدند ہمہ علماء نواحی شہر داناپور اتفاق کردہ اسد العلماء گفتند۔

بعد اسی وقت حق تعالیٰ نے آپ کو دعوت کی طاقت عطا فرمائی تھی جیسا کہ عیسیٰؑ کو دعوت کی طاقت عطا فرمائی تھی لیکن آپ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان سے (دعوت کو) ہضم فرمایا۔

نواں معجزہ وہ ہے کہ جب امامؑ پیدا ہوئے ہاتف نے آواز دی کہ حق آیا اور باطل نیست و نابود ہوگیا بیشک باطل نیست و نابود ہونے والا ہے

دسواں معجزہ وہ ہے کہ جس وقت امامؑ پیدا ہوئے اسی وقت شہر جونپور کے جملہ بت زمین پہ (اوندھے) گر گئے جیسا کہ حضرت رسالت پناہ صلعم کی ولادت کے وقت مکہ مبارکہ (کی سرزمین) کے بت زمین پر (اوندھے) گر گئے تھے۔

گیارہواں معجزہ وہ ہے کہ بات کرنے کے زمانہ میں پہلی بات جو امامؑ کی زبان مبارک پر آئی یہی تھی کہ مہدی موعودؑ آیا۔

بارہواں معجزہ وہ ہے کہ جب امام مہدی صلی اللہ علیہ وسلم کو شیخ دانیالؓ کے مکتب میں بٹھائے۔ سات سال کی عمر شریف میں تمام کلام اللہ حفظ فرمالیا۔ پس شیخ دانیالؓ نے عربی تعلیم کی طرف توجہ کی اور یہ بات مشہور ہے کہ شیخؓ جس کتاب کے ایک حصہ کی تعلیم دیتے تو امامؑ پوری کتاب کی ماہیت اور مراد مع سوال و جواب واضح کرکے فرمادیتے یہاں تک کہ شیخؓ کے لاینحل مسئلے بھی حل ہوجاتے اسی طور پر علوم سے چند نسخے منظور ہوئے۔ جب امامؑ کی عمر مبارک بارہ سال ہوئی تو شہر داناپور کے اطراف و اکناف کے علمائے نے بالاتفاق امامؑ کو اسد العلماء کہا۔

تیرہواں معجزہ وہ ہے کہ جس وقت امامؑ شیخ دانیالؓ کے مکتب میں تشریف

معجزہ سیزدہم آں کہ ہرگاہ کہ حضرت امام
علیہ السلام در مکتب شیخ دانیال رضی اللہ عنہ
تشریف می فرمودند خواجہ خضرؑ ہم اکثر اوقات
برای ملاقات آنحضرتؑ بفرمان ذوالجلال آمدندی و
با شیخ دانیالؒ سوالہا کردندی ہرگاہ کہ شیخ از جواب
شاں عاجز شدی بطرف حضرت میراں علیہ السلام
التماس نمودی پس آں ہمہ سوالہا بیک جواب آنحضرت
علیہ السلام حل شدی۔

معجزہ چہاردہم آں کہ بعد ازادای امانت کہ
حضرت رسالت پناہ علیہ
السلام بدست خواجہ خضرؑ دادہ بودند بعد ادای آں
خواجہ خضرؑ و شیخ الاسلام مخدوم شیخ دانیالؒ ملقین
بحضرت امام علیہ السلام شدند۔ ھذا لا معجزۃ
ظاہرۃ وشہادۃ قاطعۃ لاولی الالباب
فاعلم ایہا المنصف۔ از وقت شیرخوارگی تا وقت
سپردن بار امانت چنداں معجزہای از وجود مبارک
امام علیہ السلام موجود شدند کہ اکثر مردمان کامل
و اہل زمان فاضل تحیر دار الی لاث ھذا گفتہ فیہ
سر عظیم اقرار میکردند بلکہ بسیار خلایق منتظر یہ
ظہور ایں بودند کہ شک نیست کہ ایں خزانہ غیب
لاریب قسمت خواہد شد آخر الامر بر حکم ظن المؤمنین
لایخطی ہمچناں شد۔

معجزہ پانزدہم آں کہ معجزۂ معاملۂ فتح گوڑ
از روح پر فتوح حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معلوم شدہ بود ہمچناں
وقوع یافت ھذہ معجزۃ واضحۃ وآیۃ بینۃ
چرا کہ در لشکر سلطان حسین شرقی رضی اللہ عنہ یک

لیجاتے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے خواجہ خضرؑ بھی امامؑ کی ملاقات
کے لئے اکثر اوقات تشریف لاتے اور شیخ دانیالؒ سے
سوالات کرتے جبکہ شیخؒ خضرؑ کے جواب سے عاجز ہوتے
تو امامؑ سے التماس کرتے پس خضرؑ کے تمام سوالات امامؑ
کے ایک جواب میں حل ہوجاتے۔

چودہواں معجزہ وہ ہے کہ حضرت رسالت پناہؐ نے امانت امامؑ کو دینے کے لئے خضرؑ کے
حوالہ کی تھی۔ یہ امانت امامؑ کو دینے کے بعد خواجہ
خضرؑ اور شیخ الاسلام مخدوم شیخ دانیالؒ آپ سے تربیت
ہوئے، یہ معجزۂ ظاہرہ اور شہادت قاطعہ ہے صاحب
عقل کے لئے۔ پس جان اے منصف کہ امامؑ کی شیرخوارگی
کے وقت سے آپ کو خضرؑ بار امانت حوالہ کرنے تک
آپ سے اتنے معجزے ظاہر ہوئے کہ اکثر کاملین اور فاضلان
زماں حیرت سے (امامؑ کو) تیرے لئے یہ کہاں سے ہے
کہہ کر امامؑ کی ذات میں ایک سر عظیم (بڑا بھید) ہونے
کا اقرار کرتے تھے بلکہ بہت سے لوگ اس کے ظہور کے
منتظر تھے کہ شک نہیں ہے کہ یہ غیب کا خزانہ بیشک
تقسیم ہوگا۔ آخر الامر مومنوں کا گمان خطا نہیں کرتا ہے
کے حکم پر ایسا ہی ہوا۔

پندرہواں معجزہ وہ ہے کہ امامؑ کو حضرت رسول اللہؐ کی روح پرفتوح سے فتح
گوڑ کے معجزے کا معاملہ ہوچکا تھا ویسا ہی ظاہر ہوا،
یہ معجزہ واضحہ اور آیت بینہ ہے۔ اس لئے کہ سلطان
حسین شرقیؒ کے لشکر کے پندرہ سو سوار جوانان جان
باز (امامؑ کے ہمراہ) تھے اور گوڑ کے راجہ دلپت
رائے کے لشکر کے ستر ہزار سوار نامدار سلح پوش
تھے۔ انہوں نے قلعہ سے تین میل بڑھ کر جنگ شروع

ہزار و پانصد سواراں جوانان جانباز بودند و لشکر دلپت رائے راجہ گوڑ ہفتاد ہزار سوار نام دار سلح پوش بود سہ میل از قلعہ خویش پیش آمدہ جنگ آغاز کردند آخرالامر کافراں ہزیمت خوردند و مومناں فتح یافتند چنانچہ خافی نیست

معجزۂ شانزدہم آں کہ بعد از کشتن دلپت رائے ہفت سال جذبہ حق بحضرت میراں علیہ السلام چناں بود میفرمودند کہ چناں پی در پی تجلی الوہیت میشود کہ اگر ازیں بحار یک قطرہ بولی کامل یا بہ نبی مرسل دادہ شود در تمام عمر ہیچ آگہی نماند مع ذالک فرائض و سنن ادا می فرمودند و فرمودند کہ فرمان حق تعالیٰ می شود کہ اے سید محمد بواسطۂ آں کہ ترا خاتم ولایت محمدی گردانیدیم بداں سبب تمام فرائض و سنن ادا می کنانیم ایں منت و فضل ما بر تست دریں باب محققے خوش میفرماید ؎

آں یکی گفت انا الحق دگری سبحانی
بجز آں شاہ خرابات گراں باری کو

معجزۂ ہفدہم آں کہ دوازدہ سال جذبہ حق بحضرت میراںؑ بود و دراں در ہفت سال ہیچ آگہی ایں عالم نبود مگر نماز پنجگانہ و دریں ہفت سال ہیچ نخوردند نہ یک دانہ چاول و نہ یک قطرہ آب و در باقی پنج سال حضرت بی بی الہدیٰ رضی اللہ عنہا حساب کردند از آب و غلہ روغن و گوشت مقدار ہفدہ و نیم سیر در دہن مبارک رسیدہ بود مع ذالک قوت برادا فرائض بود۔

معجزۂ ہژدہم آں کہ چوں در حق شیخ زادگاں

کی۔ آخرالامر کافروں نے شکست کھائی، مومنوں کی فتح ہوئی۔ چنانچہ یہ بات مخفی نہیں۔

سولہواں معجزہ وہ ہے کہ دلپت رائے کو قتل کرنے کے بعد امامؑ کو سات سال حق کا جذبہ ایسا تھا کہ آپ فرماتے تھے کہ الوہیت کی پے در پے ایسی تجلی ہوتی ہے کہ اگر ان ابحار تجلیات سے ایک قطرہ ولی کامل یا نبی مرسل کو دیا جائے تو کوئی آگہی نہ رہے۔ باوجود اس کے آپ فرائض و سنن ادا فرماتے تھے، اور آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد اس واسطہ سے کہ ہم نے تجھ کو خاتم ولایت محمدی کیا ہے اس سبب سے تمام فرضوں اور سنتوں کو (تجھ سے) ادا کرواتے ہیں۔ یہ تجھ پہ ہمارا فضل و احسان ہے۔ اس باب میں ایک محقق نے کیا خوب فرمایا ہے کہ

اس ایک نے کہا انا الحق دوسرے نے سبحانی۔ اس مستان خدا
(خاتم ولایت محمدی امام مہدیؑ) کے سوا تجلیات ذات باری
کا بھاری بوجھ اٹھانے والا کون ہے۔

سترہواں معجزہ وہ ہے کہ امامؑ کو بارہ سال جو حق کا جذبہ رہا ان بارہ سال میں سات سال آپ کو اس عالم کی آگہی نہ تھی مگر نماز پنجگانہ (کی ادائی کی آگہی تھی) اور اس سات سال میں آپ نے کچھ نہ کھایا نہ ایک دانہ چاول کا کھایا اور نہ ایک قطرہ پانی کا پیا بقیہ پانچ سال کا حساب حضرت بی بی الہدیٰؓ (امامؑ کی بی بی) نے کیا پانی اناج روغن اور گوشت وغیرہ ساڑھے سترہ سیر آپ کے دہن مبارک میں پہنچا تھا اس کے باوجود آپ میں فرائض کی ادائی کی قوت تھی۔

اٹھارواں معجزہ وہ ہے جب امامؑ نے شہر چندیری کے شیخ زادوں کے حق میں خدا تعالیٰ کے حکم فرمان سے فرمایا تھا کہ دیکھو کس کے سر پوشی پر ہاتھ پڑے گا اور چار سے آگے تجھ گئے۔ ایک میل کے فاصلہ پر شب بسر

شہر چندیری بفرمان خدا تعالیٰ فرموده بود به بینید که
دست بر سر نویش کیا لخواہد افتاد و از ینجا پیشتر
شده قدر یک میل شب کردند از انجا طرف شہر
شعاع آتش بسیار و شور و غوغای مردمان بیشمار یافتند روز
دوم دو کس از صحابۂ آنحضرت که پسمانده بودند خبر آوردند
که گفتار خلایق آنجا چنیں بود که ایں آسیب از فرمان
حضرتؑ رسیده است حضرت امام علیہ السلام فرمودند
که از بندگان خدا ہیچ کس را آزار نرسد اما بسبب کردار
ہای ایشاں برسد کما قال اللّٰہ تعالیٰ ما اصابکم من
مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم هذه معجزۃ ظاهرۃ
چراکہ ہر چہ فرمودی بلا توقف می شدی۔

معجزه نوزدہم آں کہ چوں سوال سلطان غیاث الدین بادشاہ مانڈو رضی اللہ
عنہ بحضرت معلا رسید کہ مرا ایمان باشد و موت
بحال مظلومیت و رتبہ شہادت باشد امیر امیراں
و پیر پیراں حضرت میراں علیہ السلام بعد از استماع
عرض فرمودند کہ ہر سہ قبول ہر سہ قبول ہر سہ قبول
آخر الامر چنانچہ بزبان مبارک فرمودند ہمچناں شد۔

معجزه بستم آں کہ چوں امیر امیراں مہتر سروراں حضرت میراں علیہ السلام بشہر
احمد نگر قدم سعادت فرمودند دراں وقت بادشاہ
آنجا اسمہ نظام الملک خبر قدوم آنحضرتؑ و تاثیر
پسخوردہ آنحضرتؑ شنیده بسبب محتاجگی فرزند
در دل ہمیں نیت داشتہ آمد کہ از ایں درگاہ فرزند
عنایت شود حضرت میراں علیہ السلام چیزی پند
و نصیحت آغاز کرده پسخورده تنبول عنایت فرمودند
بادشاہ مع حرم خود خورد خدا تعالیٰ دراں زماں تو ی

فرمائی شہر کی طرف آگ کی بہت شعائیں اور بے شمار آدمیوں
کا بلوہ پائے دوسرے روز امامؑ کے صحابہؓ میں سے دو صاحب
جو امامؑ کے پیچھے رہ گئے تھے خبر لائے کہ وہاں کی خلایق لیا
کہہ رہی تھی کہ یہ آسیب حضرتؑ کے فرمان سے پہنچا ہے
حضرت امامؑ نے فرمایا کہ بندگانِ خدا سے کسی کو آزار نہیں
پہنچتا ہے لیکن ان کے اعمال کے سبب سے پہنچتا ہے جیسا
کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اور جو تم پر مصیبت پڑتی ہے
سو اس گناہ کی وجہ سے جو تمہارے ہاتھوں نے کیا۔ یہ
معجزۂ ظاہرہ ہے اس لئے کہ امامؑ جو کچھ فرماتے بلا توقف
ویسا ہی ہوتا۔

انیسواں معجزہ وہ ہے کہ جب شہر مانڈو کے بادشاہ سلطان غیاث الدین رضی اللہ عنہ
کا سوال امامؑ کے حضورِ معلیٰ میں پہنچا کہ مجھ کو ایمان ہو۔
مظلومیت کی حالت میں موت ہو۔ شہادت کا رتبہ
ہو۔ تو امیر امیراں پیر پیراں حضرت میراںؑ (امامؑ) نے
سلطان کی عرض کو سننے کے بعد فرمایا کہ تینوں سوال
قبول، تینوں سوال قبول، تینوں سوال قبول۔ آخر الامر امامؑ
نے جیسا کہ زبانِ مبارک سے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

بیسواں معجزہ وہ ہے کہ جب امیر امیراں مہتر سروراں حضرت میراںؑ (امامؑ) شہر
احمد نگر تشریف لائے اس وقت وہاں کا بادشاہ
نظام الملک امامؑ کے آنے اور آپ کے پسخوردہ کی تاثیر
کی خبر سن کر فرزند کا آرزومند ہونے سے دل میں
یہی احتیاج لیا ہوا حاضر ہوا کہ امامؑ کی درگاہ سے فرزند
عطا ہو۔ حضرت امامؑ نے پند و نصیحت فرما کر پان کا
پسخوردہ عنایت فرمایا۔ بادشاہ مع اپنی بی بی کے
پسخوردہ کھایا۔ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں امام

از برکت سور آنحضرتؑ فرزند عطا فرمود اسمہ برہان نظام الملک بود۔

معجزہ بست ویکم آن کہ چوں حضرت علیہ السلام قدم سعادت بشہر دولت آباد فرمودند در انجا زیارت اولیاء اللہ کردہ بروضہ سید محمد عارفؒ آمدہ بطرف قبر ایشاں ساعتی نشستہ باز برخاستہ دوگانہ ادا کردہ رواں شدہ بر چاہ تلخ آمدہ مضمضہ از دہن مبارک خود دراں آب تلخ انداختند پس بتاثیر پسخوردہ آب تلخ شیریں شد۔ هذه معجزة النبي صلى الله الله علیہ وسلم کما لا یخفی علی من لہ ادنی درایۃ فی معجزات النبی علیہ السلام۔ و ہمچنیں درویہ سولہ سانیج چاہ تلخ از برکت پس خوردہ آنحضرتؑ شیریں شدہ۔

معجزہ بست ودوم آں کہ ہمدریں مقام مذکور یعنے روضہ سید محمد عارفؒ حضرت میراں علیہ السلام مسواک از چوب انار کردہ بعدہ در زمین نشاندند ہماں وقت درخت شد۔ هذا من خصائص المهدی علیہ السلام در حدیث وارد است چنانچہ نقل است کہ یک روز اصحاب کرام بندگیمیاں شاہ نظام رضی اللہ عنہ سوال کردند کہ میرانجی علماء میگویند علامت مہدیؑ آنست کہ درختان خشک سبز میشوند آنحضرتؑ دراں وقت در دست مبارک مسواک داشتند در زمین نشاندند فی الحال سبز و بابرگ وبار شد باز آں ہمسر لولاک مسواک را از زمین برآوردہ

علیہ السلام کے پسخوردہ کی برکت سے بندودی فرزند عطا فرمایا جس کا نام برہان نظام الملک تھا۔

اکیسواں معجزہ وہ ہے کہ جب حضرت امامؑ علیہ السلام دولتاباد تشریف لے گئے وہاں اولیاء اللہ کی زیارت فرمائی۔ سید محمد عارفؒ کے روضہ میں گئے اور ان کی قبر کے کنارے ایک ساعت بیٹھ کر اٹھے دوگانہ ادا کر کے کوچ فرمائے اور کڑوے پانی کی باؤلی کے پاس آکر باؤلی میں کلی کی پس امامؑ کے پسخوردہ کی تاثیر سے باؤلی کا کڑوا پانی میٹھا ہوگیا۔ یہ معجزہ ہے نبی صلعم کا چنانچہ یہ بات نبی صلعم کے معجزات سے ذری بھی واقفیت رکھنے والے پر مخفی نہیں اور اسی طرح موضع سولہ سانیج کے کڑوے پانی کی باؤلی کا پانی امام علیہ السلام کے پسخوردہ کی برکت سے میٹھا ہوگیا۔

بائیسواں معجزہ وہ ہے کہ اسی مقام مذکور یعنی سید محمد عارفؒ کے روضہ میں حضرت امامؑ نے انار کی لکڑی سے مسواک کر کے زمین میں نصب کر دیا۔ اسی وقت وہ لکڑی جھاڑ ہوگئی۔ یہ بات مہدیؑ کی خصوصیات سے ہے کیونکہ حدیث میں وارد ہے چنانچہ نقل ہے کہ ایک روز اصحاب کرام بندگی شاہ نظامؓ نے سوال کیا کہ میرانجی علماء کہتے ہیں مہدیؑ کی علامت وہ ہے کہ خشک درخت سبز ہو جائیں گے امامؑ اس وقت دست مبارک میں مسواک رکھتے تھے زمین میں نصب کر دیئے اسی وقت وہ مسواک سرسبز اور پھلدار درخت ہوگئی پھر اس ہمسر لولاک نے زمین سے مسواک نکال کر فرمایا کہ میاں! نظام یہ کام بازیگروں کا ہے۔ حدیث کی مراد وہ ہے کہ مہدیؑ کے زمانہ میں مردہ دل زندہ ہوں گے۔

فرمودند کہ ای میاں نظام این کار بازیگرانست
مراد حدیث آنست کہ در زمانہ مہدی مردہ دل زندہ
شوند۔

معجزہ بست وسوم آں کہ بول و غایط آنحضرتؑ مرئی نشدی اگرچہ بعضی
کساں بوجہ امتحان قصد دیدن آں می کردند کہ ایں
صفت ذات پیغمبر علیہ السلام است اگر ایں ذات
پیغمبر صفت باشد البتہ بایں صفت موصوف بود
آخر الامر بجز آب ہیچ چیز دیدہ نشد۔

معجزہ بست وچہارم آں کہ اصلا آنذات پیغمبر صفات را سایہ
بنود چنانچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سایہ نداشت بسیار کساں ہمیں معجزہ عیاں دیدہ
ایمان آوردہ اند و تصدیق کردہ اند۔

معجزہ بست وپنجم آں کہ بر ذات مبارک آنحضرتؑ مگس نہ نشستی

معجزہ بست وششم آں کہ ہیچ بدبوی را سوی آنحضرتؑ گذر
نبود خوشبوی آنحضرتؑ برآں بدبوی چناں غلبہ
کردی کہ بدبوی اصلاً مضمحل وزائل شدی چنانچہ
در تولد آنحضرتؑ ہاتفی آواز داد کہ جاء الحق
وزھق الباطل و در ہر راہ کہ رفتی آثار خوشبوی
آنحضرتؑ معلوم شدی کہ آنحضرتؑ ازیں راہ رفتہ
است چنانچہ از بندگیمیاں شاہ دلاور رضی اللہ
عنہ نقلست کہ بعد از مرید شدن ہفت سال
جذبہ حق بندگیمیاں شاہ دلاورؓ راشدہ بود چوں
بہوش باز آمدند پرسیدند کہ سید محمد کجا اند

تیئسواں معجزہ وہ ہے کہ امامؑ کا پیشاب اور پائخانہ
نظر نہیں آتا تھا اگرچہ کہ بعض لوگ امتحان کے طور پر
اس کو دیکھنا چاہتے تھے کہ یہ پیغمبرؑ کی ذات کی صفت
ہے اگر امامؑ کی ذات پیغمبر صفت ہے تو بالضرور اس
صفت سے موصوف ہو آخر الامر آبدست کے بغیر کوئی
چیز دیکھی نہیں گئی۔

چوبیسواں معجزہ وہ ہے کہ امامؑ کی ذات پیغمبر صفات کے لئے بالکل سایہ نہ
تھا جس طرح سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سایہ نہ رکھتے تھے امامؑ کے اسی معجزہ کو عیاں دیکھ کر
بہت لوگوں نے ایمان لایا اور تصدیق کی۔

پچیسواں معجزہ وہ ہے کہ امامؑ کی ذات مبارک پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔

چھبیسواں معجزہ وہ ہے کہ امامؑ کی طرف کسی قسم کی بدبو کا گزر نہیں ہوتا تھا۔
امامؑ کی خوشبو اس بدبو پر ایسی غالب آتی کہ بدبو کافور
ہوجاتی۔ چنانچہ امامؑ کے تولد کے وقت ہاتف نے
آواز دی کہ حق آیا اور باطل دور ہوا اور جس راستہ
سے امامؑ جاتے آپ کی خوشبو کے آثار معلوم ہوتے کہ
امامؑ اس راستہ سے تشریف لے گئے چنانچہ بندگی میاں
شاہ دلاورؓ سے منقول ہے کہ آپ پر امامؑ سے مرید ہونے
کے بعد سات سال جذبہ حق رہا جب ہوش میں آئے
پوچھا کہ سید محمد (امامؑ) کہاں ہیں خادموں نے کہا کہ کعبہ
کی زیارت کی طرف توجہ فرمائے ہیں آپؓ بھی اسی وقت

خادماں گفتند کہ بزیارت کعبہ توجہ فرمودند ایشاں نیز برخاستہ فی الحال باشتیاق ملاقات آں حضرتؑ رواں شدند و می فرمودند کہ خوشبوی ذات مبارک حضرت میراں علیہ السلام پیش رو شدہ و مرا کشاں کشاں بخدمت آنحضرتؑ آورد سبحان سبحان اللہ ھذا من معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

معجزۂ بست و ہفتم آں کہ ہر روز برای استماع دعوت حق حضرت علیہ السلام در ہر یک شہر و ہر یک ولایت مجمع بزرگ شدی ازانہا بسیار کساں بسبب فیض و تاثیر بیخود و مسکور و مجذوب گشتے و ہر کرا از رشحات قطرات زاری بوقت فشاندن ریش مبارک رشحہ رسیدی تا سہ چہار روز مست و مدہوش ماندی و جذبہ حق شدی۔

معجزۂ بست و ہشتم آں کہ حینا من الاحیان در بعضی شہرہا چوں پیراں پٹن و احمد آباد و چاپانیر وغیرہ بوقت بیان قرآن ازدہام مردماں آنچناں شدی کہ گرداگرد آنحضرت جای نماندی بعضے مردماں برای استماع بیان بر دیوارہا و بر سقف خانہا و بر درختہا سوار شدہ کلام حضرت میراں علیہ السلام می شنودی۔ دریں بیان معجزۂ آنحضرتؑ آں بود کہ کسے کہ زانو در زانو نشستہ و آں کسے کہ دور تر بر درختہا یا بر دیوارہا سوار بودی آواز بیان یکساں شنیدے۔

معجزۂ بست و نہم آں کہ در ہر شہر و ہر ولایت کہ قدوم سعادت فرمودی زبان آں شہر و ولایت دانستندی و بیان قرآن

اٹھ کر امامؑ کی ملاقات کی آرزو میں روانہ ہوئے اور فرماتے تھے کہ امامؑ کی ذات مبارک کی خوشبو میری رہبر تھی اور مجھ کو کشاں کشاں امامؑ کی خدمت میں لائی سبحان اللہ سبحان اللہ یہ نبی صلعم کے معجزات سے ہے۔

ستائیسواں معجزہ وہ ہے کہ ہر ایک شہر اور ہر ایک سلطنت میں امامؑ کی دعوت سننے کے لئے مجمع کثیر ہوتا اور ان میں کے اکثر لوگ فیض کے سبب اور بیخودی کی تاثیر سے بیہوش اور مجذوب ہو جاتے امامؑ کی زاری کے قطروں سے ریش مبارک جھٹکنے کے وقت ایک قطرہ جس کسی پر پڑ جاتا تین چار دن تک مست و بے ہوش رہتا اور اس کو حق کا جذبہ ہوتا۔

اٹھائیسواں معجزہ وہ ہے کہ بعض وقت بعضے شہروں مثلاً پیراں پٹن احمد آباد اور چاپانیر وغیرہ میں قرآن شریف کے بیان کے وقت لوگوں کا اژدہام ایسا ہوتا کہ امامؑ کے اطراف جگہ نہ رہتی بعضے لوگ بیان سننے کے لئے دیواروں، گھروں کے چھتوں اور درختوں پر چڑھ کر امامؑ کا کلام سنتے اس بیان میں امامؑ کا معجزہ وہ تھا کہ جو شخص امامؑ کے قریب بیٹھتا اور جو شخص کہ زیادہ دور درختوں اور دیواروں پر رہتا بیان کی آواز یکساں سنتا۔

انتیسواں معجزہ وہ ہے کہ امامؑ جس شہر اور سلطنت میں تشریف لے جاتے اس شہر اور سلطنت کی زبان جانتے اور قرآن کا بیان ان کی زبان میں کرتے۔ یہ معجزہ ہے تمام انبیاءؑ کا جیساکہ فرمایا اللہ تعالیٰ

بزبان ایشاں کردی هذه معجزة جمیع الانبیاء کما قال
الله تعالیٰ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه
الآیة (جزو ۱۳ رکوع ۱۳) و حضرت محبوب الکونین خاتمین
صلی اللہ علیہما وسلم بر حکم وما ارسلناک الا کافة
للناس بشیرا و نذیرا (جزو ۲۲ رکوع ۹) بر ہمہ عالم
فرستادہ شدہ اند بنا بر دانا بزبان ہمہ عالم اند۔

معجزۂ سی ام آں کہ حضرت میراں علیہ السلام
می فرمودند اگر کسی را درباب
مہدیت ایں بندہ شک باشد کتاب توریت و
انجیل و زبور و فرقان بیارید بندہ یاد می خواند اگر
یک حرف خطا خوانیم مہدی موعود نباشم هذه
معجزة ظاهرة لاولی الابصار وحجة قاطعة علی
ثبوت امام الابرار فصدق۔

معجزۂ سی و یکم آں کہ بر پشت مبارک آنحضرتؑ
مہر ولایت بود چنانچہ بر پشت
مبارک حضرت رسالت پناہ صلعم مہر نبوت بود۔
و در آنجا عکاشہ بن جحش الاسدی دیدہ بود در اینجا میاں
یوسف سہیتؓ مبشر از آنحضرت علیہ السلام کہ عالم
باللہ بودند و میاں شیخ مومن توکلیؒ کہ عاشق اللہ بودند
دیدہ اند چنانچہ خالی نیست۔

معجزۂ سی و دوم آں کہ ہرگاہ آنحضرت ولایت
پناہ خود را در راہ رواں کردی
اگر درمیاں راہ پیش آں شاہنشاہ دیواری یا درختی
و یا عمیق چاہ آمدی بقدرة اللہ تعالیٰ ہموار شدی
و باراں از راہ شدہ آمدی وهذا لا یخفی علی
المصدقین۔

نے۔ اور کوئی رسول ہم نے نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی
زبان میں۔ اور حضرت محبوب الکونین محمد و مہدی صلی اللہ
علیہما وسلم فرمان خدا۔ اور ہم نے تجھ کو بھیجا ہے تمام لوگوں
کے لئے خوشی اور ڈر سنانے والا۔ کے حکم کی بنا پر تمام عالم
پر بھیجے گئے ہیں۔ اسی لئے (محمد اور مہدی علیہما السلام) تمام
عالم کی زبان سے واقف ہیں۔

تیسواں معجزہ وہ ہے کہ امامؑ فرماتے تھے کہ اگر
کسی کو اس بندے کی مہدیت کے باب میں شک ہو تو توریت
انجیل زبور اور فرقان لائے بندہ زبانی پڑھتا ہے اگر ایک
حرف غلط پڑھوں تو مہدی موعود نہ ہوں گا۔ یہ معجزہ ظاہر
ہے صاحب بینائی کے لئے اور حجت قاطعہ ہے امام
الابرار کے ثبوت پر پس سچ فرمایا امامؑ نے۔

اکتیسواں معجزہ وہ ہے کہ امامؑ کی پشت مبارک
پر مہر ولایت تھی جیسی کہ حضرت
رسالت پناہؐ کی پشت مبارک پر مہر نبوت تھی۔ نبوت میں
عکاشہ بن جحش الاسدی نے دیکھا تھا ولایت میں میاں
یوسف سہیتؓ امامؑ کے مبشر جو عالم باللہ اور میاں شیخ
مومن توکلیؒ جو عاشق اللہ تھے ان دونوں نے دیکھا ہے چنانچہ
یہ بات مخفی نہیں۔

بتیسواں معجزہ وہ ہے کہ جس وقت آنحضرت ولایت
پناہ (امامؑ) راستہ سے چلتے اگر
اس شاہنشاہ کے سامنے راستہ میں دیوار یا درخت یا
عمیق باؤلی آتی تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہموار ہو جاتے
اور آپ کے گذرنے کے راستہ پر بارش ہوتی اور یہ
بات پوشیدہ نہیں ہے مصدقوں پر۔

معجزهٔ سی وسوم آں کہ بوقت رواں شدن آنحضرتؑ از ہر راہی کہ قدم
فرمودی حجر و شجر آں راہ منادی بودی کہ ہذا مہدی
موعود و ہذا خلیفۃ اللہ آن را کہ گوش دل بودی
می شنودی دریں باب محققی چہ خوش می فرماید

منادی بانگ می گوید بگردید ید با مولی
دلی بے گوش و بے دیدہ چہ شنود بانگ مہدی را

معجزهٔ سی و چہارم آں کہ قاضی شیخ صدرالدین کہ اکابر علماء سندھ بودند
مشہور است کہ برائی ملاقات آمدہ بودند چوں
کسوت اعلیٰ ترکشنیدانہ پوشیدہ دیدند بینا
میراں گمان بردند کہ دریں جا ظہور خدا نیست باز
گشتند کہ در اثنا راہ آواز از غیب آمد کہ صدرالدین
کجا می روی ایں ہماں مہدی آخرالزماں است
کہ حق تعالیٰ وعدہ او کردہ بود برو تصدیق
او بکن کہ مہدی موعود تحقیق ہمیں است برآں آواز
اعتماد نہ کردہ چند قدم پیش رفتند از شجر آواز آمد کہ
ای صدرالدین کجا می روی بیشک مہدی موعود ہمیں
ذات است کہ خدا تعالیٰ وعدہ آوردن ایں ذات
از مصطفیٰ صلعم کردہ بود بار سوم ہمیں طریق آواز از
سنگ سیہ شیخ را حقتعالیٰ شنوانید کہ برو ملاقات
بکن پس بہ بیں کہ چہ ظہور خدا ست آخرالامر باز آمدہ
ملاقات کردہ تصدیق کردہ اند ہمچنیں بر اکثر از خواص
علماء و عرفا یعنے بر ہر یکی از اصحاب اکرام حضرت
امام علیہ السلام پیش دعوی مہدیت ہاتف شدی
کہ مرشد ترا مہدی موعود گردانیدیم تو ایمان آر بلکہ

تینتیسواں معجزہ وہ ہے کہ آپ راستہ گزرنے کے وقت جس کسی راستہ
سے آپ کا گزر ہوتا اس راستہ کے درخت پتھر ندا
کرتے کہ یہ مہدی موعود ہے اور یہ اللہ کا خلیفہ ہے جس
کے دل کے کان (باطنی کان) ہوتے تو وہ سنتا تھا اس
باب میں ایک محقق نے کیا خوب فرمایا ہے کہ منادی یعنی
مہدی علیہ السلام ندا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عاشق بنو
ولیکن بوڑھے اور اندھے مہدیؑ کے ندا کو کیا سنتے۔

چونتیسواں معجزہ قاضی شیخ صدرالدین جو شہر سندھ کے اکابر علماء سے تھے
مشہور ہے کہ امامؑ کی ملاقات کے لئے آئے جب امامؑ
کو اعلیٰ سپاہیانہ لباس میں ملبوس دیکھا تو گمان کیا کہ یہاں
خدا کا ظہور نہیں ہے، واپس ہوئے۔ راستہ میں غیب
سے آواز آئی کہ صدرالدین کہاں جاتا ہے۔ یہ وہی مہدی
آخرالزماں ہے جس کا وعدہ حق تعالیٰ نے فرمایا تھا جا اس
کی تصدیق کر کہ تحقیق مہدی موعودؑ یہی ہے۔ اس آواز پر
شیخؒ اعتماد نہ کرکے چند قدم آگے بڑھے، درخت سے
آواز آئی کہ صدرالدین کہاں جاتا ہے بیشک مہدی موعودؑ
یہی ذات ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس ذات کو لانے کا
وعدہ مصطفیٰؐ کے ذریعہ کیا تھا۔ تیسرے بار بھی اسی
طرح حق تعالیٰ نے شیخؒ کو کالے پتھر سے آواز سنائی کہ
جا اور ملاقات کر۔ پس دیکھ کہ کیسا خدا کا ظہور ہے
آخرالامر شیخ صدرالدینؒ امامؑ کے حضور میں آئے ملاقات
کی تصدیق سے مشرف ہوئے۔ اسی طرح خاص عالموں اور
عارفوں یعنی حضرت امامؑ کے ہر ایک صحابی کرام کو دعوئ
مہدیت سے پہلے غیب سے آواز آتی کہ ہم نے تیرے
مرشد کو مہدی موعودؑ کیا ہے تو ایمان لا بلکہ تمام

در ہمہ حالات و معاملات ہمیں معلوم شدی ایشاں ہضم می کردندی پس ہرگاہ کہ از غیب عتاب کردی کہ حق را نفی می کنی بعدہ در درگاہ ولایت پناہ عرض نمودندی آنحضرت می فرمودند کہ شمارا با ایں چہ کاراست بروید و در کار خود باشد وقتیکہ حق تعالیٰ خواہد آشکارا شود۔

معجزہ سی پنجم آں کہ حضرت شمس المنیر کالنبی بشیر و نذیر مخبر الضمیر نام ہر کسی و نسب و حسب ہر شخصی بغیر پرسیدہ فرمودندی چنانچہ قصہ ملک نجن رضی کہ نام ایشاں بغیر پرسیدہ گفتند کہ بیائید ملک برخوردار کہ اصل نام ایشاں بود بعضی مرداں عرف شاں را کہ ملک نجن بود نام پنداشتند از فرمودن حضرت میراں علیہ السلام نام معلوم شد۔

معجزہ سی و ششم آں کہ چنانچہ از بندگیمیاں رضی نقل ست کہ چوں ملک برخوردار خبر آمدن حضرت میراں علیہ السلام بہ بندگیمیاں رضی اللہ عنہ کردند ماجرای اسم خود کہ بغیر پرسیدہ مشرف فرمودند و بعضی حقیقت آنجائی ہمچنیں بگفتند ہماں وقت بہ مجرد استماع بر خاستہ بسوی حضرت میراں رواں شدند چنانچہ مشہور است حاصل الغرض ہمہ مرداں کہ ہمراہ خود بودند منع کردند کہ نام ما بحضور آنحضرت مگوید چرا کہ شنیدہ میشود کہ آنذات حسب و نسب ہر کسی بغیر پرسیدہ میفرمایند ببینیم کہ حسب و نسب ما چیست آخر الامر بمجرد دیدن فرمودند کہ بیائید بھائی سید خوندمیر دراں اثنا یک شخص بجہت امتحان عرض کرد کہ میراں جیو نام ایشاں میاں خوندمیر است فرمودند خیر جی ہمارے بھائی سید خوندمیر صدیق ہیں باز فرمودند کہ ما و ایشاں یک

کشفی حالات اور معاملات میں معلوم ہوتا تھا لیکن صحابہؓ ہضم کرتے تھے پس جبکہ غیب سے عتاب ہوتا کہ تو حق کی نفی کرتا ہے تو اس کے بعد ولایت پناہ (امامؑ) کی درگاہ میں عرض کرتے امامؑ فرماتے تم کو اس سے کیا کام جاؤ اور اپنے کام میں (ذکر فکر) میں لگے رہو حقتعالیٰ جب چاہے گا دعویٰ ظاہر ہوگا۔

پینتیسواں معجزہ وہ ہے کہ حضرت شمس المنیر بشیر و نذیر مخبر الضمیر (امامؑ) ہر ایک شخص کا نام اور ہر ایک کا حسب و نسب بغیر دریافت کئے فرما دیتے چنانچہ ملک نجنؓ کا واقعہ ہے کہ ان کا نام بغیر پوچھے فرمایا کہ آؤ ملک برخوردار کیونکہ یہ ان کا اصلی نام تھا بعضے لوگ ان کے عرف کو جو ملک نجن تھا نام سمجھتے تھے حضرت امامؑ کے فرمان سے ان کا اصلی نام معلوم ہوا۔

چھتیسواں معجزہ وہ ہے چنانچہ بندگی میاںؓ سے منقول ہے کہ جب ملک برخوردار نے حضرت امامؑ کے تشریف لانے کی خبر بندگی میاںؓ کو دی اور اپنے نام کا واقعہ جو بغیر پوچھے امامؑ نے فرمایا بیان کیا اور امامؑ کے صحابہؓ کی کچھ حالت بیان کی کہ بندگی میاںؓ اس خبر کو سنتے ہی اسی وقت اُٹھ کر امامؑ کی طرف روانہ ہوئے۔ چنانچہ مشہور ہے حاصل الغرض بندگی میاںؓ نے اپنے تمام ہمراہیوں کو منع فرمایا کہ ہمارا نام امامؑ کے حضور میں نہ لیں اس لئے کہ سنا گیا ہے کہ امامؑ ہر ایک کا حسب و نسب بغیر دریافت کئے فرما دیتے ہیں۔ میں بھی دیکھوں کہ ہمارا حسب و نسب کیا ہے آخر الامر امامؑ نے بندگی میاںؓ کو دیکھتے ہی فرمایا کہ آؤ بھائی سید خوندمیر اس وقت ایک شخص نے امتحاناً امامؑ سے عرض کیا کہ میراں جیو ان کا نام میاں خوندمیر ہے (میاں سید خوندمیر نہیں ہے۔) تو فرمایا نہیں جی ہمارے بھائی سید خوندمیر صدیق ہیں پھر

جدی حسینی سید، ہستیم ہمچناں بود۔

معجزہ سی و ہفتم آں کہ ضمیر دل ہر کس بفرمان خدائے تعالیٰ بفرمودی چنانچہ اکثر احوال مسائل را التماس بلسان قال حاجت نبود ایں معاملہ تنہا نہ با مصدقاں بود بلکہ با منکراں ہم ہمیشہ بود چنانچہ نقلست کہ روزی چند متعلماں منکر در مجلس حضرت مہدی موعود صلی اللہ علیہ وسلم آمدند و در خاطر ہر یکی چیزے اندیشیدند و بطریق امتحاں نشستند حضرت میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام بدعوت حق مشغول بودند ہمیں کہ ایں منکراں کہ نشستہ بودند حضرت میراں علیہ السلام با ایشاں التفات کردہ ایں آیت خواندند۔ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا علم الغیب الآیۃ (جزء ۷ رکوع ۱۱) منکراں متحیر دار دانستند و بیقین پنداشتند کہ جواب ماست و تاثیر جذب الی اللہ در دل ایشاں بمقداری پدید آمد کہ بعد از فراغت مجلس در خود آمدن نتوانستند و راہ خانہ ہم فراموش کردند و در دل ایشاں گذشت کہ اسلام ہمیں است و ماورای آں ضلالت است ہمیں کہ بعد از زمانی ایں خطرہ را ضلالت پنداشتند و آں ذات فائض فیوضات را ساحر و کاہن نام نہادند و در خلق ضال و مضل نام کردند و جوانمرداں را مانع شدند کہ ملاقات مکنید کہ ایں مرد تاثیر ساحری دارد کہ بعد از دیدن روی او دل برقرار نمی ماند و ہمہ کارہای دینی و دنیوی ابتر می شود ھذا من معجزات الانبیاء والمرسلین کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بعث الانبیاء قط الا لانفرار الخلق عن الدنیا الی المولیٰ۔

معجزۂ سی و ہشتم آں کہ قد مبارک میانہ بود۔

فرمایا کہ ہم اور یہ ایک جدی حسینی سید ہیں ایسا ہی تھا۔

سینتیسواں معجزہ وہ ہے کہ امامؑ خدا تعالیٰ کے فرمان سے ہر ایک شخص کے دل کی بات فرما دیتے چنانچہ سائل کے لئے اکثر احوال زبان سے کہنے کی حاجت نہ ہوتی یہ معاملہ نہ صرف مصدقوں کے ساتھ پیش آتا تھا بلکہ ہمیشہ منکروں کے لئے بھی یہی صورت درپیش تھی چنانچہ نقل ہے کہ ایک روز چند منکر علماء حضرت مہدی موعود صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آئے اور ان میں کا ہر شخص اپنے دل میں کوئی چیز سوچا ہوا امتحان کے طور پر بیٹھا حضرت میراں سید محمد مہدی موعودؑ خلق کی دعوت میں مشغول تھے کہ دل میں سوچے ہوئے منکرین جو بیٹھے ہوئے تھے حضرت امام علیہ السلام نے اُن کی طرف متوجہ ہو کر یہ آیت پڑھی۔ کہدے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ غیب کی بات جانتا ہوں۔ منکروں نے متحیر ہو کر جانا اور یقین کے ساتھ سمجھا کہ یہ ہمارے ضمیر کا جواب ہے اور (اس کے ساتھ) ان کے دل میں جذب الی اللہ کی تاثیر پیدا ہوئی یہانتک کہ مجلس برخاست ہونے کے بعد ہوش میں نہیں آسکتے تھے اور گھر کا راستہ بھی بھول گئے اور ان کے دل میں گزرا کہ اسلام یہی ہے (جو امامؑ بیان فرماتے ہیں) اس کے سوائے گمراہی ہے انہی منکروں نے تھوڑی ہی دیر بعد اپنے اس خطرے کو گمراہی تصور کیا اور اس ذات فائض فیضانؑ (امامؑ) کو ساحر اور کاہن کہا اور مخلوق میں ضال و مضل مشہور کیا اور جوانمردوں کو منع کیا کہ ملاقات مت کرو کیوں کہ یہ مرد ساحری تاثیر رکھتا ہے کہ اس کا رخ دیکھنے کے بعد دل بے قرار ہو جاتا ہے اور تمام دینی و دنیوی کام ابتر ہو جاتے ہیں۔ امامؑ کا یہ معجزہ تمام انبیاءؑ اور مرسلین کے معجزات سے ہی جیسا کہ فرمایا نبی صلعم نے نہیں مبعوث ہوئے انبیاءؑ کبھی مگر واسطے فرار ہونے مخلوق کے دنیا سے خدا کی طرف

اڑتیسواں معجزہ وہ ہے کہ امامؑ کا قد مبارک میانہ تھا

کماکان النبی علیہ السلام فاما ہرگاہ کہ برای
نماز یا در رفتن راہ کہ جمع مرداں حاضر بودی از ہمہ
مرداں بالا تر نمودی۔

معجزہ سی ونہم آں کہ لنگ یعنی تہ بند غسل ہمیشہ
تر ماندی کانت ھٰذہ معجزۃ النبی
علیہ السلام کما ورد فی سر الاسرار تصنیف سید
محمد گیسو دراز رح انہ قال چنیں گویند راویاں اخبار و ناقلان
آثار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شبی ہشت بار گرد حرم
خود طواف کردی در صفت سہ معجزہا بیان می کنند ان
شککت فانظر فیہ۔

معجزہ چہلم آں کہ اکثر تاثیر ذات او در قلوب ہا بچوں
تاثیر پیغمبراں بود کہ ہر کہ بدو رسیدی و ملاقات
کردی فی الحال میل دنیا از دل او بر رفتی و ذکر ذات حق در
ذات او پیدا گشتے انچہ بریاضت و خلوت سالہا بہ شدی
در یک ساعت حاصل شدی ایں معاملہ نہ یک دو کس
را بلکہ ہر کہ بدو پیوست از مرد و زن امی و عالم حر و مملوک
بالغ و صبی کمترین خارق آنحضرت ایں بود کہ گفتہ شد
وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا۔ چنانچہ نقلست
کہ چوں امامؑ علیہ السلام در موضع سود فرود آمدند دراں دیہ
یکی پسر مخدوم زادہ بہ دنبال حضرت میراں علیہ السلام در
راہ خدا تعالیٰ جذبہ شدہ آمدہ مادر آں پسر شوہر خود را گفت
زود برو پیش سید محمد پسر خود را بیار الا نہ ما ہم نخواہم ماند
بعدہ پدر در غصہ آمدہ و از خانہ بیروں شدہ گفت کہ انشاء اللہ
سید محمد را ہمیں سخن گویم کہ پسران مردماں را سخن شیریں
گفتہ می برید چہ حاجت فرزند خلق است بعد ازاں چہ بیند
کہ حضرت امام محمد مہدی موعود علیہ السلام توحید بیان می

جیسا کہ نبیؐ کا قد مبارک تھا لیکن جس وقت کہ نماز میں
یا راستہ چلتے وقت آدمیوں کا گروہ حاضر ہوتا تو تمام
لوگوں سے امامؑ کا قد مبارک زیادہ بلند نظر آتا تھا۔

انچالیسواں معجزہ وہ ہے کہ لنگ یعنی نہانے
کے وقت باندھنے کا تہ بند
ہمیشہ تر رہتا یہی نبیؐ کا معجزہ تھا جیسا کہ وارد ہوا ہے
سرالاسرار سید محمد گیسو دراز رحمۃ کی تصنیف میں کہ کہا ایسا
کہتے ہیں راویان اخبار اور ناقلان آثار محمد رسول اللہ
صلعم ایک رات میں آٹھ بار اپنے حرم کے اطراف
طواف فرماتے صفت میں تین معجزوں کے بیان کرتے ہیں
اگر شک ہو تو دیکھو اوس میں (سرالاسرار میں)

چالیسواں معجزہ وہ ہے کہ امامؑ کی ذات کی تاثیر
اکثر دلوں میں پیغمبروں کی تاثیر کے
موافق تھی جو شخص کہ امامؑ کے پاس پہنچتا اور آپ سے ملاقات
کرتا اسی وقت اس کے دل سے دنیا کی رغبت دور ہو جاتی اور
خدا کی ذات کا ذکر اس کی ذات میں پیدا ہوتا جو بات کئی سال
کی گوشہ نشینی اور ریاضت سے حاصل ہوتی امامؑ کی خدمت
میں ایک ساعت میں حاصل ہوتی یہ معاملہ ایک دو شخص کے
لئے نہیں بلکہ مرد عورت امی عالم آزاد غلام بالغ اور بچے جو
کوئی امامؑ سے ملتے ان سب کے لئے تھا یہ جو کچھ کہا گیا امامؑ کا
کمترین معجزہ تھا اور اگر اللہ کی نعمت کو گنوگے تو اس کی انتہا کو
نہ پہنچوگے چنانچہ نقل ہے کہ جب امامؑ موضع سود میں اترے تو
اس موضع میں ایک مخدوم زادے کا لڑکا امامؑ کے پیچھے جذبہ
کی حالت میں خدا تعالیٰ کی راہ میں آیا اس لڑکے کی ماں نے
اپنے شوہر سے کہا جلد جا سید محمد کے نزدیک سے اپنے لڑکے
کو لا ورنہ میں بھی نہ رہوں گی اس کے بعد اس لڑکے کا باپ
غصہ میں آکر اور گھر سے نکل کر کہا کہ انشاء اللہ سید محمد کو یہی

کنند و خلق را سوی خدا تعالی می خوانند چونکہ آں مرد دید مہدی
علیہ السلام دید ہمہ حکایت کہ در خاطر خود اندیشیدہ بود
فراموش شدہ با توجہ بنشست دراں حال یک مرد شیرینی
در طبق آوردہ گذرانید. فرمودند کہ سویت کردہ بدہید بعدہ
حصہ امام علیہ السلام ہم یک پارہ پیش امام آوردند امام
از دست خود گرفتہ بر زانوی خود داشتند بعد از چند
ساعت یک مرد پارہ نیشکر آورد فرمودند سویت کنید
بعدہ حصۂ امام ہم بحضور آنحضرت آوردند بعدہ
قسمت شیرینی کہ اول رسیدہ بود کسی را عطا کردہ
فرمودند کہ مومن ذخیرہ نکند آں مرد کہ سخن بے ادبی
اندیشیدہ بود چناں جاذب گشت کہ گریہ را تحمل
کردن نتوانست بعدہ امامؑ با ہمہ کس وداع کردہ
سوار شدند و آں پسر مذکور از پدر خود گریختہ پیش
اسپ امام علیہ السلام ایستادہ ہر طرف کہ پدر
می آمد پسر میگریخت ازیں صورت پدر گفت
کہ ای پسر چرا میگریزی ما ہم ازیں قدم مبارک
چناں جاذب شدم کہ آں وعدہ کہ با مادر تو
کردہ آمدہ بودم دائمی شود ازیں پای مبارک
ما ہم علاحدہ نخواہیم شد بعدہ آں مرد
مذکور دنیا ترک کردہ صحبت آنحضرت اختیار
نمودہ منکوحہ خود را گو یابیند کہ ازیں پای
مبارک علیحدہ شدن نمی خواہم اگر شمارا
غرض ما باشد بیائید والا نہ اختیار
شما بدست شما است ۔

معجزہ چہل و یکم آں کہ آں شمس ولایت و آں مظہر ہدایت ذات آں

بات کہتا ہوں کہ کیا لوگوں کے بچوں کو میٹھی بات کہہ کر لے
جاتے ہو، کیا بچوں کو کھینچنے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد
وہ کیا دیکھتا ہے کہ حضرت امام محمد مہدی موعودؑ توحید بیان کرتے
ہیں اور سب کو خدائے تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں جوں ہی اس
مرد نے امام مہدی کا روئے مبارک دیکھا تمام باتیں جو دل میں
سوچ کر آیا تھا بھول گیا۔ توجہ کیساتھ بیٹھا اُس وقت ایک
شخص طبق میں شیرینی لاکر امامؑ کے حضور میں پیش کیا امامؑ نے
فرمایا سویت کرکے دیدو۔ اس کے بعد امامؑ کا حصہ بھی ایک
ٹکڑا سویت کا امامؑ کے حضورؑ میں لائے۔ امامؑ نے اپنے ہاتھ
سے لے کر اپنے زانو پر رکھا۔ چند ساعت کے بعد ایک شخص
نیشکر کا ٹکڑا لایا۔ امامؑ نے فرمایا کہ سویت کرو اس کے بعد
امامؑ کا حصہ بھی امامؑ کے حضور میں لائے تو امامؑ نے شیرینی
کی سویت جو پہلے پہنچی تھی کسی کو عطا فرما کر فرمایا کہ "مومن
ذخیرہ نہیں کرتا ہے" اس مرد نے جو بے ادبی کی بات دل میں
سوچ کر آیا تھا ایسا جاذب ہوا کہ زاری کو برداشت نہیں کر سکا
اس کے بعد امام سب کو وداع کرکے سوار ہوئے اور وہ پسر
مذکور اپنے باپ سے بھاگ کر امامؑ کے گھوڑے کے سامنے
کھڑا رہا جس طرف کہ باپ آتا تھا پسر بھاگتا تھا لہٰذا اس کے
باپ نے کہا اے پسر کس لئے بھاگتا ہے ہم بھی اس قدم مبارک
سے ایسے جاذب ہوئے جو وعدہ کہ تیری ماں سے کرکے آیا تھا
ادا نہیں ہوتا ہے۔ ہم بھی اس قدم مبارک سے علیٰحدہ نہ ہوں
گے۔ اس کے بعد اس مرد مذکور نے ترک دنیا کرکے امامؑ کی
صحبت اختیار کی اور اپنی بیوی کو کہلا بھیجا کہ میں امامؑ کے قدم
مبارک سے علیٰحدہ ہونا نہیں چاہتا اگر تم کو ہماری غرض ہے
تو آؤ ورنہ تمہارا اختیار تمہارے ہاتھ ہے۔

اکتالیسواں معجزہ وہ ہے کہ وہ ولایت کا آفتاب اور وہ ہدایت کا مظہر

خلاصہ مبدء و غایت ہر کراکہ خواستے بحکم خدا تعالیٰ ہدایت بخشیدی چنانچہ نقلست کہ یک روز پیش حضرت میراں علیہ السلام یک شخص سوال کرد کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم را حق تعالیٰ برائے ہدایت خلق فرستادہ حکم کرد ادع الی سبیل ربك (جزو ۱۴ رکوع ۲۲) مع ذالك حق تعالیٰ میفرماید کہ لیس علیك ھدیٰھم ولکن اللہ یھدی من یشاء (جزو ۳ رکوع ۵) چونست حضرت امامؑ فرمودند کہ یک ساعت توقف کنید کہ جواب سوال شما واضح کنم بعد از ساعتی رہگذری زنار دار با روش و رسم کافری پیش آنحضرتؑ در رسید اورا نزدیک خود طلبیدہ ناگاہ بے آگاہ آں شخص را حکم فرمود کہ تکہ بشکن و زنار دور کن و کلمہ طیب بگو و تصدیق بندہ بکن کہ من مہدی موعود ہستم بر منبر سوار شو و کلام اللہ بخواں آں شخص ہمہ حکم آنحضرتؑ بلا توقف بجا آورد و مسلمان و مصدق شدہ حافظ کلام اللہ گشت بعدہ سائل را فرمودند کہ دیدی رسول اللہؐ و تابع تام او می خواہند تمام اہل مشرق و مغرب را ہدایت نمایند و مسلمان کنند ہمہ عالم مسلمان می شود و لکن کار ایشاں تبلیغ رسالت است و ہدایت نمودن کار رب العزت است ۔

معجزہ چہل و دوم

آں کہ اگر آنحضرتؑ چوب خشک را از دست مبارک در زمین نشان دہی فی الحال درخت سبز و برگدار شدی چنانچہ نقلست کہ یک روز اصحاب کرام مہدیؑ میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہ سوال کردند کہ میراں جی

اور وہ ابتدا اور انتہا کا خلاصہ جس کسی کو چاہتا خدائے تعالیٰ کے حکم سے ہدایت عطا فرماتا۔ چنانچہ نقل ہے کہ ایک روز امامؑ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ حق تعالیٰ نے حضرت رسالت پناہؐ کو خلق کی ہدایت کے لئے بھیج کر حکم دیا کہ۔ بلا لوگوں کو اپنے رب کے راستے کی طرف اس کے باوجود حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔ تیرے ذمہ نہیں ہے اُن لوگوں کا راہ پر لانا لیکن اللہ راہ پر لاتا ہے جسے چاہے یہ بات کیسی ہے۔ حضرت امامؑ نے فرمایا کہ ایک گھنٹہ توقف کرو تمہارے سوال کا جواب واضح کرتا ہوں ایک گھنٹے کے بعد ایک مسافر گلے میں جنیو ڈالا ہوا کافروں کی رسم و روش کے ساتھ امامؑ کے حضور میں پہنچا امامؑ نے اس کو اپنے نزدیک بلایا اور یکایک بلا کسی آگہی کے اس شخص کو حکم دیا کہ بت کو نکال اور جنیو دور کر اور کلمہ طیب پڑھ اور میری تصدیق کر کہ میں مہدی موعودؑ ہوں اونچے مقام پر کھڑا ہو جا اور کلام اللہ پڑھ۔ اس شخص نے امامؑ کے تمام احکام کو بلا توقف بجا لائے مسلمان مصدق ہوا۔ اور کلام اللہ کا حافظ ہو گیا۔ اس کے بعد امامؑ نے سائل کو فرمایا کہ دیکھا (تیرے سوال کا قدرتی جواب یہ ہے) اگر رسول اللہ اور رسول اللہ کا تابع تام (امامؑ) چاہیں تو تمام اہل مشرق و مغرب کو ہدایت کریں اور مسلمان بنا دیں تمام عالم مسلمان ہو جائے ولیکن ان کا (محمد اور مہدی علیہما السلام کا) کام تبلیغ رسالت ہے اور ہدایت کرنا رب العزت کا کام ہے۔

بیالیسواں معجزہ

وہ ہے کہ اگر امامؑ سوکھی لکڑی دست مبارک سے زمین میں نصب کر دیتے تو اسی وقت ہرا بھرا جھاڑ ہو جاتی چنانچہ نقل ہے کہ ایک روز اصحاب کرام بندگی میاں شاہ نظامؓ نے سوال کیا کہ میرانجی علماء کہتے ہیں مہدیؑ کی

علما میگویند کہ علامت مہدیؑ آنست کہ درختان خشک
سبز میشوند آنحضرتؑ دراں وقت برای نماز مسواک
کردند حضرت میراں علیہ السلام تبسم کردہ آں مسواک
راکہ در دست مبارک بود در زمین نشاندند فی الحال
درخت سبز و برگ دار شد باز آں ہمسر لولاک را از
زمین برآوردہ فرمودند کہ میاں نظامؓ ایں کار بازی
گراںست مراد حدیث آنست کہ در زمانۂ مہدی مردہ دل زندہ شوند

معجزہ چہل و سوم آں کہ روزے حضرت میراں
علیہ السلام برای غسل در
جوی سابہر کہ در گجرات است رفتہ بودند دراں
جوی شخصی اجنبی غیر آشنا را دیدند او را فرمودند کہ
بیا و بنشیں و پشت ما بمال آں کس آمدہ پشت
مبارک بمالید آنگاہ حضرت میراں فرمودند کہ تو بنشیں
ما ہم پشت تو بمالیم چوں کہ دست مبارک بر پشت
او انداختند ہماں وقت او را جذبۂ حق در ربود و پردہ
از پیش برخاست عالم مغائبات معائنہ شد۔

معجزہ چہل و چہارم آں کہ نقلست کہ چوں
امام اولوالالباب منزل
چند واللہ اعلم بالصواب درمیان دریا رواں شدہ بودند
کہ در دریا طوفان از صبح تا شام شد قریب بود کہ جہاز
غرق شود یاراں عرض کردند کہ میرانجی خدام بامر ملک
العلام طرف کعبۃ اللہ الحرام می روید ہر کہ بامر خدائے
تعالیٰ کار کند ہلاک نشود حضرت میراںؑ فرمودند کہ صبر
کنید بندہ کیست باز طوفان بسیار شد در جہاز
جزع و فزع افتادہ تضرع و نیاز بیشمار شد بنا
براں بندگی میاں سید سلام اللہؓ بہ حضرت خلیفۃ اللہؑ
عرض کردند کہ میرانجی ایں زماں در غرق شدن جہاز

علامت وہ ہے کہ خشک درخت سبز ہو جائیں امامؑ
اس وقت نماز کے لئے مسواک فرماتے تھے مسکرا کر اس
مسواک کو جو دست مبارک میں تھی زمین میں نصب
فرمادی اسی وقت ہرا بھرا درخت ہو گئی اس ہمسر لولاکؑ
نے مسواک زمین سے نکال کر فرمایا میاں نظامؓ یہ کام بازی
گروں کا ہے۔ حدیث کی مراد وہ ہے کہ مہدیؑ کے زمانے
میں مردہ دل زندہ ہوں گے۔

تینتالیسواں معجزہ وہ ہے کہ ایک روز امامؑ سابہر
ندی کو جو گجرات میں ہے غسل کے
لئے تشریف لے گئے تھے اس ندی میں ایک اجنبی شخص کو جس
سے واقفیت نہ تھی دیکھا اور اس کو فرمایا کہ آ اور بیٹھ اور
ہماری پیٹھ مل۔ وہ شخص آیا پشت مبارک ملا اُس
وقت حضرت امامؑ نے فرمایا کہ تو بیٹھ ہم تیری پیٹھ ملتے
ہیں۔ جونہی امامؑ نے دست مبارک اُس کی پیٹھ پر رکھا
اسی وقت اُس کو حق کا جذبہ غالب ہوا اور غفلت کا پردہ
سامنے سے ہٹ گیا غیب کا عالم ظاہر ہو گیا۔

چوالیسواں معجزہ وہ ہے نقل ہے جب صاحبان
عقل (طالبان مولیٰ) کے امامؑ
چند منزل اللہ بہتر جاننے والا ہے دریا کے درمیان روانہ
ہوئے تو دریا میں صبح سے شام تک طوفان رہا قریب تھا
کہ جہاز ڈوب جائے صحابہؓ نے عرض کیا کہ میرانجی خدام
ملک العلام کے حکم سے کعبۃ اللہ الحرام کی طرف جاتے
ہیں جو شخص کہ خدا تعالیٰ کے حکم سے کام کرتا ہے ہلاک نہیں
ہوتا حضرت امامؑ نے فرمایا کہ صبر کرو بندہ کون ہے۔ پھر
طوفان بڑھ گیا اہلیان جہاز بے چین اور بے قرار ہو گئے آہ و زاری
اور عاجزی میں لگ گئے بنا براں بندگی میاں سید سلام اللہؓ
نے حضرت خلیفۃ اللہؑ سے عرض کیا کہ میرانجی اب جہاز

هیچ باقی نمانده است حضرت میرانؑ فرمودند که
آهسته باشید بنده کیست باز بحضرت امامؑ
اولوالالباب بندگی میاں سید سلام اللہؓ با بسیار
اضطرابی عرض کردند که در غرق شدن جهاز هیچ نمانده
است بنا بر حضرت امیرؑ فرمودند که بنده چه کند و
بکدام وقت بشما گفته بود که حکم بنده بر حکم خدائے
تعالی جاریست میاں مذکور بعد استماع ایں معنی عرض
کردند که میرانجی بگوئید که بدست شما کلید خزائن خدائے
تعالی نیست آنگاه حضرت ولایت پناهؑ فرمودند که
اگر صاحب کلید خزائن خود بدست بندهٔ خویش
بدهد فاما بنده را چه طاقت باشد که بغیر رضای
صاحب قفل خزائن بکشاید بعده تبسم فرموده
برخاستند و بر کنارهٔ جهاز آمده بدست خود بسوئی دریا
اشارت کردند فی الحال طوفان ساکن شد عرض کردند که
میرانجی ایں طوفان چه بود فرمودند که ماهیان دریا برای
دیدن ما بیرون آمده بودند ایں بنده در گوشه بود ما را ندیدند
و ماهیان در شور و غوغا و فغاں افتادند چوں بنده
بکنارهٔ جهاز رسید ماهیاں ما را دیدند بجای خود
رفتند طوفان ساکن شد و نیز فرمودند که دریں ماهیاں
یک ماهی بود که بدنبال دریا آفریده شده بود با او حق
تعالی عهد کرده بود که ترا خاتم ولایت محمدی را بنمائیم
و بروایت می آرند که آں ماهی آں بود که مهتر یونس علیه
السلام را اندر شکم خود داشته بود با او وعده
حق تعالی بود که مهدی موعود را ترا بنمائیم دراں
ماهیاں آمده وعده خود را دید۔

معجزهٔ چهل و پنجم آں که روزی در شهر فرح
المفرح حضرت میرانؑ علیه

ڈوبنے کے لئے کوئی بات باقی نہیں رہی۔ حضرت امامؑ نے فرمایا
صبر کرو۔ بندہ کون ہے۔ پھر بندگی میاں سید سلام اللہؓ نے
بڑی اضطرابی سے حضرت امام اولوا الالباب سے عرض کیا
کہ جہاز کے ڈوبنے میں کچھ باقی نہیں۔ بنا برآں حضرت امیرؑ نے فرمایا
کہ بندہ کیا کرے اور میں نے کس وقت تم سے کہا تھا کہ بندے
کا حکم حق تعالی کے حکم پر جاری ہے اس معنی کو سننے کے بعد
میاں مذکور نے عرض کیا کہ میرانجیؑ فرمائیے کہ کیا خدا تعالی
کے خزانوں کی کنجیاں آپ کے ہاتھ میں نہیں ہیں؟ اُس
وقت حضرت ولایت پناہؑ نے فرمایا کہ اگر صاحب (خدا)
اپنے خزانوں کی کنجی اپنے بندہ کے ہاتھ میں دے تو بندے
کی کیا طاقت ہے کہ مالک کی اجازت کے بغیر خزانوں کا قفل
کھولے اس کے بعد مسکرا کر اُٹھے اور جہاز کے کنارے آکر اپنے
دست مبارک سے دریا کی طرف اشارہ فرمایا اسی وقت طوفان
کم ہوگیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ میرانجی یہ طوفان کس وجہ سے
تھا تو فرمایا کہ دریا کی مچھلیاں ہم کو دیکھنے کے لئے باہر آئی
تھیں اور یہ بندہ گوشہ میں تھا ہم کو نہیں دیکھ سکیں اور شور و
غوغا اور فریاد کر رہی تھیں جب بندہ جہاز کے کنارہ پہنچا،
مچھلیوں نے ہم کو دیکھ لیا اور اپنی جگہ پر چلی گئیں طوفان کم
ہوگیا اور نیز فرمایا کہ ان مچھلیوں میں ایک مچھلی تھی جو دریا کے
کے پیچھے پیدا کی گئی تھی اس سے حق تعالی نے وعدہ فرمایا تھا کہ
ہم تجھ کو خاتم ولایت محمدی کے دیدار سے مشرف کریں گے اور
ایک روایت میں لائے ہیں کہ وہ مچھلی وہی تھی جو یونس علیہ السلام
کو اپنے شکم میں رکھی تھی اس سے حقتعالی کا وعدہ تھا کہ ہم
تجھ کو مہدی موعودؑ کو دکھلاتے ہیں پس اس مچھلی نے بھی دوسری
مچھلیوں میں آکر اپنے وعدہ کو دیکھا۔

پینتالیسواں معجزہ وہ ہے کہ ایک روز شہر فرح
المفرح میں حضرت امام غسل

السّلام غسل کردہ دموی سر مبارک خود را وا کردہ متوجہ
بحق بودند کہ ناگاہ مارے بزرگ از سوراخ بیرون
آمدہ سر برداشت بندگی حضرت میرانؑ سر خود را زیر
کردہ پیش مار نہادند و فرمودند کہ اگر فرمان گزیدن
است ما راضی ایم بعدہ مار سر خود را در سوراخ کشید
و در سخن آمد کہ ای حضرت چند سال است کہ ما
مشتاق ملاقات شریف شما بودیم اکنوں برای
دیدن جمال مبارک تو آمدیم بعدہ مار تمام برون آمدہ
نزدیک حضرت میرانؑ آمدہ بر پای مبارک آنحضرتؑ
علیہ السلام غلطید حضرت میراں علیہ السّلام ہر دو
پای مبارک خود را دراز کردہ پیش مار نہادند۔ مار ہر
دو پای مبارک غلطیدہ باز در سوراخ رفت مشہور
آنست کہ مار بوقت رفتن گفت کہ من از نسل آں مارم
کہ در غار بحضور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ
عنہ را گزیدہ بود۔

معجزہ چہل و ششم

آں کہ در مسافرت خراسان حضرت میرانؑ بمقامی
رسیدند کہ دراں مقام وادی ماراں بود ہمچوں مور چنانکہ
یاراں گفتند کہ میرانجیؑ ایں جای چہ نوع شب گذرانیم
دریں اندیشہ بودند کہ حضرت میرانؑ فرمودند کہ فرمان
حق تعالیٰ بر ماراں رسیدہ است کہ محبوب ما دریں را
می آید تا سہ روز در مسکن خود بروید بیروں نیائید
ہمچناں واقع شد بعضے یاراں گفتند کہ دریں جا نخسپیم
و شب نشستہ ہشیار گذرانیم حضرت میرانؑ فرمودند کہ
امشب فراغ بخسپیدہ نوبت کہ ہر روز میکردند آں
ہم منع کردند چنانچہ فرمودند ہمچناں وقوع یافت

فرما کر اپنے سر مبارک کے بال کھولے ہوئے حق کی طرف متوجہ
تھے یکایک ایک بڑا سانپ سوراخ سے باہر آکر سر اٹھایا
بندگی حضرت مہدیؑ نے اپنا سر جھکا کر سانپ کے روبرو رکھا
اور فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فرمان کاٹنے کے لئے ہوا ہے تو ہم
راضی ہیں اس کے بعد سانپ اپنا سر سوراخ میں کھینچ لیا اور
کہنے لگا کہ اے حضرت چند سال ہوئے کہ ہم آپ کی ملاقات
کے مشتاق تھے اب آپ کا جمال مبارک دیکھنے کے لئے
آئے ہیں اس کے بعد سانپ بالکل باہر آکر امامؑ کے نزدیک
آیا حضرتؑ کے قدم مبارک پر لوٹا حضرتؑ اپنے دونوں قدم
مبارک دراز کر کے سانپ کے روبرو رکھے سانپ دونوں قدم
مبارک پر لوٹ کر پھر سوراخ میں چلا گیا مشہور وہ ہے کہ
سانپ نے جاتے کے وقت کہا کہ میں اس سانپ کی نسل
سے ہوں جو غار میں مصطفیٰؐ کے حضور (آنحضرتؐ کے دیدار
کے شوق میں) ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ڈسا تھا۔

چھیالیسواں معجزہ

وہ ہے کہ خراساں کی مسافرت
امامؑ ایک ایسے مقام پہنچے میں
کہ وہاں چیونٹیوں کی طرح سانپوں کا جنگل تھا۔ صحابہؓ نے کہا
میرانجیؑ اس جگہ کس طرح شب بسر کر سکتے ہیں اسی فکر میں
تھے کہ حضرت امامؑ نے فرمایا حق تعالیٰ کا فرمان سانپوں کو
ہوا ہے کہ ہمارا محبوب اس راستہ میں آتا ہے تم تین روز
تک اپنے مقام پہ چلے جاؤ باہر مت آؤ ایسا ہی ہوا بعض
صحابہؓ نے امامؑ سے کہا کہ اس جگہ ہم نہیں سوتے اور رات
ہشیار بیٹھ کر بسر کرتے ہیں۔ حضرت امامؑ نے فرمایا کہ آج
رات فراغت سے سو جاؤ نوبت کی ادائی جو ہر روز کیتے
تھے وہ بھی منع فرما دی ہیں جیسا کہ امامؑ نے فرمایا ویسا ہی واقع
ہوا۔

معجزهٔ چهل و هفتم آن که چنانچه همه ماران و کژدمان منقاد آنحضرت بودند همچنان همه شیران و درندگان نیز منقاد بودند چنانچه نقلست که یک روز هم دریں راه خراسان شخصی پیش حضرت ولایت پناه عرض کرد که میرانجی ایں راه کهنه شده بسبب خرابات گم گشته است و کسی بایں راه نمی رود برای آن که دریں راه مارها و شیرها پیدا شدند و ابتلاء دیگر هم بسیار است حضرت میراں علیه السلام فرمودند که همه مارها و شیرها بما عهد بسته اند از ایشان مارا مزاحمت نخواهد شد دریں باب نقل مشهور است که هم دریں راه حضرت شاهنشاه ولایت تحت سایه درختی فرود آمده بودند که بندگی میاں شاه نظام رضی الله عنه دختر شیرخواره خود بشاخ درخت در جامه آویزاں کرده بودند بسبب استغراق حق همانجا گذاشته دنبال حضرت میراں علیه السلام رواں شدند بعد از سه فرسخ راه یادش آمده حضرت میراںؑ را عرض کردند که معامله چنیں واقع شد حضرت امامؑ فرمودند که فرزند شما آنجا سلامت است بروید و بیارید بعده از آنجا رفته چه بینید که شیر بزرگ نشسته است برای نگهبانی چونکه بندگی میاں شاه نظامؓ را دیده برخاسته کله بر زمین نهاده راه بیاباں گرفت میاں نظامؓ دختر خود گرفته بطرف حضرت میراںؑ رجوع آوردند۔

معجزهٔ چهل و هشتم آن که هر نوع ظالمی و جابری که با سلطنت و شوکت بحضور ر دمی آمدی منقاد شده رفتی چنانچه قصهٔ میر ذوالنون و قصهٔ شاه بیگ دریں باب مشهور است که با بسیار سلطنت و هیبت و شوکت و لشکر آمده بودند آخر الامر منقاد شده رفته اند۔

سینتالیسواں معجزہ وہ ہے جیساکہ تمام سانپ اور بچھو امامؑ کے مطیع تھے اسی طرح تمام شیر اور درندے بھی فرمانبردار تھے چنانچہ نقل ہے کہ ایک روز اسی خراساں کے راستہ میں ایک شخص نے حضرت ولایت پناہؑ کے حضور میں عرض کیا کہ میرانجی یہ راستہ پرانا ہوگیا ہے کہنگی کے سبب سے راستہ مٹ گیا ہے اور کوئی شخص اس راستہ سے نہیں جاتا اس لئے کہ اس راستہ میں سانپ اور شیر پیدا ہیں اور دوسری بہت سی بلیات ہیں تو حضرت امامؑ نے فرمایا کہ تمام سانپوں اور شیروں نے ہم سے عہد کرلیا ہے کہ ان سے ہم کو تکلیف نہ ہوگی۔ اس باب میں نقل مشہور ہے کہ اسی راستہ میں حضرت شاہنشاہ ولایتؑ ایک درخت کے سایہ میں اترے تھے کہ بندگی میاں شاہ نظامؓ نے اپنی شیرخوار بچی کی جھولی درخت کی ڈالی سے لٹکا دی تھی۔ حق کی محویت کے سبب سے اسی جگہ چھوڑ کر حضرت امامؑ کے ساتھ روانہ ہوئے تین کوس جانے کے بعد بچی یاد آئی حضرت امامؑ سے کہے کہ معاملہ ایسا واقع ہوا ہے تو حضرت امامؑ نے فرمایا کہ تمھاری بچی وہاں سلامت ہے جاؤ اور لاؤ اس کے بعد جاکر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بڑا شیر نگہبانی کے لئے بیٹھا ہے چونکہ بندگی میاں شاہ نظامؓ کو دیکھا اٹھ کر کلہ زمین پر رکھا جنگل کا راستہ لیا میاں نظامؓ اپنی لڑکی کو لے کر حضرت امامؑ کی طرف لوٹے۔

اڑتالیسواں معجزہ وہ ہے کہ جس کسی قسم کا ظالم اور جابر کہ سلطنت اور شوکت کے ساتھ امامؑ کے حضور میں آتا فرمانبردار ہوکر جاتا چنانچہ میر ذوالنون اور شاہ بیگ کے قصے اس باب میں مشہور ہیں کہ بہت دبدبہ ہیبت شوکت اور لشکر کے ساتھ آئے تھے آخر الامر فرمانبردار ہوکر گئے۔

معجزہ چہل ونہم آب و آتش و شمشیر بر ذات آنحضرت قادر نبوذند چنانچہ آزمودن میر ذوالنون کہ شمشیر کشیدہ آزمودہ مشہور است ۔

معجزہ پنجاہ آں کہ چوں حضرت امیر امیراں پیر پیراں حضرت میراں علیہ السلام بطواف کعبۃ اللہ از امر اللہ آمدند آنگاہ شاہنشاہ ولایت پناہ قبلہ گاہ بمیاں شاہ نظامؓ پرسیدند کہ شما اول مرتبہ بکعبۃ اللہ آمدہ بودند چہ نشان دیدہ اند واکنوں چہ نسبت میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہ عرض کردند کہ میرانجی اول بار کعبۃ اللہ را سوائے صاحب دیدہ بودم و ایں بار با صاحب دیدیم باز فرمودند کہ میاں شاہ نظامؓ چیزی می بیند گفتند آری میرانجی کعبۃ اللہ گرداگرد حضرت میراںؑ می گردد و می گوید کہ فلیعبدوا رب ہذا البیت ۔

معجزہ پنجاہ ویکم آں کہ یک روز بندگی میاں شاہ دلاورؓ حضرت میراں علیہ السلام را وضو می کنانیدند دراں حال عرض کردند کہ میرانجی ہر قطرۂ وضو کہ از ریش مبارک می چکد میگوید کہ ہذا مہدی موعود و ہذا خلیفۃ اللہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ آری ہر جا کہ بندہ می گردد ہمہ مخلوقات ذرہ ذرہ ندا می کند فاما ہر کرا گوش درونی دادہ او می شنود چنانچہ شمارا است ۔

معجزہ پنجاہ ودوم آں کہ روز حضرت امام علیہ السلام غسل جمعہ می کردند و میاں شیخ بھیکؓ آب می انداختند وی شنیدند کہ ہر قطرہ آب کہ از تن مبارک چکیدی میگفتی کہ خدائے

انچاسواں معجزہ وہ ہے کہ پانی آگ اور شمشیر امامؑ کی ذات مبارک پر قادر نہ ہوتے تھے چنانچہ میر ذوالنون کا آزمانا کہ شمشیر کھینچ کر جو آزمایا وہ مشہور ہے ۔

پچاسواں معجزہ وہ ہے کہ جب حضرت امیر امیراں پیر پیراں حضرت میراںؑ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کعبۃ اللہ کے طواف کے لئے آئے اُس وقت شاہنشاہ ولایت پناہ قبلہ گاہ نے شاہ نظامؓ سے دریافت فرمایا کہ تم اوّل مرتبہ کعبۃ اللہ کو آئے تھے کیا نشان دیکھے اور اب کیا کیفیت ہے ۔ میاں شاہ نظامؓ نے عرض کیا کہ میرانجی اول بار کعبۃ اللہ کو بغیر مالک کے دیکھا تھا اور اب ہم مالک کے ساتھ دیکھتے ہیں ۔ پھر فرمایا کہ میاں شاہ نظامؓ کچھ دیکھتے ہو تو کہا ہاں میرانجی کعبۃ اللہ حضرت میراںؑ کے اطراف پھر رہا ہے اور کہتا ہے کہ پس بندگی کرو اس گھر کے پروردگار کی ۔

اکاونواں معجزہ وہ ہے کہ ایک روز بندگی میاں شاہ دلاورؓ حضرت امامؑ کو وضو کروا رہے تھے اُس وقت عرض کئے کہ میرانجیؑ وضو کا ہر ایک قطرہ جو ریش مبارک سے ٹپکتا ہے کہتا ہے کہ یہ مہدی موعودؑ ہے اور یہ خلیفۃ اللہ ہے ۔ حضرت امامؑ نے فرمایا کہ ہاں جس جگہ کہ بندہ پھرتا ہے تمام مخلوقات ذرہ ذرہ ندا کرتا ہے کہ ولیکن جس کسی کو اندرونی کان حق تعالیٰ نے دیا ہے وہ سنتا ہے جیسا کہ تمہارے لئے (اندرونی کان دیئے گئے ہیں) ۔

باونواں معجزہ وہ ہے کہ ایک روز حضرت امامؑ جمعہ کا غسل فرماتے تھے اور میاں شیخ بھیکؓ پانی ڈالتے تھے اور سنتے تھے ہر ایک قطرہ پانی کا جو تن سے ٹپکتا تھا کہتا تھا کہ ہم خدائے تعالیٰ کا شکر کرتے

را شکر میگوئیم که ما را براندام مبارک صاحب الزمان مشرف ساختند۔

معجزہ پنجاہ وسوم آن کہ روزی حضرت میراںؑ علیہ السلام وضو می ساختند بی بی فاطمہؓ آب می ریختند دراں حال چغدی آمدہ نشستہ آواز کرد بی بی فاطمہؓ عرض کردند کہ میرانجی خلق میگوید کہ ایں جانور در زمانۂ پیشین آدمیاں بودند چغد بمجرد گفتن ایں قال برزبان حال در آمد و گفت کہ اے مہدی موعود آنچہ بی بی فاطمہؓ میگویند چنیں نیست ما پیشتر آدمیاں نبودیم حضرت میراں علیہ السلام تبسم کردہ فرمودند کہ بی بی فاطمہؓ چغد چنیں می گوید۔

معجزہ پنجاہ وچہارم آں کہ وقتی بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ در بیاباں راہ جہت استغراق حق پس ماندہ بودند کہ دراں میاں ہمہ کس برفتند و ایشاں ہرچند کہ بجستند اما بسبب بسیاری کاہ و درختاں صحبت را نیافتند با دو رفیقاں دراں ویرانہ تا سہ روز گرسنہ و حیراں بودند ناگاہ مردی سفید ریش گوسپندی فربہ ذبح کردہ و پوست کندہ پیش آوردہ گفت کہ ایں شمارا خدا تعالیٰ رسانیدہ است پس بندگی میاںؓ با ہر دو رفیقاں آں گوسپند را خرچ کردند بعدہ ہموں مرد گفت کہ ازیں راہ قافلہ شما رفتہ است چوں بندگیمیاں رضی اللہ عنہ بہماں راہ رواں شدند ناگہاں آوازی شنفیدند کہ از ہر دو جانب از جمادات و نباتات می آید ھذا المہدی موعود ھذا خلیفۃ اللہ پس بندگی میاںؓ محض بسبب ایں آواز التفات چپ و راست نکردہ بحضرت میراں علیہ السلام رسیدند۔

ہیں کہ ہم کو صاحب الزماں[۱] کے جسم مبارک پر مشرف کیا۔

ترپن واں معجزہ وہ ہے کہ ایک روز امامؑ وضو فرماتے تھے۔ بی بی فاطمہؓ پانی ڈالتے تھے۔ اس وقت ایک چغد آکر بیٹھا اور آواز دیا بی بی فاطمہؓ نے عرض کی کہ میرانجی خلق کہتی ہے کہ یہ جانور اگلے زمانے میں آدمی تھے۔ یہ بات کہتے ہی چغد زبان حال میں آیا اور کہا اے مہدی موعود بی بی فاطمہ جو کچھ کہتی ہیں ایسا نہیں ہے ہم پہلے آدمی نہیں تھے۔ حضرت امامؑ نے مسکرا کر فرمایا کہ بی بی فاطمہؓ چغد ایسا کہتا ہے۔

چون واں معجزہ وہ ہے کہ ایک وقت بندگی میاں سید خوندمیرؓ راستہ میں حق کی محویت کی وجہ سے امامؑ کے پیچھے رہ گئے تھے کہ اس اثنا میں تمام صحابہؓ چلے گئے اور بندگیمیاںؓ نے بہت کچھ تلاش کیا لیکن گھاس اور درختوں کی کثرت کی وجہ سے ساتھیوں کو نہیں پایا دو رفیقوں کے ساتھ اس ویرانہ میں تین روز تک بھوکے اور حیران تھے یکایک ایک مرد سفید ریش ایک موٹے بکرے کو ذبح کرکے پوست نکالکر بندگیمیاںؓ کے سامنے لاکر کہا کہ یہ تم کو خدائے تعالیٰ نے بھیجا ہے پس بندگیمیاںؓ نے دونوں رفیقوں کے ساتھ بکرے کو خرچ فرمایا اس کے بعد اسی مرد سفید ریش نے کہا کہ اس راستہ سے تمہارا قافلہ گیا ہے جب بندگی میاںؓ اسی راستہ سے روانہ ہوئے تو یکایک ایک آواز سنی کہ دونو جانب سے جمادات اور نباتات سے آتی ہے کہ یہ مہدی موعودؑ ہے یہ اللہ کا خلیفہ ہے پس بندگیمیاںؓ محض اس آواز پر سیدھے اور بائیں جانب توجہ نہ کرکے امامؑ کے حضور پہنچے۔

۱؎ صاحب الزماں لقب ہے امام محمد مہدی علیہ السلام کا از غیاث (ملاحظہ ہو لغات کشوری)

معجزۂ پنجاہ و پنجم آں کہ چوں حضرت میرانؑ در مملکت خراساں تشریف فرمودند در ہمہ ملک و شہر ایں خبر منتشر گشت کہ سیدی از ہند آمدہ دعویٰ مہدیت می کند کہ من مہدی موعود ہستم تصدیق من بر ہمہ کس فرض است از استماع ایں خبر عہدہ دار بحال جباریت آمدہ فوج خود را برای غارت و تاراج آنحضرتؑ فرستاد حضرت میرانعلیہ السلام با یاران خود با استقامت تمام نشستہ بودند یاران رخصت مقابلہ خواستند حضرت میرانؑ فرمودند کہ بندہ تابع فرمان رب العالمین است من تابع فکر کسی یا فکر خود نہ ام صبر کنید اگر دنبال من ہستید اتباع ما بکنید آخرالامر یاران بحکم عالی تسلیم شدہ شمشیرہا مع کالای پیش آنحضرتؑ نہادند پس کسان عہدہ دار شمشیرہا با ہمہ متاع فقرا کہ بودہ ہمہ بردند و بر سر ہر یکی گوشہ ہای کمان نہادہ مقرر کردند کہ ایں ہمہ کس را علی الصباح اسیر خواہیم کرد در ہماں شب آں عہدہ دار حضرت رسالت پناہؐ را در خواب دید کہ حضرت نیزہ در دست گرفتہ بر سینہ استادہ می فرمایند کہ تو از فرزند من مہدی موعودؑ بی ادبی کہ کردہ آں ہمہ با ذات من است و در غضب آمدہ سریرش را زیر و زبر کردہ او را از بر سریر بر خاک انداختند چوں از آں دہشت پر وحشت بیدار شد خود را بموجب واقعہ یافت از الم و درد شکم چناں بود گویا کہ وقت موت رسیدہ است از خاک برداشتند و ہر چند کہ درمان نمودند ہیچ گونہ امان نیافتہ آخرالامر گفت کہ ہماں ثمرہ است کہ دی روز کاشتم اکنوں پیش آنحضرتؑ برید کہ تیر جاں گیر آں امیر را بجز اندست او تدبیر نشاید کہ

پچپن واں معجزہ وہ ہے کہ جب حضرت امامؑ خراسان کی سلطنت میں تشریف لے گئے تمام ملک اور شہر میں یہ خبر پھیل گئی کہ ایک سید ہند سے آکر مہدیت کا دعویٰ کرتا ہے کہ میں مہدی موعود ہوں میری تصدیق تمام لوگوں پر فرض ہے۔ اس خبر کو سن کر عہدہ دار تشدد پر آمادہ ہو کر اپنی فوج کو امامؑ کو لوٹنے اور تاراج کرنے کیلئے بھیجا۔ حضرت امامؑ اپنے صحابہؓ کے ساتھ کامل استقامت سے بیٹھے ہوئے تھے صحابہؓ نے مقابلہ کی اجازت چاہی حضرت امامؑ نے فرمایا کہ بندہ رب العالمین کے فرمان کا تابع ہے کسی کی فکر اور اپنی فکر کا تابع نہیں۔ اگر تم میرے ساتھ ہو ہماری اتباع کرو۔ آخرالامر صحابہؓ نے حکم عالی کے موافق شمشیریں معہ سامان امامؑ کے حضور میں پیش کردیا پس عہدہ دار کے لوگ شمشیریں اور جو کچھ فقراء کی متاع تھی سب لے گئے اور ہر ایک کے سر پر کمان کے کونے رکھ کر گن لئے کہ ان سب اشخاص کو سویرے قید کریں گے اسی رات میں وہ عہدہ دار حضرت رسالت پناہؐ کو خواب میں دیکھا کہ آنحضرتؐ دست مبارک میں نیزہ لئے ہوئے سینہ پر کھڑے ہوئے فرماتے ہیں کہ تم نے میرے فرزند مہدی موعودؑ سے بے ادبی کی وہ سب بے ادبی میری ذات سے کی ہے اور غضب میں آکر اس کے تخت کو زیر و زبر فرما کر اس کو تخت کے نیچے ڈالدیا جب وہ عہدہ دار اس دہشت پر وحشت سے ہشیار ہوا تو خود کو واقعہ کے مطابق پایا رنج اور درد شکم ایسا تھا گویا کہ موت کا وقت قریب آگیا ہے۔ لوگوں نے اس کو زمین سے اٹھایا اور جس قدر علاج کئے مرض میں کچھ افاقہ نہ پایا آخرالامر عہدہ دار نے کہا کہ یہ وہی ثمرہ ہے کہ گذشتہ روز بویا تھا اب حضرت امامؑ کے حضور میں لے چلو کہ اس امیر کی بد دعا کی تیر جاں گیر کے لئے اس کے

عاجزی ما دیدہ عفو فرمایند پس بصد عجز و زاری بہزار ملامت و خواری بر در آنحضرتؑ آوردہ افگندند امام علیہ السلام فرمودند کہ ما چہ کنیم ہیچ ادویہ نمیدانیم بندگی میاں نظامؓ عرض کردند کہ ایں ذات عالی صفات را خدائے تعالیٰ رحمۃ للعالمین گردانیدہ است بریں نادان ہم رحمت فرمایند بعدہٗ آنحضرتؑ پسخوردہ آب بدادند چوں کہ بنوشید در ہماں لحظہ بصحت رسیدہ برخاستہ پابوس شدہ عذر تقصیر گذشتہ خواستہ عرض کردند کہ دیروز آنچہ از خادمان خدام فوت شدہ باشد بفرمائید تا ہمہ تفحص کردہ آوردہ شود آنحضرتؑ فرمودند کہ از آں ما ہیچ فوت نشدہ است چیزیکہ ما را می باید ہست یعنی ذکر دوست و فکر وصال او پس آں عہدہ دار تصدیق نمودہ و تلقین شدہ برفت۔

معجزہ پنجاہ و ششم آنکہ قبل از اظہار مہدیت در ہر شہریکہ آمدند ندا از غیب دراں شہر شدی کہ مہدی موعود آمدہ است و کساں شہر با یاران میرانؑ می پرسیدند کہ ایشاں مہدی موعود اند روزی میاں سید سلام اللہؓ بحضرت اعلیٰ پرسیدند کہ میرانجیو ہر کسی مرا می پرسد گاہی میرانؑ باایں معنی مرا سرفراز نمی گردانند آیا کسی از ذات شما فاضل است حضرت میرانؑ تبسم کردہ فرمودند کہ خدائے تعالیٰ از مہدیؑ فاضل است۔

معجزہ پنجاہ و ہفتم آں کہ شاہ رکن مجذوبؒ کامل بودند ایشاں شہادت مہدیت دادہ اند چنانچہ معاملہ منکراں کہ برائے بشارت نزد یک شاہ رکن آمدہ بودند و جواب شاہ مشار الیہ خافی

ہاتھ کے بغیر کوئی تدبیر نہیں ممکن ہے کہ ہماری عاجزی کو دیکھ کر قصور معاف فرمائیں پس بصد عجز و زاری و بہزار ملامت و خواری حضرت امامؑ کے دروازے پر لا کر ڈال دیئے امامؑ نے فرمایا کہ ہم کیا کر سکتے ہیں۔ کوئی دوا نہیں جانتے۔ بندگی میاں نظامؓ نے عرض کیا اس ذات عالی صفات کو خدائے تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین کیا ہے اس نادان پر بھی رحمت فرمائیں۔ اس کے بعد حضرت امامؑ نے پانی کا پسخوردہ عنایت فرمایا جوں ہی پسخوردہ پیا اسی لحظہ تندرست ہو کر اٹھا اور قدم بوس ہوا تقصیر گذشتہ کی معافی چاہ کر عرض کیا کہ گذشتہ روز آپ کے خادموں کی جو چیز فوت ہوئی فرمائیں تاکہ تمام چیزیں تلاش کرکے لائی جائیں۔ حضرت امامؑ نے فرمایا کہ ہماری ملک سے کوئی چیز فوت نہیں ہوئی۔ جو چیز کہ ہم کو چاہیئے وہ موجود ہے یعنے دوست کا ذکر اور اس کے وصال کی فکر پس اس عہدہ دار نے تصدیق کی اور تربیت ہو کر گیا۔

چھپن واں معجزہ وہ ہے کہ دعوئ مہدیت کے اظہار کے پہلے ہی جس شہر میں کہ امامؑ تشریف لے گئے اس شہر میں غیب سے آواز آتی کہ مہدی موعود آیا ہے۔ شہر کے لوگ امامؑ کے صحابہؓ سے پوچھتے تھے کہ یہ مہدی موعود ہیں۔ ایک روز میاں سلام اللہؓ نے امامؑ سے پوچھا کہ میرانجیو! ہر شخص مجھ سے پوچھتا ہے کبھی امامؑ مجھ کو اس معنیٰ سے سرفراز نہیں فرماتے ہیں کہ آیا کوئی تمہاری ذات سے فاضل ہے۔ حضرت امامؑ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ مہدیؑ سے فاضل ہے

ستاون واں معجزہ وہ ہے کہ شاہ رکن مجذوبؒ کامل تھے انہوں نے امام مہدی موعود کی مہدیت کی شہادت دی ہے۔ چنانچہ منکروں کا معاملہ کے شاہ رکنؒ کے پاس بشارت کے لئے آئے تھے اور جواب شاہ مذکورؒ کا (جو منکروں کو دیا ہے) پوشیدہ نہیں ہے یہ معجزہ ظاہر

نیست هذه معجزة ظاهرة لان شهادة
الکاملین حجة باهرة للمومنین

معجزهٔ پنجاه و هشتم آں که چوں حضرت میراں علیه السلام قدم سعادت بخانه ملا معین الدین که شهر استاد پیراں پٹن بود فرمود سلام گویانیدند ملا حیله در پیش کرده بر دیوار سوار شده گویانید که ملا بطرف صحرائی سواری کرده اند حضرت میراںؑ تبسم کرده فرمودند که ملا بر چنیں مرکب سوار شده اند که به منزل هرگز نخواهد رسید هذه معجزة الانبیاء که از فرمان تعالیٰ خبر غیب داده۔

معجزهٔ پنجاه و نهم آں که در میان راه خراسان چند منزل آب نبود یاراں معلوم کردند که آب یافته نمی شود بعده بحکم الله تعالیٰ ابری پر آب بر سر اصحاب امام اولوا الالباب پیدا شده باراں به بارید همه صحرائے پر آب گردانید هر یکی بمراد خویش ازاں آب سیراب شدند تا چند روز راه که بی آب بود دریں مانند حقتعالیٰ عطا فرمودی هر وقتیکه حاجت آب شدی بقدر حاجت باراں باریدی همه مغاک ها پر شدی تا که امام الابرار بر زمین آب دار رسیدند۔

معجزهٔ شصتم آں که بهر منزل و مقام که آنحضرت فرود آمدی تمام شب گرداگرد دائره حصار مس شدی حضرت میراںؑ هیچکس ازیں معنی آگاه نکرده بودند یک شب مرکب میاں حیدر مهاجر رضی الله عنه از جائے رها شده رفت ایشاں بر خاسته درجستجوی بهر طرف که روی می آوردند راه نیافتند بعده پیش حضرت میراں آمده قصهٔ خود معلوم کردند

ہے۔ اس لئے کہ کاملین کی شہادت حجت باہرہ ہے مومنوں کے لئے۔

اٹھاونواں معجزہ وہ ہے کہ جب حضرت امامؑ ملا معین الدین کے گھر جو پیراں پٹن شہر کا استاد تھا تشریف لے جاکر سلام کہلائے تو ملا حیلہ کرکے دیوار پر سوار ہوکر کہلایا کہ ملا سوار ہوکر جنگل کی طرف گئے ہیں حضرت امامؑ نے مسکرا کر فرمایا کہ ملا ایسے مرکب پر سوار ہوئے ہیں کہ ہرگز منزل کو نہیں پہنچیں گے یہ انبیاء کا معجزہ ہے کہ خدا کے فرمان سے غیب کی خبر دی ہے۔

انسٹھواں معجزہ وہ ہے کہ خراسان کے راستہ میں چند منزل پانی نہ تھا صحابہؓ نے معلوم کیا کہ پانی نہیں ملتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے پانی سے بھرا ہوا ابر امام اولوالالبابؑ کے صحابہؓ کے سر پر ظاہر ہوا بارش ہوئی تمام جنگل کو پانی سے بھر دی ہر شخص اپنی خواہش کے موافق اس پانی سے سیراب ہوا یہاں تک کہ اور چند روز کا راستہ جو بغیر پانی کے تھا اسی طرح حقتعالیٰ کی عطا سے جس وقت کہ پانی کی ضرورت ہوتی بقدر حاجت بارش ہوکر تمام گڑھے بھر جاتے رہے یہاں تک کہ امام الابرار آبدار زمین پر پہنچے۔

ساٹھواں معجزہ وہ ہے کہ جس منزل اور جس مقام پر کہ حضرت امامؑ قیام فرماتے تمام رات دائرہ کے اطراف قدرۃً تانبے کا حصار ہوجاتا تھا حضرت امامؑ نے کسی کو اس معنی سے آگاہ نہیں فرمایا تھا ایک رات میں میاں حیدر مہاجرؓ کا مرکب اپنی جگہ سے نکل کر چلے گیا۔ میاں حیدرؓ اس کی تلاش میں جس طرف جانے کا رخ کرتے راستہ نہیں پاتے تھے اس کے بعد حضرت

وگفتند که هر طرف که میرفتیم مانند حصار می یافتیم آنحضرتؑ همان روز واضح کرده فرمودند که هر جای که ما فرود می آئیم تمام شب حصار مس گرداگرد این جماعت خدائتعالی می سازد باید که هیچکس در شب تا صبح کاذب اراده بیرون رفتن نکند۔

معجزۂ شصت ویکم

آن که روزی حضرت میرانؑ علیہ السلام طرف صحرائی ولب جوی آب روان برای طہارت میرفتند میاں سید سلام اللہؓ ہمراہ بودند آنحضرتؑ تبسم کردہ فرمودند کہ میاں سید سلام اللہؓ در دل شما چہ می گزرد میاں مذکور عرض کردند کہ میرانجی علماء میگویند علامت مہدی آنست بہر جا کہ مہدیؑ گذر کند کوہ ہا طلا گردد و دفائن زمین جوش کردہ بیروں آیند و مہدیؑ آنرا بمردماں بخش نماید حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ شمارا با ازینہا چہ می باید ایشاں گفتند کہ من شنیدہ ام نقل میکنم آنحضرتؑ چوں از طہارت فارغ شدہ آمدند فرمودند کہ بہ بنید ہمیں کہ چہ می بنید کہ کوہ ہا از زر گشتہ و ریگ آں جوی جواہر شدہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند اینچہ بہ شما درکار است بگیرید و بہ یاراں نیز خبر کنید کہ ہر کرا اموال درکار باشد بگیرد میاں سید سلام اللہؓ عرض کردند کہ مرا ہیچ درکار نیست اگر بفرمایند برای نمودن یاراں اندکی بگیرم آنحضرت علیہ السلام فرمودند کہ یکبار بگیرید میاں سید سلام اللہؓ مشت پر کردہ در جامہ بستہ و این ہمہ ماجرا پیش یاراں گفتہ گرہ کشادند جواہر ماندہ بود چنانچہ از دست مبارک حضرت میرانؑ صادر گشت میاں سید سلام اللہؓ ہمہ مہاجراں مرد و

امامؑ کے حضور میں حاضر ہوکر اپنا قصہ عرض کیا اور کہا کہ جس طرف جاتا ہوں حصار کے مانند پاتا ہوں امامؑ نے اسی روز واضح کرکے فرمایا کہ جس جگہ کہ ہم قیام کرتے ہیں خدا تعالیٰ اس جماعت کے اطراف تمام رات تانبے کا حصار بنا دیتا ہے چاہیئے کہ کوئی شخص رات میں صبح کاذب تک باہر جانے کا ارادہ نہ کرے۔

اکسٹھواں معجزہ

وہ ہے کہ ایک روز حضرت امامؑ جنگل کی طرف اور ندی کے کنارے طہارت کے لئے تشریف لے جاتے تھے میاں سید سلام اللہؓ ہمراہ تھے۔ آنحضرتؑ نے مسکرا کر فرمایا کہ میاں سید سلام اللہؓ تمہارے دل میں کیا گزرتا ہے میاں مذکورؓ نے عرض کیا میرانجی علماء کہتے ہیں علامت مہدیؑ کی وہ ہے جس جگہ سے کہ مہدی جائے (وہاں کے) پہاڑ سونا ہو جائیں زمین کے خزانے جوش کرکے باہر آجائیں اور مہدیؑ اُن کو لوگوں کو عطا کرے۔ حضرت امامؑ نے فرمایا کہ کیا تم کو ان میں سے چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ میں ایسا سُنا ہوں نقل کرتا ہوں حضرت امامؑ طہارت سے فارغ ہوکر آئے فرمایا کہ دیکھو! ساتھ ہی کیا دیکھتے ہیں کہ پہاڑ سونے کے ہوگئے اور ندی کی ریت جواہر بن گئی۔ حضرت امامؑ نے فرمایا جو کچھ تم کو درکار ہے لے لو اور صحابہ کو بھی اطلاع کرو کہ جس کسی کو مال کی ضرورت ہے لیلے۔ میاں سید سلام اللہؓ نے عرض کیا کہ مجھ کو کوئی چیز درکار نہیں اگر فرماتے ہیں تو صحابہ کو دکھانے کے لئے کچھ لیتا ہوں آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ایک بار لو۔ میاں سید سلام اللہؓ نے مٹھی بھر کر کپڑے میں باندھ لی اور یہ تمام ماجرا صحابہ کے روبرو بیان کرکے گرہ کھولا جواہر تھے جیسا کہ آنحضرتؑ کے معجزۂ مبارک سے صادر ہوا تھا۔ میاں سید سلام اللہؓ نے تمام مہاجرینؓ مرد و عورتوں کو کہا کہ حضرت امامؑ فرماتے ہیں کہ جس کسی کو مال

وزناں را گفتند کہ حضرت میراںؑ مقرر یابند کہ ہر کرا مال
در کار باشد رفتہ بگیرد ہمہ کساں بیک زبان گفتند کہ
مارا بغیر از ذات باری تعالیٰ ہیچ نشاید ایں حقیقت بحضرت
میراںؑ رسانیدند حضرت میراںؑ فرمودند ہر کہ طالب مال
باشد بخدا تعالیٰ نرسد و ہر کہ طالب خدا تعالیٰ باشد مال نخواہد
پس مہدی مال از زمین بر آوردہ کرا دہد علماء از ماہیت
اصلی محروم اند مال زمین بر آوردہ بمردماں دادن و گمراہ
کردن صفت دجال است مراد حدیث آنست کہ
ولایت مقیدہ محمدی را آشکارا کند و معانی قرآن کہ
در حضور حضرت رسول نشدہ بیان نماید و فتوح بیگمان
را قسمت کند کہ طالبان خدائے تعالیٰ ازاں امداد
یابند ۔

معجزۂ شصت و دوم آں کہ در راہ ٹھٹھہ جائی فرود آمدہ بودند
یارانؓ مرکب ہای خود را در بستن اہمال کردند مرکب
ہا در زراعت کسی در آمدند صاحب زراعت فریاد
پیش حاکم برد حاکم نزد آنحضرت آمدہ گفت کہ
صفت مہدی موعودؑ آنست کہ گوسفند و شیر یکجا می
باشد و یکی بدیگری غلبہ نکند و مرکب ہای شما زراعت
مرا رغبت می کنند آنحضرتؑ فرمودند کہ تفحص کنید
انچہ خوردہ باشند عوض آں از ما بگیرید حاکم کساں
خود را فرستاد خبر گرفت مرکب ہا ہیچ نخوردہ بودند
گویا کہ دہن ایشاں کسی بستہ است ایں خبر حاکم
شنیدہ تعجب نمودہ خود رفتہ تفحص کرد چوں ایں
صورت بچشم خود معائنہ کرد تصدیق نمود و اکثر
مردمان آنجائی تصدیق کردند ۔

کی ضرورت ہو جا کر لے لے ۔ تمام صحابہؓ نے بیک زبان
کہا کہ ہم کو ذات باری تعالیٰ کے بغیر کوئی چیز نہیں چاہیئے
یہ حقیقت حضرت امامؑ کے حضور میں پہنچائی گئی ۔ آنحضرتؑ
نے فرمایا جو شخص مال کا طالب ہو خدائے تعالیٰ کو نہ پہنچے
اور جو شخص خدائے تعالیٰ کا طالب ہو مال نہ چاہے پس
(جب طالبان خدا مال نہیں چاہتے ہیں تو) مہدیؑ مال
زمین سے نکال کر کس کو دے ۔ علماء اصلی ماہیت سے
محروم ہیں ۔ مال زمین سے نکال کر لوگوں کو دینا اور گمراہ کرنا
دجال کی صفت ہے ۔ حدیث کی مراد وہ ہے کہ مہدیؑ
ولایت مقیدہ محمدیؐ کو آشکارا کرے اور جو معانی قرآن
حضرت رسولؐ کے حضور میں نہوئے بیان کرے اور خدا
کی راہ بے گمان پہنچی ہوئی چیز کی سویت کرے تا کہ طالبان
خدائے تعالیٰ اس سے مدد پائیں ۔

باسٹھواں معجزہ وہ ہے کہ امامؑ نے ٹھٹھہ کے راستہ
میں قیام فرمایا تھا صحابہؓ اپنی سواری
کے جانوروں کو باندھنا بھول گئے لہٰذا جانور کسی کی زراعت
میں چلے گئے صاحب زراعت نے حاکم کے روبرو فریاد
کی حاکم نے آنحضرتؑ کے پاس آکر کہا کہ مہدی موعودؑ کی صفت
وہ ہے کہ باگ بکری ایک جگہ رہیں اور ایک دوسرے
پر غلبہ نہ کریں حالانکہ تمہاری سواری کے جانور میری زراعت
کی رغبت کرتے ہیں ۔ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ تحقیق کرو جو
کچھ جانوروں نے کھایا ہے اس کا معاوضہ ہم سے لو ۔ حاکم
نے اپنے لوگوں کو بھیجکر دریافت کروایا جانور کچھ بھی نہیں
کھائے تھے گویا کہ ان کے منھ کو کسی نے باندھ دیا ہے
حاکم یہ خبر سُن کر تعجب کر کے خود جا کر تحقیق کیا جب یہ
صورت بچشم خود دیکھ لیا تو خود امامؑ کی تصدیق کیا اور وہاں
کے اکثر لوگوں نے بھی تصدیق کرلی ۔

معجزۂ شصت وسوم آں کہ چوں حضرت میراںؑ اثنا ٹھٹھ بفرمان رحمان طرف خراسان رواں گشتہ جای رسیدند کہ دراں جادو راہ شدہ بود راہ امن بگروش سہ روز بود و راہ دیگر نزدیک و راست بود ولی از شیرہا و مارہا خراب شدہ بود ہیچ کس ازاں راہ خراب گذر نمی کرد یارانؓ ماہیت ہر دو راہ پیش ولایت پناہؑ عرض کردند فرمودند کہ خدای تعالی حافظ شما است از راہ راست بروید چوں بجای ماراں شب فرود آمدہ بودند علی الصباح بعضی برادراں برای طہارت قصد داشتہ برخاستند چہ بینند کہ مثل حصار چیزی حلقہ کشیدہ است خبر بحضرت میراںؑ کردند آنحضرتؑ فرمودند ایں مار کلاں از نسل آں مار است کہ در غار برای مشاہدۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توجہ آوردہ بود حقتعالی باں مار وعدہ دادہ بود کہ از نسل تو یکی را مشاہدہ مہدی موعودؑ خواہیم داد بدیں معنی ایں مار متوجہ شدہ است باید کہ ہیچ کس درمیان راہ او حائل نشود مبادا کہ زخم او باں کس برسد چنانچہ ابابکر صدیقؓ را رسیدہ بود چوں حضرت میراں علیہ السلام نزدیک آں مار آمدہ دیدار خود را نمودند و آب دہن مبارک سوی او انداختند مار آب دہن مبارک را از زمین برداشتہ کلہ بر زمین نہادہ رفت حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ مار مسلمان شدہ رفت۔

معجزۂ شصت وچہارم آں کہ روزی حضرت میراں علیہ السلام مابین عصر و مغرب بیان قرآن میفرمودند کہ جنّان

ترسٹھواں معجزہ وہ ہے کہ جب امامؑ اللہ تعالی کے فرمان سے ٹھٹھ سے خراسان کی طرف روانہ ہوئے ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں دو راستے ہو گئے تھے امن کا راستہ تین روز کی چکر کا تھا اور دوسرا نزدیک اور سیدھا تھا لیکن شیروں اور سانپوں سے خراب ہوگیا تھا۔ کوئی شخص اس خراب راستہ سے نہیں جاتا تھا صحابہؓ نے دونو راستوں کی ماہیت ولایت پناہؑ کے روبرو عرض کی فرمایا کہ خدائے تعالی تمہارا حافظ ہے سیدھے راستہ سے جاؤ۔ چونکہ سانپوں کی جگہ رات میں قیام کئے تھے سویرے بعضے صحابہؓ طہارت کا قصد کرکے اٹھے کیا دیکھتے ہیں کہ حصار کی طرح کوئی چیز حلقہ کی ہوئی ہے حضرت امامؑ کو اس کی خبر دی آنحضرتؑ نے فرمایا کہ یہ بڑا سانپ اس سانپ کی نسل سے ہے جو غار میں رسول اللہ صلعم کے مشاہدہ کے لئے متوجہ ہوا تھا حقتعالی نے اس سانپ سے وعدہ کیا تھا کہ تیری نسل سے ایک کو ہم مہدی موعودؑ کا مشاہدہ کروائیں گے اس منشاء سے یہ سانپ متوجہ ہوا ہے چاہیئے کہ کوئی شخص اس کے راستہ میں حائل نہو ایسا نہو کہ اس سے کسی کو زخم پہنچے جس طرح سے کہ ابابکر صدیقؓ کو زخم پہنچا تھا جب حضرت امامؑ نے اس سانپ کے نزدیک آکر اس کو اپنا دیدار دکھایا اور اپنے دہن مبارک کا لعاب اس کی طرف ڈالا تو سانپ دہن مبارک کے لعاب کو زمین سے اٹھا لیا کلہ زمین پر رکھ کر چلا گیا حضرت امامؑ نے فرمایا کہ سانپ مسلمان ہوکر گیا۔

چوسٹھواں معجزہ وہ ہے کہ ایک روز حضرت امامؑ عصر اور مغرب کے درمیان قرآن کا بیان فرماتے تھے۔ جنات راستہ سے جاتے

راہ گزراں می رفتند چوں بیان قرآن شنیدند استادہ
شدہ استماع نمودند وقتیکہ حضرت میراںؑ از بیان
فارغ شدند ہمہ مجمع آمدہ ملاقات کردہ تصدیق نمودند
وتلقین شدہ رفتہ در قوم خود خبر رسانیدند بعدہٗ بسیار
جناں آمدہ بہ آں حضرت ملازمت نمودہ تصدیق
کردہ رفتند ھذا ارصاص معجزۃ ظاھرۃ مثل معجزۃ النبیؐ

معجزہ شصت و پنجم آنکہ بور شہر فرہ عنقریب وصال حبیب ذوالجلال

بعد از ادائی نماز جمعہ در مسجد جامع در مجمع علماء وصلحاء
نیت وتر با آواز بلند فرمودند از آں مجمع یکی علماء کلاں
گفت کہ اگر ایں سید مہدی موعودؑ است بہ جمعہ دیگر
نخواہد آمد کہ من در حدیث دیدہ ام کہ حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمچنیں وتر ادا کردند
وقبل از آمدن جمعہ ازیں عالم رحلت فرمودند آخر الامر
وصال آنحضرتؑ قبل از جمعہ ہمدریں ہفتہ شدہ
است کما لا یخفی علی المصدقین

معجزہ شصت و ششم آں کہ بعد از وصال حبیب ذوالجلال میراں

اہل فرح واہل ریچ کہ ہر دو مصدقان آنحضرتؑ
بودند برای داشتن امامؑ ہر یکی در زمین خود خصومت
پیدا شد بنابراں بندگیمیراں سید محمودؓ و بندگیمیاں سید
خوندمیرؓ گفتند کہ نسبت ایں ذات و وراثت شماں
بمایاں برسد شمارا باایں چہ کار ہر جا کہ رضای
آنحضرتؑ باشد ہمانجا روضۂ مبارک می کنیم آخر
الامر جنازۂ آنحضرت درمیان ہر دو شہر استادہ ماند

تھے جب قرآن کا بیان سُننے کھڑے ہوکر سماعت کرنے
جس وقت حضرت امامؑ بیان سے فارغ ہوئے تو
تمام مجمع آکر ملاقات کرکے تصدیق کیا اور تربیت ہوکر
گئے اور اپنی قوم میں خبر پہنچائی بہت سے جن آکر آں
حضرتؑ کی تابعداری اختیار کرکے تصدیق کرکے گئے یہ
ہوگیا معجزہ ظاہرہ نبیؐ کے معجزہ کی طرح ۔

پینسٹواں معجزہ

وہ ہے کہ شہر فرح میں حبیب ذوالجلال امامؑ نے وصال کے
قریب جامع مسجد میں نماز جمعہ کی ادائی کے بعد علماء
وصلحاء کے مجمع میں بلند آواز سے وترکی نیت فرمائی
اس مجمع میں ایک بڑے عالم نے کہا کہ اگر یہ سیّد
مہدی موعودؑ ہے تو دوسرے جمعہ کو نہیں آئے گا کیونکہ
میں حدیث میں دیکھا ہوں کہ حضرت رسالت پناہؐ
نے بھی اسی طرح وتر ادا فرمائی اور جمعہ آنے سے پہلے
اس عالم سے رحلت فرمائی ۔ آخر الامر امامؑ کا وصال
دوسرا جمعہ آنے سے پہلے اسی ہفتہ میں ہوا ہے ۔ یہ
بات پوشیدہ نہیں ہے ۔ امامؑ کی تصدیق کرنے والوں
پر ۔

چھیاسٹواں معجزہ

وہ ہے کہ حبیب ذوالجلال امامؑ کے وصال کے بعد اہل فرح اور ریچ
کے درمیان جو امامؑ کی تصدیق کرنے والے تھے ہر ایک اپنی
زمین پر آنحضرتؑ کو رکھنے کے لئے خصومت پیدا ہوئی ۔
بندگی میراں سید محمودؓ اور بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے
کہاکہ آنحضرتؑ کی ذات کی نسبت اور آپ کی وراثت ہم
کو پہنچتی ہے تم کو اس سے کیا کام جس جگہ رکھنے کے لئے آں
حضرتؑ کی اجازت ہوگی ہم اسی جگہ روضۂ مبارک بنائیں
گے ۔ آخر الامر آنحضرتؑ کا جنازہ فرح و ریچ کے درمیان

بہیچ وجہ پیش و پس نمی شد ازیں معاملہ ہمہ یاران
گفتند کہ رضائے حضرت امام علیہ السلام ہمیں
جا است روضۂ مبارک آنحضرت ہمانجا کردند
ہٰذا معجزہ ظاہر للمصدقین۔

معجزہ شصت و ہفتم آں کہ در مقام جالور بوقت بیان شخصی
پیش آمدہ برای مروارید خود کہ گم کردہ بود بہ پرسید
کہ کجا اند حضرت میرانؑ فرمودند کہ سوختہ شوند
مروارید شما آنچہ خدائے تعالیٰ میفرماید بشنو آخر
الامر آں شخص در خانہ رفتہ چہ می بیند کہ مروارید
با متاع دیگر در گنج خانہ زمین کہ نہادہ بود ہمہ سوختہ
شد۔

معجزہ شصت و ہشتم آں کہ روزی حضرت میرانؑ
درمیان زنان پردہ بستہ
بیان می فرمودند کہ ایں دوہرہ خواندند دوہرہ

ایک سوتی سیج بلائے — ایک لالی لا بھلائے
ایک سیوا کرت نبھائے — دی کون سہاگن آہے
جو شہ مکھ دیکھن جاہے
بہا چاہے تو آرسی — مانجہ نہ رہا ہے آرسی
لاکی کائی ہونک دیکھا جائے

دراں میان یکی بی بی تو ترک دنیا آمدہ بود پردہ دراختہ
بحضرت معلی عرض رسانید کہ میراں جیو ہوں سہاگن
آہوں جو شہ مکھ دیکھن چاہوں دراں حال نزدیک
حضرت میراں یکی کنیزک استادہ بود۔ آنحضرت فرمودند
کہ بی بی شوخی بگذارید حق تعالیٰ ایں کنیزک را امید بداں
کنیزک در حال بیہوش شدہ بر زمین افتاد چندگاہ
اورا جذبہ حق بود۔

ٹھیر گیا۔ کچھ بھی آگے اور پیچھے نہوا۔ اس معاملہ کی بناء پر
تمام صحابہؓ نے کہا کہ آنحضرتؑ کی رضامندی اسی جگہ سے ہے
لہٰذا آنحضرتؑ کا روضہ مبارک اسی جگہ بنائیے۔ یہ معجزہ ظاہر
ہے امامؑ کی تصدیق کرنیوالوں کے لئے۔

سینسٹھواں معجزہ وہ ہے کہ مقام جالور میں بیان کے وقت امامؑ کے روبرو ایک
شخص آکر اپنے مروارید کے متعلق جو گم ہو گئے تھے پوچھا
کہ کہاں ہیں۔ امامؑ نے فرمایا جل جائیں تمہارے مروارید جو
کچھ خدا تعالیٰ فرماتا ہے سنو۔ آخر الامر وہ شخص گھر میں جاکر کیا
دیکھتا ہے کہ مروارید دوسری متاع کے ساتھ جو زمین کے
گنج خانہ میں رکھا تھا سب کے سب جل گئے۔

اڑسٹھواں معجزہ وہ ہے کہ ایک روز حضرتؑ عورتوں کے درمیان پردہ باندھ
کر بیان فرماتے تھے آپ نے یہ دوہرہ پڑھا۔

اس اثناء میں ایک بی بی نئی (حال میں) ترک دنیا کی ہوئی
آئی تھیں پردہ ہٹا کر امامؑ کے حضور میں عرض کیں کہ میراں جی
میں سہاگن بن کر آئی ہوں خدا کا دیدار چاہتی ہوں اس
وقت آنحضرتؑ کے نزدیک ایک باندی کھڑی تھی آں
حضرتؑ نے فرمایا کہ بی بی شوخی چھوڑو خدا تعالیٰ اس
باندی کو (اپنا دیدار) دیتا ہے وہ باندی اسی وقت
بیہوش ہو کر زمین پر گری تھوڑی دیر تک اس کو حق
کا جذبہ رہا۔

معجزۂ شصت ونہم آں کہ روزی در فرح بندگی ملک معروفؓ صحابہ کرام بندگی میاں نظام غالبؓ را گفتند شما چیزی خواندن میدانید میاں نظامؓ گفت آری اندک اندک خواندن میدانیم بعدہ ملک معروف فرمودند اگر چیزی بعد از مشغولی اندک اندک علم بہ بنیم میاں نظامؓ فرمودند خوب باشد ملک معروف گفتند کہ من ہیچ چہ می کنم بغیر از رخصت حضرت میراں نمی کنم بیائید رخصت بستانیم ہر دو صحابہ کرامؓ بدیں نیت پیش حضرت میراںؑ آمدند چونکہ پیش نظر شدند حضرت میراںؑ ناپرسیدہ ایشاں ایں رباعی بزبان مبارک خود خواندند

رباعی

علمی بطلب کہ با تو ماند۔ آں دم کہ تراز تو رہاند
تا علم فریضہ را نخوانی۔ تحقیق صفات حق ندانی

فرمودند کہ انچہ بندہ میگوید در عمل آرید تا بینا گردید۔

معجزۂ ہفتاد آں کہ روزی حضرت میراںؑ در وقت بیان قرآن در حق میاں مخدومؓ و میاں عزیز اللہؓ فرمودند کہ ہر دو را مقام ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ دادہ شدہ است اگر حیات بودی بیشتر باشند ولکن ایشاں سفر می کنند چونکہ از دعوت فارغ شدند آں ہر دو برادر با ہر یکی از برادراں دست بوسی کردہ وداع کردند یکی برادر بعد سوم روز نقل شد و برادر دومی بعد نہم روز وفات یافت سبحان اللہ انچہ بفرمودی بلا توقف واقع شدی۔

معجزۂ ہفتاد و یکم آں کہ حضرت میراںؑ فرمودند

انہترواں معجزہ وہ ہے کہ ایک روز فرح میں بندگی ملک معروفؓ جو صحابہ کرام سے تھے بندگی میاں نظام غالبؓ کو کہا کہ آپ کچھ پڑھنا جانتے ہو؟ میاں نظامؓ نے کہا ہاں تھوڑا تھوڑا پڑھنا جانتا ہوں اس کے بعد ملک معروفؓ نے فرمایا کہ اگر ذکر کے بعد ہم کچھ تھوڑا تھوڑا علم بھی دیکھیں میاں نظامؓ نے فرمایا بہتر ہوگا۔ ملک معروفؓ نے کہا کہ میں جو کام کرتا ہوں حضرت امامؑ کی اجازت کے بغیر نہیں کرتا ہوں چلو اجازت لے لیں دونو صحابہ کرامؓ اس نیت سے حضرت امامؑ کے حضور پہنچے جوں ہی نظر کے سامنے ہوئے آنحضرتؑ نے ان سے دریافت کئے بغیر یہ رباعی زبان مبارک سے پڑھی۔

ایسا علم طلب کر جو تیرے ساتھ رہے۔ وہ دم جو تجھ
کو تجھ سے رہائی دے جب تک تو علم فریضہ نہیں پڑھیگا
تحقیق حق کے صفات کو تو نہیں جانے گا۔

فرمایا کہ جو کچھ بندہ کہتا ہے عمل کرو تاکہ بینا ہو۔

سترواں معجزہ وہ ہے کہ ایک روز حضرت امامؑ نے قرآن کے بیان کے وقت میاں مخدومؓ اور میاں عزیز اللہؓ کے حق میں فرمایا کہ دونوں کو ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ کا مقام (منجانب اللہ) دیا گیا ہے۔ اگر زندگی ہوتی تو آگے بڑھتے لیکن یہ دونوں سفر کرتے ہیں چونکہ دعوت (کی سماعت) سے فارغ ہوئے وہ دونوں برادر ہر ایک سے دست بوسی کرکے رخصت ہوئے۔ ایک برادر کی رحلت تین دن کے بعد ہوئی اور دوسرے برادر نے نو روز کے بعد وفات پائی سبحان اللہ امامؑ جو کچھ فرماتے بلا توقف واقع ہوتا۔

اکہترواں معجزہ وہ ہے حضرت امامؑ نے فرمایا کہ حق

که تاثیر حق همچو ماه اول است که هر روز زیادت میشود و تاثیر بطلان همچو ماه چهاردهم است که هر روز نقصان میگردد تا بحدیکه غائب شود کما قال سبحانه و تعالی هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون (جزء ۱۰ رکوع ۱۱) صدق ما قال امام الاولین والآخرین آنچه فرموده بود همان شد حقتعالی حق را افزود چنانچه خافی نیست ۔

معجزہ ہفتاد و دوم آں کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ پس از بندہ تا قیامت فیض مہدی باشد صدق ما قال امام الاولین والآخرین علیہ السلام چنانچہ ظاہر است پیش ارباب یقین ۔

معجزہ ہفتاد و سوم آں کہ نقلست کہ در وقت حضرت میراں پسری در راہ خدائے تعالی پیش آنحضرت آمدہ و مادر آں پسر دستہا بر سینہ خود میزد و می گفت کہ آہ مہدی واہ مہدی پیش میراں عرض کردند کہ ہمچناں دیوانگی میکند حضرت میراں فرمودند کہ پس از من تا قیامت ایں چنیں مہدیاں باشند کہ در ہر خانہ دستہا بر سینہ زنند چنانچہ فرمودہ بودند ہمچناں شد کہ ہر روز بسیار مرداں از دنیا و ابناء دنیا گریزاں موافق فرمودہ مہدی یافتہ میشوند ۔

معجزہ ہفتاد و چہارم آں کہ نقلست حضرت میراں علیہ السلام فرمودند

کی تاثیر ہلال کے مانند ہے کہ ہر روز زیادہ ہوتا ہے باطل کی تاثیر چودھویں رات کے چاند کے مانند ہے کہ ہر روز گھٹتا ہے یہاں تک کہ غائب ہوجاتا ہے جیسا کہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا اسی نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر تاکہ اس کو غالب کرے ہر دین پر اگرچہ کہ بُرا لگے مشرکوں کو۔ امام الاولین والآخرین نے جو کچھ فرمایا سچ فرمایا (اس لئے کہ آپ نے جو کچھ فرمایا تھا وہی ہوا حقتعالی نے حق کو بڑھایا۔ چنانچہ یہ بات پوشیدہ نہیں۔

بہترواں معجزہ وہ ہے حضرت امامؑ نے فرمایا کہ بندہ کے بعد قیامت تک مہدی کا فیض رہیگا امام الاولین والآخرین علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا سچ فرمایا چنانچہ یہ بات ارباب یقین پر ظاہر ہے۔

تہترواں معجزہ وہ ہے نقل ہے کہ حضرت امامؑ کے وقت میں ایک شخص کا لڑکا خداتعالی کی راہ میں آنحضرتؑ کے حضور میں آیا اس لڑکے کی ماں سینہ پر ہاتھ مارتی تھی اور کہتی تھی کہ آہ مہدی واہ مہدی۔ آنحضرتؑ کے حضور میں عرض کئے کہ ایسی دیوانگی کرتی ہے تو حضرتؑ نے فرمایا کہ میرے بعد قیامت تک اسی طرح (خدا کی راہ میں آنے والے یعنی ترک دنیا کرنیوالے) مہدوی ہوں گے کہ ہر گھر میں سینہ پر ہاتھ ماریں گے امامؑ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ ہر روز بہت سے لوگ دنیا و ابناء دنیا سے بھاگنے والے امامؑ کے فرمان کے موافق پائے جاتے ہیں۔

چوہترواں معجزہ وہ ہے نقل ہے حضرت امامؑ نے فرمایا کہ میرے بعد قیامت تک

که پس از من تا قیام قیامت مهدیان شوند فصدق ما قال امام اولوالالباب چنانچه بر اولوالالباب خافی نیست ـ

معجزه هفتاد و پنجم آں که نیز نقلست که حضرت میراں علیه السلام فرمودند که چنانچه پس از مصطفی صلعم بعضی اولیاء الله شدند همچوں بایزید بسطامی و سلطان ابراهیم ادهم و شیخ جنید و شیخ شبلی رحمة الله علیهم همچناں بعد از مهدی و یاران مهدی علیه السلام اولیاء الله شوند فصدق ما قال المخبر الصادق که چنانچه فرموده بود همچناں دراں شاں یافت که در پیش بندگی ملک رضی الله عنه مثل بندگی میاں سید شهاب الدین و بندگیمیاں سید محمود رحمة الله علیهما شدند ـ

معجزه هفتاد و ششم آں که نیز نقلست که حضرت میراں علیه السلام در مقام فرح فرموده بودند با صحاب خویش معلوم می شود که مهدی و قوم وی را هیچ جائے مقام و مسکن نیست فصار ما قال علیه السلام آمنا و صدقنا

معجزه هفتاد و هفتم آں که یک زن کافره پیش حضرت میراں علیه السلام آمده پسخورده آب طلبید که از درد زه بسیار عاجز بود چونکه برای درد پسخورده آنحضرت نوشیده بود فی الحال صحت یافت قضاراً بعد چند مدت بمرد مشرکاں برای سوختن آں زن بسیار قصد کردند سوختن نتوانستند آخرش عاجز شده دفن کردند سبحان الله تاثیر پسخورده آنحضرت همچنیں بود و هذا من خصائص النبی صلی الله علیه وسلم

معجزه هفتاد و هشتم آں که نیز نقلست که همراه

مہدیاں (ہدایت یافتہ) ہوں گے۔ امام اولوالالباب ؑ نے جو کچھ فرمایا سچ فرمایا چنانچہ صاحبان عقل پر یہ بات پوشیدہ نہیں۔

پچہترواں معجزہ وہ ہے نیز نقل ہے کہ حضرت امام ؑ نے فرمایا کہ جیسا کہ مصطفی صلعم اور صحابہ مصطفی صلعم کے بعد بعضے اولیاء اللہ مثلاً بایزید بسطامی سلطان ابراہیم ادہم، شیخ جنید اور شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہم ہوئے اسی طرح مہدی ؑ اور صحابہ مہدی ؑ کے بعد اولیاء اللہ ہوں گے پس مخبر صادق جو کچھ فرمایا سچ فرمایا اس لئے کہ جیسا کہ فرمایا تھا اسی طرح مہدویوں میں پائے گئے کہ بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہ ؓ کی خدمت میں بندگیمیاں سید شہاب الدین شہاب الحق ؒ اور بندگیمیاں سید محمود سیدنجی خاتم مرشد ؓ ہوئے۔

چہترواں معجزہ وہ ہے نیز نقل ہے کہ حضرت امام ؑ نے مقام فرح میں فرمایا تھا کہ اپنے اصحاب ؓ سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی ؑ اور اس کی قوم (صحابہ ؓ) کے لئے کسی جگہ مقام اور مسکن نہیں ہے پس امام ؑ نے جو کچھ فرمایا تھا ویسا ہی ہوا آمنا و صدقنا۔

ستہترواں معجزہ وہ ہے کہ ایک کافرہ عورت حضرت امام ؑ کے حضور میں آکر پسخوردہ طلب کی کہ زچگی کے درد سے بہت عاجز ہوگئی تھی چونکہ درد کے لئے آنحضرت ؑ کا پسخوردہ پی تھی اسی وقت صحت پائی چند روز کے بعد قضاء الٰہی سے مرگئی مشرکوں نے اس عورت کو جلانے کے لئے بہت ارادہ کیا نہیں جلا سکے آخر عاجز ہو کر دفن کیا۔ سبحان اللہ آنحضرت ؑ کے پسخوردہ کی تاثیر ایسی ہی تھی اور یہ نبی صلعم کے خصائص سے ہے۔

اٹہترواں معجزہ وہ ہے نیز نقل ہے کہ حضرت

حضرت میراں علیہ السلام سگی بود یک روز آں سگ
را مار گزیدہ بود سگ زبان کشیدہ پیش حضرت
میراں علیہ السلام آمد آنحضرتؑ پرسیدند کہ ایں
را چہ شدہ است یاراں عرض کردند کہ میرانجیؑ مار
گزیدہ است حضرت میراں بر زبان سگ لعاب
دہن مبارک خود انداختند فی الحال زہر مار دفع شد
کرتی دیگر آں سگ را نیز مار گزیدہ بود سگ در سکرات
شدہ افتادہ بود میرانجیؑ را معلوم کردند آنحضرتؑ بر سر
آں سگ لطف فرمودہ پسخوردہ آب بدست خود
در دہن سگ ریختند چونکہ قطرۂ پسخوردہ در حلقوم او
رسید فی الحال استادہ شد۔

معجزہ ہفتاد و نہم آں کہ یک روز حضرت میراںؑ علیہ السلام نشستہ بودند کہ
ناگاہ یک جوان آسیب زدہ را آوردند امامؑ او را آں
ظریف چنانچہ طبیعت آنحضرتؑ بود فرمودند کہ شما کدام
کسان ہستید آں آسیب زدہ سخناں کرد کہ شہزادہ
جنیاں ہستیم بعدہ میراںؑ پسخوردہ کردہ نوشانیدند
چونکہ پسخوردہ نوشید فی الحال نعرہ زد و گفت کہ ای
خداوند پسخوردہ بدہید چوں در رگہا رسید اسلام آوردند
بعدہ کرتی دیگر نیز پسخوردہ طلب کرد آنحضرتؑ ہم دادند
بعدہ کلمہ عرض کردہ آں آسیب زدہ بسیار فروتنی
کردہ بدنبال حضرتؑ شد۔

معجزہ ہشتاد آں کہ روایت کردہ شدہ است کہ چوں امام مہدی علیہ السلام
با حسن تمام و زینت بسیار
سوار شدہ پیش شہر رسیدند آنجا مردی نشستہ بود
آں مرد با یاراں امامؑ گفت کہ شما سوداگراں ہستند

امامؑ کے ہمراہ ایک کتا تھا۔ ایک روز اس کتے کو
سانپ کاٹا تھا۔ کتا زبان کھینچا ہوا حضرت امامؑ
کے حضور آیا۔ آنحضرتؑ نے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا
ہے صحابہؓ نے عرض کیا کہ میرانجیؑ اس کو سانپ کاٹا
ہے۔ حضرتؑ نے کتے کی زبان پر اپنے دہن مبارک
کا لعاب ڈالا اسی وقت سانپ کا زہر دفع ہوگیا
اور ایک بار اسی کتے کو سانپ کاٹا تھا سکرات کی
حالت میں پڑا ہوا تھا امامؑ کو اطلاع کئے آنحضرتؑ
نے اس کتے کے پاس مہربانی سے تشریف لیجا کر پانی
کا پسخوردہ اپنے ہاتھ سے کتے کے منہ میں ڈالا جونہی
پسخوردہ کا قطرہ اس کے حلق میں گیا اسی وقت کھڑا ہوگیا۔

انیاسی معجزہ وہ ہے کہ ایک روز حضرت امامؑ بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک ایک آسیب
زدہ جوان کو لائے حضرتؑ نے اس کو خوش طبعی کی بات
جیسی کہ آپکی طبیعت تھی فرمائی کہ تم کن لوگوں سے ہو
اس آسیب زدہ نے باتیں کیں کہ میں جنوں کا شاہزادہ
ہوں اس کے بعد امامؑ نے پسخوردہ دیا اسی وقت نعرہ
مارا اور کہا کہ اے خداوند اور پسخوردہ دیجئے جب پسخوردہ
اول رگوں میں پہنچا تو اسلام لائے اس کے بعد دوسرے
بار بھی پسخوردہ طلب کیا آنحضرتؑ نے بھی مکرر پسخوردہ
عنایت فرمایا اس کے بعد وہ آسیب زدہ کلمہ پڑھا
بہت عاجزی کیساتھ حضرتؑ کے ہمراہ ہوگیا۔

معجزہ اسّی وہ ہے روایت کی گئی ہے کہ جب امامؑ اپنے کامل حسن و تجمل کے ساتھ
سوار ہوکر شہر کے قریب پہنچے وہاں ایک مرد بیٹھا
ہوا تھا اس نے امامؑ کے صحابہؓ سے کہا کہ تم سوداگر
ہو کچہری کا محصول ادا کرو اس کے بعد ایکبار حضرت

رسم دیوان بدہید بعدہ یکبار پیش حضرت میرانؑ عرض کردند کہ این شخص چنین میگوید آنحضرتؑ تبسم کردہ فرمودند کہ بطلبید چیزی نصیب او دادہ شود آن مرد بچشم گریان آمد حضرت میران این دوہرہ فرمودند۔ تاہم بہرین لونگ سپاری نا پربت کا آدا ہم تو ہریں پیو کہ بچنا دان کہاں سوں لاگا۔ آن مرد چون این سخن بشنید چیزی نصیب خود رسیدہ مست و جاذب شدہ دست بر سینہ خود بزد و ہمین سخن میگفت حضرت میرانؑ فرمودند کہ بر خیال خود باش او روی مبارک آنحضرتؑ میدید رقص کنان ہمراہ شد۔

معجزہ ہشتاد و یکم آن کہ ہیچ اشیا ذات مبارک در دنیا نماندہ چنانچہ از ذات مبارک رسول علیہ السلام نماندہ است چنانچہ دندان مبارک حضرت میران بی بی الہدتی رضی اللہ عنہا داشتہ بودند چہ بینند کہ در صندوق ہیچ نیست حضرت میرانؑ فرمودند کہ این نور خداست از خدا ہرگز جدا نخواہد ماند ہمچنان شد۔

معجزہ ہشتاد و دوم آن کہ روایت کردہ شدہ است از میان سید امین محمدؓ کہ چون مہدی موعودؑ را ہر وقت کہ استادہ دیدم ہر دو دست امامؑ تا زانوی امامؑ رسیدی و در کتب در باب حلیہ رسولؐ صفت دستہای او ہم چنین نوشتہ است

معجزہ ہشتاد و سوم آن کہ چون امامؑ علیہ السلام طرف دکن عزیمت فرمودند در میان راہ مقامی آمد کہ در آن مقام رہزنان بمقدار شصت کس بودند چونکہ نظر ایشان بر لشکر امام مہدی علیہ السلام

امامؑ کے حضور میں عرض کئے کہ یہ شخص ایسا کہتا ہے آنحضرتؑ نے فرمایا اُس شخص کو بلواؤ تاکہ کوئی چیز اُس کے حصّے کی اُس کو دی جائے وہ شخص روتا ہوا آیا حضرت امامؑ نے فرمایا نہ ہم لونگ سپیاری لادتے ہیں اور نہ بڑے بڑے ہم تو خدا کا کلام لادتے ہیں۔ پھر اس کا محصول کیسے اس مرد نے جب یہ بات سُنی اپنے حصّے کی چیز کو پہنچ کر مست اور جاذب ہوا ہاتھ پر ہاتھ مارتا تھا اور یہی بات کہتا تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ اپنے خیال پر رہو وہ شخص آنحضرت کا روئے مبارک دیکھتا تھا اور رقص کرتا ہوا ہمراہ ہوگیا۔

معجزہ اکیاسی وہ ہے کہ امامؑ کی ذات مبارک کی کوئی چیز دنیا میں نہ رہی جیسا کہ رسولؐ کی ذات مبارک کی کوئی چیز نہ رہی چنانچہ امامؑ کے دندان مبارک بی بی الہدتیؓ (امامؑ کی زوجہ) رکھی تھیں کیا دیکھتی ہیں صندوق میں کچھ نہیں ہے۔ حضرت امامؑ نے فرمایا کہ خدا کا نور ہے ہرگز خدا سے جدا نہ رہے گا۔ ایسا ہی ہوا۔

معجزہ بیاسی وہ ہے روایت کی گئی ہے میاں سید امین محمدؓ سے کہ جب مہدی موعودؑ کو ہر وقت کہ کھڑا ہوا دیکھا ہوں امامؑ کے دونو ہاتھ امامؑ کے گھٹنوں تک پہنچتے تھے رسولؐ کے حلیہ کے باب میں کتابوں آنحضرتؐ کے ہاتھوں کی صفت اسی طرح لکھی ہے۔

معجزہ تریاسی وہ ہے کہ جب امامؑ نے دکن کی طرف ارادہ فرمایا راستہ کے درمیان ایک مقام آیا کہ اس مقام میں ساٹھ چور تھے جب ان چوروں کی نظر امام مہدیؑ کے لشکر پر پڑی چاہا کہ بے ادبی کریں کسی نے حضرت امام علیہ السلام سے عرض کیا کہ چور

افتاد خواستند کہ بے ادبی کنند کسی از حضرت امامؑ عرض کرد کہ راہ زنان راہ ما بستہ اند حضرت میرانؑ فرمودند کہ باخدا باشید و در راہ شوید پس خود از اسپ فرود شدہ شمشیر و سپر در دست گرفتہ پیش لشکر خود پیادہ رواں شدند و لشکر را پس خود کردند دنبال امامؑ ہفتاد مرداں بودند چونکہ نظر امام بر راہ زناں افتاد ہمہ ہا گریختند روز دوئی یک اصحاب کہ از لشکر امامؑ پسماندہ بود ناگاہ میان آں راہ زناں رسید او را بسیار زجر کردہ گفتند کہ سر لشکر آں قافلہ کہ بود دنبال او چند صد فیلاں و آہن پوشاں بودند و شیخی پیش آں قافلہ بود آں اصحاب مذکور پیش حضرت امام علیہ السلام گفتن راہزناں عرض کرد از استماع ایں ماجرا حضرت میرانؑ فرمودند کہ باخدا باشید دریں ہیچ بزرگی بندہ نیست۔

معجزہ ہشتاد و چہارم آں کہ بر سر مبارک میرانؑ ہمیشہ ابر سایہ کردی۔

معجزہ ہشتاد و پنجم آں کہ فرشتہ ہمیشہ ندا می کرد کہ ہذا مہدی موعود ہذا خلیفۃ اللہ۔

معجزہ ہشتاد و ششم آں کہ ہر ذرہ از ذرات را کہ برداشتہ بر دست مبارک خود نہادی آں ذرہ تسبیح میکردی۔

معجزہ ہشتاد و ہفتم آں کہ چوں حضرت میرانؑ علیہ السلام در جہاز نشستند سہ روز فتوح اہل جہاز قبول کردند بعدہ قبول نکردہ توکل بر خدائتعالیٰ کردند ناگاہ از دریا غراب آمد از اں چند مرداں فرود شدہ پرسیدند کہ متوکلاں دریں جہاز

نے ہمارا راستہ روک دیا ہے حضرتؑ نے فرمایا کہ خدا کے ساتھ رہو (خدا کے ذکر میں رہو) اور راستہ چلو پس خود گھوڑے سے اتر کر شمشیر اور سپر ہاتھ میں لئے ہوئے اپنے لشکر کے روبرو پیدل روانہ ہوئے اور لشکر کو اپنے پیچھے کر دیا امامؑ کے ہمراہ ستر صحابہؓ تھے جونہی امامؑ کی نظر چوروں پر پڑی سب کے سب بھاگ گئے۔ دوسرے روز ایک صحابی جو امامؑ کے لشکر کے پیچھے رہ گئے تھے یکایک ان چوروں کے درمیان پہنچے تو ان کو بہت جھڑک کر کہا کہ اس قافلہ کا سردار جو تھا اس کے پیچھے کئی سو ہاتھی اور آہن پوش سپاہی تھے اور ایک بزرگ اس قافلہ کے سامنے تھا اس صحابی مذکور نے امامؑ کے حضور میں چوروں کے قول کو عرض کیا حضرت امامؑ نے اس ماجرے کو سن کر فرمایا کہ خدا کے ساتھ رہو اس میں بندہ کی کوئی بزرگی نہیں۔

معجزہ چوراسی وہ ہے کہ امامؑ کے سر مبارک پر ہمیشہ ابر سایہ کرتا۔

معجزہ پچاسی وہ ہے کہ فرشتہ ہمیشہ ندا کرتا تھا کہ یہ مہدی موعود یہ خلیفۃ اللہ ہیں۔

معجزہ چھیاسی وہ ہے کہ امامؑ ہر ایک ذرہ کو ذروں سے اٹھا کر اپنے دست مبارک میں رکھتے تو وہ ذرہ تسبیح کرتا تھا۔

معجزہ ستاسی وہ ہے کہ جب حضرت امامؑ جہاز میں بیٹھے تو تین روز تک اہل جہاز کی فتوح قبول فرمائی اس کے بعد قبول نہیں فرمائی خدائتعالیٰ پر بھروسہ کیا۔ یکایک کشتی آئی اور چند آدمیوں نے کشتی سے اتر کر پوچھا کہ متوکل لوگ اس جہاز میں کہاں ہیں۔ اہل جہاز نے حضرت امامؑ کو دکھایا تو انہوں نے حضرتؑ

کجا اند اہل جہاز حضرت میرانؑ را نمودند پیش حضرت میرانؑ آمدہ عرض کردند کہ خدا تعالیٰ رسانیدہ است بگیرند حضرت میرانؑ یاران را فرمودند کہ بگیرید حلال طیب است دراں چیزے خرما و برنج و روغن و ماہی و نمک و ہیزم و دیگ و آب و چند مہرہای زر بود گذرانیدہ رفتند۔

معجزہ ہشتاد و ہشتم آں کہ ہر ہر کہ نظر مبارک فرمودی او را جذبہ حق شدی و درات و مرات آنحضرتؑ می فرمودی کہ یک نظر بندہ بہتر است از عبادت ہزار سال کہ مقبول شد۔

معجزہ ہشتاد و نہم آنکہ قصہ میاں حاجی مالی کہ طالب دیدار خدا تعالیٰ بودند بعد از ملاقات آں ذات پیغمبر صفات درحال بخدا رسانیدی و بشرف دیدار حق مشرف فرمودی کہ قاصد را بمقصود و طالب را بمطلوب رسانیدی در دار دنیا۔ ھذا المعجزۃ عظیمۃ۔

معجزہ نودم آں کہ حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام در خطۂ دیوبندر رسیدند آنجا چند روز ماندند درانجا قصۂ یکی شرابخوار مشہور است کہ برای ملاقات آنحضرتؑ آمد بود امام علیہ السلام بموجب روش آنچہ در باب نہی شراب بود بیان کردند آخر القصہ دراں حال یکی مہاجر آہستہ در گوش حضرت امام علیہ السلام آمدہ معلوم کرد کہ ایں جوان شراب خوار است و می گوید کہ اگر حضرت میرانؑ منع خواہند فرمود نہ نوشم حضرت میرانؑ فرمودند کہ انچہ تبلیغ است می کنم کسی باز آید یا نیاید آں جوان ہمیں میگفت کہ اگر حضرت میرانؑ بزبان مبارک منع فرمایند نخواہم نوشید یک روز آوند شراب کہ سر بمہر بود کشادہ چہ می بیند کہ دراں آوند موش مردہ ریزیدہ شدہ است

کے پاس جاکر عرض کیا کہ خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے لیجئے حضرتؑ نے صحابہؓ کو فرمایا کہ لے لو حلال طیب ہے اس میں کچھ کھجور چاول گھی مچھلی نمک لکڑی دیگ میٹھا پانی اور چند مہرے سونے کے تھے دیکر چلے گئے۔

معجزہ اٹھاسی وہ ہے کہ امامؑ جس کسی پہ نظر مبارک فرماتے اس کو حق کا جذبہ ہو جاتا کرات و مرات آنحضرتؑ فرماتے تھے کہ بندہ کی ایک نظر بہتر ہے ہزار سالہ مقبولہ عبادت سے۔

معجزہ نواسی وہ ہے کہ قصہ میاں حاجی مالیؓ کا کہ خدا تعالیٰ کے دیدار کے طالب تھے اس ذات پیغمبر صفات سے ملاقات کرنے کے بعد اسی وقت خدا تک پہنچاتے اور حق کے دیدار سے مشرف فرماتے تاکہ قاصد کو مقصود تک اور طالب کو مطلوب تک دار دنیا میں پہنچاتے یہ معجزۂ عظیم ہے۔

معجزہ نودواں وہ ہے کہ حضرت امام مہدی موعودؑ دیوبندر کے علاقہ میں پہنچے تو وہاں چند روز قیام فرمایا اس مقام میں ایک شرابخور کا قصہ مشہور ہے کہ امامؑ کی ملاقات کے لئے آیا تھا حضرت نے اپنی روش کے موافق جو کچھ شراب کی نہی کے باب میں تھا بیان فرمایا آخر القصہ اس وقت ایک صحابیؓ نے حضرت امامؑ کے نزدیک جاکر حضرتؑ کے کان میں آہستہ سے معلوم کیا کہ یہ جوان شرابخوار ہے اور کہتا ہے کہ حضرت امامؑ منع فرمائیں گے تو نہیں پیوں گا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ جو کچھ تبلیغ ہے کرتا ہوں کوئی شخص باز آئے یا نہ آئے اور وہ جوان یہی کہتا تھا کہ اگر حضرت امامؑ زبان مبارک سے منع فرمائیں تو نہیں پیوں گا۔ ایک روز شراب کا برتن کہ جس کے سر پہ مہر لگی ہوئی تھی کھول کر دیکھتا ہے کہ

کرت دیگر آوند شراب وقت کشادن پارہ پارہ شد
کرت سوم مستعدی نوشیدن شراب کردہ آخرش
بہر حال قدری ازاں بنوشید درحال درشکم واسہال
قی چناں شد کہ نزدیک جان کندن رسیدہ از
بوی شراب بیزار شد کہ از بینی بوی ہمی شمید
بعدہٗ امام علیہ السلام بہ سبب نالہائے
غریبانہ برسراو استادہ شدہ
فرمودند کہ بحضرت خدائے سرکشی نباید
کرد پس پسخوردہ کردہ دادند فی الحال
صحت شد۔

معجزہ نود و یکم آں کہ نقلست کہ بر دروازہ
میاں یوسف سہیتؓ یک
مجذوب چند سال اقامت کردہ بود یک روز ناگاہ
بے آگاہ ندا کردہ غائب شد کہ مہدی موعودؑ تولد
شد آخرالامر چوں بندگی میاں یوسفؓ با حضرت
میراںؑ ملاقی شدند آں ندا مجذوب را در خاطر
تفحص میکردند حضرت میراںؑ فرمودند کہ میاں
یوسف چہ اندیشہ می کنند۔ میاں یوسفؓ
انچہ ندار مجذوب و نوشتہ داشتن ایشاں آں
ساعت و آں روز و آں ماہ و اں سال بود عرض
کردند کہ آں نوشتہ از یاد من فراموش شدہ
است آنگاہ حضرت میراں فرمودند کہ بروید و
بر کتاب خانہ شما در فلاں طاق و در فلاں کتاب
در فلاں ورق آں رقعہ است بہ بینید آخرالامر بموجب
فرمودہ حضرت یافتند چوں کہ مقابلہ کردند ازاں
ساعت و روز و ماہ و سال ہیچ تفاوت نہ بود
القصہ ایشاں مہر ولایت دیدہ تصدیق مہدیت آنحضرت
علیہ السلام کردہ اند

اُس برتن میں مرا ہوا چوہا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے
دوسری بار شراب کا برتن کھولتے کے وقت پارہ پارہ
ہوگیا آخرش بہرحال تیسرے بار شراب پینے پر مستعد ہوکر
اسی برتن میں سے تھوڑی پی لیا اسی وقت پیٹ کا درد
اور پائیخانے شروع ہوئے اور قے ایسی ہوئی کہ جان کندنی
کی نوبت پہنچی شراب کی بو سے بیزار ہوا کیونکہ ناک سے
شراب کی بو آنے لگی اس کے بعد حضرت امامؑ نے اس
کی غریبانہ زاری کے سبب سے اس کے سرہانے کھڑے ہوکر
فرمایا کہ خدا کی درگاہ میں سرکشی نہیں کرنی چاہیئے پس پسخوردہ
کرکے عنایت فرمایا اسی وقت صحت ہوگئی۔

معجزہ اکیانو وہ ہے نقل ہے کہ میاں یوسف سہیتؓ
کے دروازہ پر ایک مجذوب چند سال
ٹھہر کر ایک روز یکایک بغیر اطلاع کے مہدی موعودؑ پیدا
ہوا کی ندا کر کے غائب ہوا آخرالامر جب بندگی میاں یوسفؓ
نے حضرت امامؑ سے ملاقات کی مجذوب کی اس ندا کے متعلق
متعلق دل میں متلاشی تھے حضرت امامؑ نے فرمایا کہ میاں
یوسف کیا اندیشہ کرتے ہو میاں یوسفؓ نے مجذوب
کی ندا اور اس ندا کی ساعت اور اس کا دن مہینہ اور سال
کا نوشتہ جو انہوں نے رکھا تھا (اس کے
متعلق) عرض کیا کہ وہ نوشتہ کہاں رکھا ہے بھول گیا ہوں
اس وقت حضرتؑ نے فرمایا کہ جاؤ اور تمہارے کتب خانہ
کے فلاں محراب میں فلاں کتاب کے فلاں ورق میں وہ رقعہ
ہے دیکھو آخرالامر میاں یوسفؓ نے وہ رقعہ امامؑ کے فرمان
کے موافق پایا جب امامؑ کی ولادت کی ساعت روز ماہ
اور سال کا مقابلہ (اس رقعہ) سے کئے تو اس ساعت روز
ماہ اور سال میں کوئی فرق نہ تھا القصہ میاں یوسف سہیتؓ
نے امامؑ کی مہر ولایت دیکھ کر امامؑ کی مہدیت کی تصدیق کی۔

معجزہ نود و دوم آں کہ روایت کردہ شدہ است
از سید اخی و او از پیر محمد واعظ و او بہ پیش شیخ
محمد حکایت کردہ کہ چندیں مدت صحبت حضرت
امامؑ کردم یک روز امامؑ پرسید کہ پیر محمد چہ حال
است گفتم کہ بسیار ذکر می کنم و می خواہم کہ شوقی
حاصل کنم فاما ہیچ زیادت نمی شود بعدہ امامؑ فرمودند
بیا نزد ما بہ نشین و چنانچہ ذکر من می کنم تو ہمچناں
بکن و زانوی امامؑ و زانوی بندہ متصل بودند بروی
امامؑ دیدہ ذکر شروع کردہ چہ بینم کہ از ہر دو چشماں
امامؑ نور جاری شدہ بر زانوے بندہ سیلان شدہ
چناں شد کہ ما دانیم و خدا داند۔

معجزہ نود و سوم آں کہ روایت کردہ شدہ است
کہ یک روز حضرت امامؑ آیت
قرآن بیان فرمودند از آں وجہی کہ چنیں کسی نہ شنیدہ
بود یکی مغلی نشستہ بود و در غصہ شدہ پرسید
کہ ایں از کجا می فرمایند فرمودند کہ من اللہ پس او
غصہ نمودہ گفت اگرچہ بہتر ہمیں است لیکن در
تفسیر ہم باشد بہتر است میرانؑ فرمودند کہ در
خانہ شما کدام تفسیر است او نام بعضی تفسیر ہا گفت
بعدہ میرانؑ فرمودند فلاں تفسیر بیارید ملا گفت کہ
ایں تفسیر را کرات و مرات دیدہ ام ایں وجہ نیافتم
حضرت میرانؑ فرمودند باری تا اینجا بیارید بعدہ آں عالم
در خانہ خود آں تفسیر را کشادہ ورق ورق گردیدہ دید
ہیچ جا نیافتہ پیش میرانؑ آوردہ نہاد امامؑ بر حاشیہ
کتاب کہ عین سفید بود فرمودند کہ بہ بیں چہ نوشتہ
است آں عالم چہ می بیند کہ آنچہ حضرت امام فرمودہ

معجزہ بیانو وہ ہے روایت کی گئی ہے سید اخی سے
انہوں نے پیر محمد واعظ سے اور انہوں نے شیخ محمد کے
روبرو حکایت کی کہ اتنی مدت تک حضرت امامؑ کی
صحبت میں رہا ایک روز امامؑ نے پوچھا کہ پیر محمد کیا حال
ہے میں نے کہا بہت ذکر کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ شوق
حاصل کروں ولیکن کوئی زیادتی نہیں ہوتی اس کے بعد امامؑ
نے فرمایا آ ہمارے نزدیک بیٹھ اور جیسا کہ میں ذکر کرتا ہوں
تو بھی ویسا ہی ذکر کر اور (اس وقت) امامؑ کے گھٹنے اور
بندے کے گھٹنے متصل تھے امامؑ نے چہرہ کو دیکھ کر ذکر
شروع کیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ امامؑ کے دونوں آنکھوں سے نور
جاری ہو کر بندہ کے گھٹنوں پر بہہ رہا ہے ایسا معاملہ
ہوا کہ ہم جانتے ہیں اور خدا جانتا ہے۔

معجزہ ترانو وہ ہے روایت کی گئی ہے کہ ایک روز
حضرت امامؑ نے قرآن کی آیت کا بیان
فرمایا ایسی وجہ پر کہ کسی نے نہیں سنا تھا ایک عالم بیٹھا
ہوا تھا اس نے غصہ میں آکر پوچھا یہ اس طرح کا معنی کہاں
سے فرماتے ہو تو امامؑ نے فرمایا کہ اللہ کی طرف سے پس
اس عالم نے غصہ میں آکر کہا اگرچہ کہ یہی معنی بہتر ہیں لیکن
تفسیر میں بھی ہوں تو بہتر ہے امامؑ نے فرمایا کہ تمہارے
گھر میں کونسی تفسیر ہے اس نے بعضے تفسیروں کا نام
کہا اس کے بعد حضرتؑ نے فرمایا فلاں تفسیر لاؤ ملاّ
نے کہا کہ اس تفسیر کو میں نے کئی بار دیکھا ہے اس
میں یہ وجہ نہیں پائی حضرتؑ نے فرمایا کہ ایک بار اس
تفسیر کو یہاں تک تو لاؤ اس کے بعد اس عالم نے اپنے
گھر جا کر اس تفسیر کو کھول کر ایک ایک ورق الٹا کر دیکھا
کسی جگہ (وجہ مذکور) نہ پائی تفسیر لا کر امامؑ کے روبرو
رکھا امامؑ نے تفسیر کے حاشیہ پر جو بالکل سفید تھا

بودند همان نوشته است ازیں صورت
حیران شده بر پائے مبارک افتاده گفت
که ایں از عظمت مهدیؑ نوشته شده است و
بر همیں نوشته قبول کرد۔

آں که روایت کرده شده
معجزه نود و چهارم است از خوب جیو که او
را تفرقه شد چنیں ظهور شده است که در واحدانیت
خدا شکی شد چنانچه پیش امامؑ آمده بازاری عرض کرده
که خداوندا ما را از شرک چناں بسته شده است
که ذکر کردن نمی توانم میرانؑ فرمودند که بیا پس دراں
زماں نظر او چناں افتاد که دست امامؑ درون شکم
ما شگاف کرده دل ما را که گره پیده بود بدست خود راست
کرده فی الحال هشیار شدم و فهم کردم که تمام شرک
از دل رفته است دریں باب عارفی چه خوش میفرماید

ای حاذق و هادی توی سر هادی و مهدی توئی
مهدی نگویم گر ترا مشرک شوم شاهد توئی

آں که روایت کرده شده است
معجزه نود و پنجم که چوں حضرت میرانؑ بقصبه
جیسلمیر رسیدند در آنجا قرار گرفتند ناگاه یکی یار آمده
عرض نمود که ستور ما می میرد چه میفرمائید حضرت
امامؑ توجه کرده فرمودند ذبح کنید اگر کافراں غلبه
خواهند کرد معجزه ظاهر شود معجزه حضرت رسول اللهؐ
چنیں بود هر گاه که کافراں روئے مبارک میدیدند
میگریختند یا اطاعت میکردند فرمان حق می شود
که اے سید محمد ترا هم خاتم ولایت محمدیؐ گردانیده ایم

اشارہ فرماکر فرمایا کہ دیکھ کیا لکھا ہوا ہے۔ وہ عالم کیا
دیکھتا ہے کہ جو کچھ امامؑ نے فرمایا تھا وہی لکھا ہوا ہے۔
اس عالم نے اس صورت سے حیران ہوکر قدم مبارک پہ
پڑکر کہا کہ یہ مہدیؑ کی عظمت سے لکھا ہوا ہے اور اسی
نوشتہ کو دیکھکر قبول کیا۔

وہ ہے روایت کی گئی۔ ہے خوب جیو
معجزہ چورانوے کہ ان کو تفرقہ ہوا ایسا ظاہر ہوا
کہ خدا کی وحدانیت میں شک پیدا ہوگیا ہے چنانچہ امامؑ کے حضور
میں زاری کے ساتھ حاضر ہوکر عرض کیا کہ اے خداوند!
ہم کو شرک ایسا روک دیا ہے کہ ذکر نہیں کرسکتا امامؑ نے
فرمایا کہ آ۔ پس اس وقت ایسا نظر آیا کہ امامؑ کا ہاتھ ہمارے
دل کو چیر کر ہمارے دل کو جو پھرا ہوا تھا اپنے ہاتھ سے سیدھا
کردیا اسی وقت میں ہشیار ہوا اور معلوم کیا کہ تمام شرک
دل سے دور ہوگیا ہے اس باب میں ایک عارف نے کیا
خوب فرمایا ہے کہ

اے حاذق اور ہادی تو ہے ہادیوں کا سردار
مہدیؑ تو ہے اگر میں تجھ کو مہدی نہ کہوں مشرک
ہوجاؤں گا کیونکہ خدائے دانا ہمارے دیدار کا شاہد تو ہے

وہ ہے روایت کی گئی ہے کہ جب حضرت
معجزہ پچانوے امامؑ قصبہ جیسلمیر پہنچے اور وہاں قیام
فرمایا یکایک ایک صحابیؓ نے آکر عرض کیا کہ ہمارا جانور
مرجاتا ہے کیا حکم ہوتا ہے امامؑ نے توجہ الی اللہ فرماکر
فرمایا کہ ذبح کرو اگر کافراں غلبہ کریں گے تو معجزہ ظاہر ہوگا
اور حضرت رسول اللہؐ کا معجزہ ایسا ہی تھا جس وقت
کافراں روئے مبارک دیکھتے تھے بھاگتے تھے یا اطاعت
قبول کرتے تھے حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید
محمدؐ! ہم نے تجھ کو خاتم ولایت محمدیؑ کیا ہے اور یہی

وہمیں معجزہ دادیم بعدہ میاں عبدالمجیدؓ از شتر فی الحال
فرود شدہ ذبح کردند و بدنبال گوشت ہمہ کساں مشغول
شدند ایں خبر بہ راجہ رسید فی الحال لشکر خود جمع کردہ
آمدہ یک بیک نظر او بر ذات مبارک حضرت میراںؑ
افتادہ از اسپ فرود آمدہ سر خود بر پائے مبارک
حضرت امامؑ نہادہ می گفت کہ صاحب گاؤ گاؤ
را بکشت ما چہ کنیم

معجزہ نود و ششم آں کہ روایت کردہ شدہ است کہ دنبال حضرت
حبیب ذوالجلال علیہ السلام کما لایخفی علی الخاص
والعام سگی اختیار کردہ بود کہ نامش بھائی یک
بود ہمیشہ ہر جا کہ آنحضرتؐ فرود شدی آں ہم
فرود آمدی بطرق مؤذن پنج وقت پیش از مؤذن
بانگ نماز گفتی تا بحدیکہ از بانگ ایں سگ مؤذن
از خواب بیدار شدی و از فجر تا ربع روز بدوزانو
نشستہ ذکر خفی می کردی و از نماز عصر تا خفتن
ہمچناں کردی و دریں اوقات مشرقہ بانگ نگفتے و
در ماہ رمضان روزہ داشتی و بسیار کساں از
جہت آزمودن آں سگ پیش او دراں اوقات
چیزی خوردنی نہادند ہرگز نہ خوردی بعدہ اورا
یک سویت معین کردہ حوالہ یک کس فرمودند
بعضی کساں عرض کردند کہ حال ایں سگ کدام
است آنحضرتؐ فرمودند کہ ایں سگ یار سگ
اصحاب کہف خواہد شد۔ ایں معجزہ عظیم است
کہ تاثیر صحبت و نظر آنحضرتؐ در جانوراں چنیں موثر
بود۔ کما قال اللہ تعالی انّ اصحاب الکہف والرقیم
کانوا من اٰیٰتنا عجبا (جزء ۱۵ رکوع ۱۳)

(آنحضرتؐ کا معجزہ تجھ کو) دیا ہے اس کے بعد میاں عبدالمجیدؓ
نے اسی وقت اونٹ سے اتر کر ذبح کیا اور سب صحابہؓ
گوشت کاٹنے لگے یہ خبر راجہ کو پہنچی اسی وقت اپنا لشکر
جمع کرکے آیا اس کی نظر یک بیک حضرت امامؑ پر پڑی
گھوڑے سے اتر کر اپنا سر حضرت امامؑ کے قدم مبارک پر رکھ
کر کہتا تھا کہ گائے کا مالک گائے کو مارا ہے ہم کیا کرسکتے
ہیں۔

معجزہ چھیانو وہ ہے روایت کی گئی ہے کہ حضرت
حبیب ذوالجلال امامؑ کی ہمراہی چنانچہ
یہ بات خاص و عام پر مخفی نہیں ایک کتا اختیار کیا تھا اس
کا نام بھائی یک تھا ہمیشہ ہر جگہ کہ آنحضرتؐ قیام فرماتے تھے
وہ بھی قیام کرتا۔ پانچ وقت مؤذن کی طرح مؤذن سے پہلے
اذاں دیتا یہاں تک کہ اس کتے کی آواز پر مؤذن نیند سے
ہشیار ہو جاتا اور فجر کی نماز کے بعد سے نو بجے تک دوزانو
بیٹھ کر ذکر خفی کرتا تھا اور عصر کی نماز کے بعد سے عشاء
کی نماز تک اسی طرح ذکر کرتا تھا۔ ان اوقات مشرقہ میں
پکارتا نہ تھا۔ رمضان کے مہینے میں روزہ رکھتا
تھا اور بہت سے لوگوں نے اس کتے کو آزمانے کے
لئے اُن اوقات میں (ذکر کے اوقات میں) اس کے سامنے
کوئی چیز کھانے کی رکھی ہرگز نہ کھاتا۔ اس کے بعد امامؑ نے
اس کے لئے ایک سویت مقرر کرکے ایک صحابیؓ کے حوالے
فرمایا بعضے صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس کتے کا کیا حال ہے
تو امامؑ نے فرمایا کہ یہ کتا اصحاب کہف کے کتے کا رفیق
ہوگا۔ یہ معجزہ عظیم ہے کہ حضرت امامؑ کی نظر مبارک اور
صحبت کی تاثیر جانوروں میں ایسا اثر کرنے والی تھی۔
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ تحقیق کہ اصحاب کہف اور
رقیم تھے ہماری قدرت کی نشانیوں سے۔

حاشیہ صفحہ نمبر ۴۳

ف ۱ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ

سگ اصحاب کہف روزی چند پی نیکاں گرفت مردم شد

(ترجمہ) اصحاب کہف کے کتے نے چند روز نیکوں کی صحبت اختیار کی آدمی بنا۔

ف ۲ ام حسبت۔ ایسا نہیں ہے جو وہ کہتے ہیں کہ کیا گمان کرتے ہو تم اِنَّ اَصحٰبَ الکَھفِ وَالرَّقِیم۔ یہ کہ اصحاب کہف و رقیم کہ تین سو نو برس سوتے رہے کانوا تھے مِن اٰیٰتِنا عَجَباً ہماری قدرت کی آیتوں میں سے عجیب چیز یعنی زمین آسمان پیدا کرنے میں ہماری قدرت کی جو نشانیاں ہیں اون میں۔ ان کا قصہ ایسا کچھ عجیب و غریب نہیں ہے۔ کہف سے وہ غار جیرم نام مراد ہے جو بناخلوس پہاڑ میں ہے اور یہ پہاڑ شہر افسوس کے حوالی میں ہے اور یہ شہر دقیانوس کا دارالسلطنت تھا اور رقیم ایک گاؤں کا نام ہے یا ایک میدان کا کہ وہیں بناخلوس پہاڑ میں ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایک تختی سیسی کی تھی یا ایک پتھر کہ اصحاب کہف کے نام اوس میں کھود کے غار کے منہ پر لٹکائے تھے ایک حدیث مرفوع میں ہے کہ اصحاب رقیم تین آدمی تھے کہ مینہہ کے خوف سے پہاڑ کے ایک غار میں انھوں نے پناہ لی تھی اور پتھر کا ایک ٹکڑا غار کے منہ پر چپیٹ پڑا تھا اور وہ تینوں آدمی غار میں بند ہو گئے تھے ہر ایک نے ایک نیک کام کو اپنا وسیلہ کیا کہ یا اللہ اس کی برکت سے ہمیں نجات دے۔ جیسے مزدور کی پوری مزدوری دینا خواہش نفسانی کی مخالفت کرنا۔ ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا۔ جب ایسے کاموں کے وسیلہ سے انھوں نے نجات مانگی حق تعالیٰ نے اون کی دعا قبول فرمائی۔ پتھر غار کے منہ پر سے ہٹا اونھوں نے نجات پائی اور اصحاب کہف کے باب میں مختلف قول ہیں مگر اس ترجمہ میں وہی قول مذکور ہوتا ہے جو بہت صحیح اور مشہور ہے لکھا ہے کہ دقیانوس ممالک روم کو تسخیر کرتے وقت جب شہر افسوس میں پہنچا تو وہاں ایک مقتل بنایا جن بتوں کی وہ عبادت کرتا تھا شہر والوں کو حکم دیا کہ تم سب بھی ان کی پرستش کریں جس نے اوس کا حکم مانا نجات پائی اور جس نے نہ مانا اوس پر آفت آئی اس مقتل پر قتل کیا گیا چھ نوجوان خداپرست بزرگ نژاد سے اس شہر کے رہنے والے ایک گوشہ میں بیٹھ رہے عبادت اور دعا میں مشغول ہوئے جناب الٰہی میں عرض کی ہمیں اس ظالم کے ظلم سے بچا غرض کہ ان کا حال بھی دقیانوس کے گوش گذار ہوا اس نے حکم کیا کہ حاضر کرو حاضر ہوئے نہایت دھمکیاں دیں مگر اونھوں نے توحید کا طریقہ نہ چھوڑا راہ توحید پر ثابت قدم رہے ہرگز اس کا حکم نہ مانا پس دقیانوس نے حکم دیا کہ ان کے کپڑے اور زیور اتارو اتار لئے گئے پھر بولا کہ تم ابھی نوجوان ہو میں نے تم کو دو تین دن کی مہلت دی تم اپنے کام میں غور و تامل کرو اور دیکھو تمہاری بہتری میری یہ بات ماننے میں ہے یا نہ ماننے میں پھر اس شہر سے اور کسی موضع کی طرف متوجہ ہوا ان نوجوانوں نے اس کا چلا جانا غنیمت جان کر اپنے امر میں باہم مشورہ کیا سبھوں کی رائے یہی قرار پائی کہ یہاں سے بھاگ چلو ہر ایک اپنے باپ کے گھر سے تھوڑا تھوڑا مال خرچ راہ کے واسطے لایا اور ایک پہاڑ جو اوس شہر کے قریب تھا اس طرف چل نکلے راہ میں ایک چرواہا ان کے پاس جا پہنچا اور ان کے دین میں داخل ہوا اور ان کے ساتھ ہو لیا چرواہے کا کتا بھی ان کے پیچھے پیچھے دوڑتا چلا ہر چند اسے ہانکا اس نے

معجزۂ نود و ہفتم آں کہ قصۂ خوردن افیون
از بندگی میاں لاڑ و ترک
کنانیدن آنحضرت و دادن پسخوردۂ آب و ہیچ
تکلیف نہ شدن و فربہ و تندرست شدن او شاں
مشہور است کہ ایں معجزہ بزرگ است منصف
عاقل را۔

معجزۂ نود و ہشتم آں کہ روایت کردہ شدہ است
از قاضی بڈھن وقتیکہ میراں
علیہ السلام در مسجد تاج خاں فرود شدہ بودند آنزماں
قاضی مذکور شاگرد سلیمان خاں المخاطب اسلام خاں بودند
چونکہ قاضی مذکور از شہر محمود آباد رواں شدند وسوے
احمد آباد پیش اسلام خاں براے وداع رفتند خان
مذکور گفت کہ میراں سید محمد در احمد آباد در مسجد تاج
خاں فرود آمدند شما اول بزیارت مبارک آنحضرت مشرف
شدہ و سلام ایں کمینہ عرض کردہ بعدہ ہر جا کہ خوش
آید بروید قاضی بر گفتار اسلام خاں بر در مسجد وقت
زوال رسیدہ آنجا قرار گرفتند بسبب ادب حضرت
میراں را معلوم نہ کردند منتظر ملاقات تا وقت ظہر
ماندند ناگاہ دراں حال یک شخص بلباس شیخی بفرمان
خدا تعالیٰ آمدہ قاضی را پرسید میخواہم کہ میرانجی را
بیروں چیزی سوال بینائی چشم سر بکنم قاضی
طلبید گفت کہ ایں خیال بگزار اید ہیچ کس بریں وجہ چیزی

معجزۂ ستیانو وہ ہے کہ بندگی میاں لاڑ کے افیون
کھانے کا قصہ اور ترک کروانا حضرت امام کا اور پسخوردہ
کا پانی دینا اور ان کو کوئی تکلیف نہ ہونا اور فربہ و تندرست
ہونا مشہور ہے کہ یہ معجزہ بزرگ ہے منصف عاقل
کے لئے۔

معجزۂ اٹھیانو وہ ہے روایت کی گئی ہے قاضی
بڈھن سے جس وقت امام تاج خاں کی مسجد میں ٹھہرے
ہوئے تھے اس وقت قاضی مذکور سلیمان خاں المخاطب
اسلام خاں کے شاگرد تھے چونکہ قاضی مذکور شہر محمود آباد
سے نکل کر احمد آباد میں اسلام خاں کے پاس رخصت
ہونے کے لئے گئے۔ اسلام خاں نے کہا کہ میراں سید
محمد احمد آباد میں تاج خاں کی مسجد میں مقیم ہیں تم اول
آنحضرت کی ملاقات مبارکہ سے مشرف ہو اور اس
کمینہ کا سلام عرض کرو من بعد جو جگہ اچھی معلوم ہو وہاں
جاؤ۔ اسلام خاں کے کہنے پر قاضی صاحب بوقت
زوال مسجد کے دروازے کے پاس پہنچ کر وہیں ٹھہر گئے
ادباً حضرت امام کو اطلاع نہیں کی۔ ظہر کی نماز کے وقت
تک ملاقات کا انتظار کرنے والے تھے کہ یکایک اس
وقت ایک شخص نے شیخ کے لباس میں خدا تعالیٰ کے
فرمان سے آکر قاضی سے دریافت کیا کہ میں چاہتا ہوں
امام کو باہر بلا کر کچھ چشم سر کی بینائی کا سوال کروں۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ = پیچھا نہ چھوڑا حق تعالیٰ نے اسے بات کرنے کی قوت دی۔ وہ بولا کہ تم مجھ سے نہ ڈرو اس واسطے کہ میں
خدا کے دوستوں کو دوست رکھتا ہوں تم آرام سے سو میں تمہاری پاسبانی کروں جب پہاڑ کے پاس پہنچے تو چرواہا بولا کہ میں اس پہاڑ
میں ایک غار جانتا ہوں کہ اسمیں پناہ لے سکتے ہیں۔ متفق ہو کر سب غار کی طرف پھرے ان کے پھرنے کی خبر حقتعالیٰ اس طرح دیتا ہے
کہ اذاوی الفتیۃ اور یاد کرو اے محمد صلعم جب پھرے جوان لوگ اور جا پہنچے الی الکھف غار جیرم تک فقالوا تو بولے
ربنا اتنا اے رب ہمارے دے ہمیں من لدنک اپنے پاس سے رحمۃ رحمت الخ (از تفسیر قادری جلد اول صفحہ ۶۲۲ مطبوعہ مطبع نول کشور)

گفتن نتواند ہر کہ او را بیند مطیع و مسخر او گردد اگر ملاقات بخواہید تا وقت نماز ظہر بیرون خواہند آمد پا بوس بکنید شیخ گفت ما بزودی رفتن می خواہیم قاضی و شیخ دریں گفت و شنود بودند کہ ناگاہ غیر وقت آں قبلہ گاہ بیرون آمدند قاضی و شیخ ہر دو پا بوس شدہ متوجہ شدند حضرت امام علیہ السلام بغیر پرسیدہ آنہا از خود فرمودند کہ بصیرۃ اللہ بھذہٖ عین الراس واقعہ۔ و در دنیا و آخرت ثبوت رویت فرمودند شیخ قبول کردہ رفت۔

معجزۂ نود و نہم آں کہ چوں اسمٰعیل کلاہ سرخ دراں ولایت فائز شدہ بود جا کہ شنیدی کہ آنجا مقبرہ کسی اکابر است استخوانہا کشیدہ سوختی و بریں کار بر مقبرہ امامؑ پانصد سوار نامزد کرد چونکہ سرداران لشکر مقدار نیم راہ رسیدند ناگاہ باد قہر چنیں پیدا شد کہ تمام لشکر را چناں تاریک کرد کہ بعد ازاں لشکر ہیچ کس واپس نہ رفت بعدہ اسمٰعیل با تعظیم ماند بعدہ پسر اسمٰعیل خود سوار شدہ در مقبرہ امامؑ رسیدہ پہلوانی را گفت کہ پیشتر شدہ کالای شکستنی در دست گرفتہ لیکن چوں پہلوان کالای شکستنی گرفتہ نزدیک قبر رسید۔ ناگاہ زمین ترقیدہ تا کمر غرق شد۔ ایں معجزہ آں ذات تمام مشابہت با معجزہ حضرت رسالت پناہ میدارد چنانچہ آوردہ اند کہ یہودی از جہت شکستن قبر مبارک رسالت پناہ صلعم عزم داشتہ بود خدائے تعالیٰ نگہداشت ہمچناں دریں جا وقوع یافت

قاضی نے کہا کہ یہ خیال چھوڑ دو کوئی شخص اس طور پر کوئی بات نہیں کر سکا جو شخص اُن کو (امامؑ کو) دیکھتا ہے اُن کا مطیع اور تابعدار ہو جاتا ہے اگر ملاقات چاہتے ہو تو ظہر کی نماز کے وقت تک باہر آئیں گے قدمبوس ہو شیخ نے کہا کہ ہم جلد جانا چاہتے ہیں۔ قاضی اور شیخ اس گفت و شنید میں تھے کہ یکایک بے وقت وہ قبلہ گاہ (امامؑ) باہر تشریف لائے۔ قاضی اور شیخ دونو قدمبوس ہو کر متوجہ ہوئے تو حضرت امامؑ نے ان سے دریافت کئے بغیر از خود فرمایا کہ اللہ کی بینائی اس چشم سر سے واقع ہے اور دنیا و آخرت میں خدا کا دیدار ہونے کا ثبوت بیان فرمایا شیخ قبول کر کے گیا۔

معجزۂ ننیانو وہ ہے کہ جب اسمٰعیل کلاہ سرخ اس ولایت میں پہنچ کر جس جگہ سنتا کہ وہاں کسی بزرگ کی قبر ہے تو اس قبر سے ہڈیاں نکلوا کر جلا دیتا تھا۔ اسی کام کے لئے امامؑ کی قبر مبارک کے لئے پانچ سو سوار مقرر کیا چونکہ لشکر کے سردار نصف راہ پر پہنچے یکایک قہر آمیز ہوا ایسی پیدا ہوئی کہ تمام لشکر ایسی آندھی میں گھر گیا کہ اس کے بعد اس لشکر سے کوئی شخص واپس نہ گیا اس کے بعد اسمٰعیل تعظیم سے پیش آنے لگا پھر اسمٰعیل کا لڑکا خود سوار ہو کر امامؑ کے مقبرہ کے پاس پہنچا اور ایک پہلوان کو کہا آگے بڑھ توڑنے کا سامان ہاتھ میں لے مقبرہ کھود جب پہلوان توڑنے سامان لے کر امامؑ کی قبر مبارک کے نزدیک پہنچا یکایک زمین پھٹی کمر تک زمین میں غرق ہو گیا۔ یہ اس ذات کا (امامؑ کا) معجزہ حضرت رسالت پناہؐ کے معجزہ سے کامل مشابہت رکھتا ہے چنانچہ لائے ہیں کہ ایک یہودی حضرت رسالت پناہؐ کی قبر مبارک کو توڑنے کا ارادہ رکھتا تھا خدا تعالیٰ نے حفاظت کی اسی طرح یہاں وقوع پایا۔

فاعلم ایها المنصف معجزات حضرت میران
سید محمد مهدی موعود علیه السلام بسیار اند فاما بحکم
المنصوص و المخصوص و بشواهد المنقول و المعقول بود
معجزات که آیات بینات است اختصار است
فمنها معجزه آنکه معانی کلام الله که بے واسطه
تعلیم بود۔ کما قال الامام المهدی صلی الله علیه
وسلم علمت من الله بلا واسطة جدید الیوم
قل انی عبد الله تابع محمد رسول الله الی آخره
و نیز فرمودند که تفسیر ما مراد الله و تعلیم ما بامر الله است
از تأمل و مطالعه کتب نیست بلکه هرچه گفته می
شود بامر خدا گفته می شود اے طالب تحقیق
و اے سامع دلائل تصدیق از صحابهٔ کرام خاص
و عام تابعین و تبع تابعین الی یومنا هذا هیچ
کس ایں دعوی نه کرده که ما معنی کلام الله
از حق تعالی آموختیم مگر ایں ذات ستوده
صفات صاحب معجزات مظهر آیات بینات
موصوف باخلاق پیغمبر علیه الصلوة چنانچه
آں ذات اعالی درجات یعنی میران سید
محمد مهدی موعود علیه السلام ایں مرتبه
را میشاید بدلیل قطعی دریں دعوی صادق
باید گفت زیرا که مهدی موعود من کل الوجوه
با خاتم النبی یک وجود بود دریں باب
آیات کلام ربانی مثل قوله تعالی ثم علینا
بیانه و حدیث رسول سبحانی چوں انه یقفوا
اثری و منقول از کتب معتبر چوں کشف الحقائق
در باب تائید ایں معجزه مشهور الاشهر است
بسبب طول مختصر کرده شد

پس جان اے منصف کہ حضرت میراں سید محمد مہدی
موعود علیہ السلام کے معجزات بہت ہیں لیکن منصوص
اور خاص روایتوں کے حکم سے اور منقولی دلائل سے
صرف دو معجزوں پر جو کھلی ہوئی نشانیاں ہیں اختصار
کیا جاتا ہے ان میں سے ایک معجزہ یہ ہے کہ کلام اللہ
کے معانی جو کسی کی تعلیم کے واسطہ کے بغیر تھے جیسا کہ
امام مہدی صلعم نے فرمایا میں اللہ سے تعلیم دیا گیا ہوں
بغیر کسی واسطہ کے ہر نئے دن کہدے بیشک میں اللہ کا
بندہ محمد رسول اللہ کا تابع ہوں۔ الخ اور نیز فرمایا کہ ہماری
تفسیر اللہ کی مراد ہے اور ہماری تعلیم اللہ کے حکم سے ہے
یہ غور و فکر کرنے اور کتابوں کے مطالعہ سے نہیں ہے
بلکہ جو کچھ کہا جاتا ہے خدا کے حکم سے کہا جاتا ہے اے
تحقیق کے طلبگار اور اے دلائل تصدیق کے سننے
والے خاص و عام صحابۂ کرام تابعین اور تبع تابعین سے
ہمارے آج کے دن تک کسی نے یہ دعوی نہیں کیا کہ ہم
اللہ کے کلام کے معانی کی تعلیم اللہ تعالی سے سیکھی ہے
سوائے اس ذات ستودہ صفات کے جو صاحب معجزات
اور آیاتِ بینات کا مظہر اور اخلاق پیغمبرؐ سے موصوف
ہے چنانچہ یہ ذات عالی درجات یعنی حضرت میراں سید
محمد مہدی موعود اس مرتبہ کے سزاوار ہیں اور دلیل قطعی
سے اس دعوی میں آپ کو صادق کہنا چاہیئے کیونکہ مہدی
موعود من کل الوجوہ خاتم النبی کے ساتھ ایک وجود تھے
اس باب میں کلام ربانی کی آیتیں مثل قولہ تعالی ثم ان
علینا بیانہ اور حدیثِ رسولِ سبحانی مثل انہ یقفوا
اثری اور کتب معتبرہ کے منقولات مانند کشف الحقائق
کہ اس معجزہ کی تائید کے بارہ میں مشہور تر ہے بسبب
طوالت کے مختصر کیا گیا ان میں کا دوسرا

ثانیہا معجزہ صدم آں کہ آیت اظہر و حجت انور
و معجزہ بزرگ تر بر ثبوت مہدیت امام البر والبحر
کالشمس والقمر جنگ بدر ولایت بود بہ سید السادات
امجد السعادات بدر المنیر سراج کبیر اولوالامیر میاں سید
خوندمیرؓ حوالہ کردہ کرات و مرات میفرمودند کہ اگر
تمام عالم مشرق و مغرب بر شما آید در روز اول
پیش شما بفرمان عزّوجل بگریزند بروز دوم خبر شہادت
سید الشہداءؓ دادہ اند و نیز فرمودند کہ برادرم سید
خوندمیرؓ آنجا کہ بار ولایت مصطفےؐ می‌آید آنجا
سر جدا و تن جدا و پوست جدا می‌شود و نیز فرمودند
کہ اگر بندہ مہدی موعود است با شما ایں صفت
خواہد شد چنانچہ آں صادق الوعد خبر دادہ بود ہمچناں
من وعن وقوع یافت و حجت مہدی علیہ الصلوٰۃ
والسلام برآں معجزہ تمام شد دریں یک معجزہ
چندیں معجزہا بر ثبوت مہدیت حضرت مہدی
موعودؑ صادر شدہ است کہ از جہت تطویل مرقوم
نشد فاعلم ایہا المنصف کہ ایں جنگ ولایت را
جنگ بدر گویند مجموعہ حجت امامؑ و معجزات تمام
چنانچہ جنگ بدر نبوت محمد مصطفےٰ علیہ السلام۔
میاں عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ میفرمایند در
جنگ بدر ولایت حجت مہدی بروگشتہ تمام۔

سوال معجزہ — وہ ہے کہ امام البر والبحر
کی مہدیت کے ثبوت میں بدرِ ولایت کی جنگ آیت
اظہر حجت انور معجزہ بزرگ تر شمس و قمر کی طرح ظاہر
ہونے والی تھی اس کو سید السادات امجد السعادات بدر
المنیر سراج کبیر اولوالامیر میاں سید خوندمیرؓ کے حوالہ کر کے
امامؑ کرات و مرات فرماتے تھے کہ اگر مشرق و مغرب
کی تمام مخلوق جمع ہو کر تم پر حملہ کرے تو پہلے روز تمہارے
سامنے سے بھاگ جائے اس کے دوسرے روز سید
الشہداءؓ کی شہادت کی خبر دی اور نیز فرمایا کہ بھائی سید
خوندمیر جہاں ولایت مصطفیٰؐ کا بار ڈالا جاتا ہے وہاں
سر جدا تن جدا اور پوست جدا ہوتا ہے اور نیز فرمایا اگر
بندہ مہدی موعود ہے تو تم پر یہ صفت ظاہر ہوگی جیسا
کہ اس صادق الوعد (امامؑ) نے خبر دی تھی من و عن
واقع ہوئی اور مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حجت اس
معجزہ پر تمام ہوئی اس ایک معجزہ میں کئی معجزے حضرت
مہدی موعودؑ کی مہدیت کے ثبوت میں صادر ہوئے
ہیں کہ طوالت کے خوف سے نہیں لکھے گئے پس جان اے
منصف کہ اس جنگِ ولایت کو جنگ بدر کہتے ہیں۔
یہ جنگ بدر نبوت محمد مصطفیٰؐ کی طرح امامؑ کے تمام
معجزوں اور حجتوں کا مجموعہ ہے میاں عبدالرشیدؒ نے
جنگ بدر ولایت کے متعلق لکھا ہے کہ حجت مہدی ہوئی اسیرا تمام

المرقوم ۲۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ مترجم حضرت مولانا میاں سید دلاور عرف گوریمیاں صاحبؒ

یہ رسالہ معجزات قبل ازیں بھی دارالاشاعت ہذا کی جانب سے چھپ چکا ہے اور اب بار دوم اس کی اشاعت عمل میں آئی ہے چونکہ اس کے شروع میں حضرت مولفؒ کا اسم گرامی مذکور نہیں ہے۔ ناقلین نے سہواً اس کو حضرت بندگیمیاں سید قاسم مجتہد گروہؒ کیجانب منسوب کردیا، لیکن دراصل اس کے مؤلف حضرت بندگی میاں شاہ برہان الدینؒ مؤلف شواہد الولایت ہیں چنانچہ شواہد الولایت کے بتیسویں باب میں خود حضرت موصوفؒ نے اس رسالہ کا ذکر اس کے پورے نام کے ساتھ فرمادیا ہے (ملاحظہ ہو شواہد الولایت مطبوعہ صفحہ ۴۰۱) اور حضرت مجتہد گروہؒ کے رسائل جو مشہور ہیں اُن کی فہرست میں کہیں اس کا نام نہیں ہے فقط

راقم فقیر ابو رشید سید خدا بخش رشدی مہدوی

المرقوم ۴ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۹۳ھ

۲۸ سال میں منجانب دائرۃ الاشاعت جو پارے اور کتب سلف صالحین طبع ہوئے ہیں درج ذیل ہیں

موجود

۱ پارۂ الٓمٓ مع ترجمہ وتفسیر رشدی
۲ " سیقول " " " "
۳ " عنحر " " " "
۴ " تلک الرسول " " "
۵ " لن تنالو " " " "
۶ مجمع الآیات وتصدیق الآیات مؤلفہ حضرت بندگیمیاں سید قاسم مجتہد گروہؒ
۷ صحبت صادقان وتسویت الخاتمین "
۸ میزان العقائد "
۹ شفاء المومنین "
۱۰ فضیلت افضل القوم "
۱۱ افضل معجزات المہدی موعودؑ
۱۲ اسامی مصدقین
۱۳ تذکرۃ الصالحین مؤلفہ حضرت میاں سید حسین عالمؒ
۱۴ چراغ دین مہدیؑ
۱۵ مکتوب ملتانی مؤلفہ حضرت بندگیمیاں صدیق ولایتؒ
۱۶ رسالہ کشف الدجیٰ
۱۷ ماہیت التصدیق مصنفہ حضرت میاں سید شہاب الدین عالمؒ
۱۸ جواہر التصدیق مؤلفہ میاں شیخ مصطفیٰ گجراتیؒ
۱۹ رسالہ ہژدہ آیات مؤلفہ میاں عبدالغفور سجاوندیؒ
۲۰ مجالس خمسہ مؤلفہ حضرت شیخ مصطفیٰؒ
۲۱ مولود امام مہدی موعودؑ مؤلفہ حضرت میاں شاہ عبدالرحمنؒ
۲۲ بوستان ولایت حصہ پنجم
۲۳ بوستان ولایت حصہ ششم

غیر موجود

۲۴ منہاج التقویم مؤلفہ حضرت عبدالملک سجاوندی عالم باللہ
۲۵ سراج الابصار " " "
۲۶ مطلع الولایت مؤلفہ حضرت بندگی میاں سید یوسفؒ
۲۷ حجۃ المنصفین مؤلفہ حضرت بندگی میاں سید ولیؒ
۲۸ حجۃ المتین مؤلفہ حضرت بندگی میاں " "
۲۹ رسالہ در بحث ناسخ ومنسوخ مؤلفہ میاں شیخ مصطفیٰ گجراتیؒ
۳۰ نقلیات حضرت بندگیمیاں عبدالرشیدؒ
۳۱ جنت الولایت مؤلفہ حضرت مولانا میاں منصور خاںؒ
۳۲ نقلیات حضرت بندگی میاں سید عالمؒ
۳۳ بوستان ولایت حصہ اوّل در فضائل واحوال حضرت بندگیمیراں سید محمودؓ
۳۴ بوستان ولایت حصہ دوم در فضائل حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ
۳۵ بوستان ولایت حصہ سوم
۳۶ بوستان ولایت حصہ چہارم
۳۷ رسالہ مہدیؑ اور مہدوی

غیر موجود

۳۸ شواہد الولایت مؤلفہ حضرت شاہ برہانؒ
۳۹ ماہیت التقلید مؤلفہ حضرت بندگیمیاں مجتہد گروہؒ
۴۰ مکاتیب حضرت بندگیمیاں شیخ مصطفیٰؒ
۴۱ رسالہ در ثبوت مہدیت
۴۲ عقیدۂ شریفہ مؤلفہ حضرت بندگیمیاں سید خوندمیرؓ
۴۳ سیرت حضرت بندگیمیاں سید قاسم مجتہد گروہؒ
۴۴ حجۃ البالغہ (۴۵) مجلس حضرت میاں عبدالغفورؒ
۴۶ خلاصۃ الکلام
۴۷ پنج فضائل مؤلفہ حضرت بندگیمیاں سید شرع اللہؒ
۴۸ محضرۂ حضرت بندگیمیاں شاہ دلاورؓ
۴۹ حاشیۂ انصاف نامہ مؤلفہ حضرت بندگی میاں ولیؒ
۵۰ مخزن الدلائل مؤلفہ قاضی منتجب الدینؒ
۵۱ المعیار لبعض الآیات مؤلفہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ
۵۲ مکتوب حضرت بندگی میاں امین محمدؓ
۵۳ انصاف نامہ مؤلفہ حضرت بندگیمیاں ولیؒ
۵۴ خصائص امام مہدی موعودؑ مؤلفہ میاں عبدالملک سجاوندیؒ
۵۵ الحجہ مؤلفہ حضرت بندگیمیاں سید قاسم مجتہد گروہؒ
۵۶ جامع الاصول (۵۷) دلیل العدل والفضل
۵۸ لطمۃ المصدقین (۵۹) انوار العیون
۶۰ محکمات تکمیل الایمان معدن الآداب
۶۱ تادیب الطالبین مؤلفہ حضرت چھابوجیؒ
۶۲ سیرت حضرت بندگی میاں شاہ نصرتؒ و حضرت " " شاہ ابراہیمؒ